ہفت روزہ

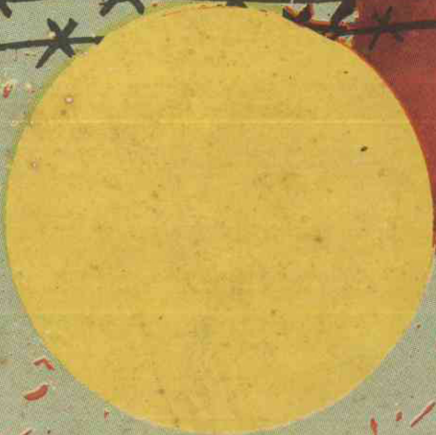
الفتح

کراچی

لہو جو سرحد پہ بہہ چکا ہے
لہو جو سرحد پہ بہہ رہا ہے
ہم اس لہو کا خراج لیں گے

۲-۹ ستمبر ۱۹۷۱ء

قیمت : ایک روپیہ - ہوائی ڈاک سے : ایک روپیہ ۲۵ پیسے





پاکستانیوں سے بہتر امیدیں ـ
اور جامعہ سے بہترین توقعات ـ

جامعہ

پٹرولیم کی صنعت میں
اوّلین پاکستانی ادارہ


جملہ صنعتی ضروریات کے لئے خصوصی پٹرولیم لُبریکینٹس بنانے والا سب سے بڑا ادارہ -


افواجِ پاکستان کو لُبریکنٹس اور گریس کے سب سے بڑے سپلائر -


ڈائریکٹوریٹ آف انوسٹمنٹ پروموشن اور سپلائز کی پٹرولیم لُبریکنٹس اور گریس کی جملہ ضروریات کے سب سے بڑے سپلائر -

Δ 1149A

الفتح کراچی

خُداکی بستی کے مظلوم عوام کا ترجمان

ہفت روزہ
الفتح
کراچی

جلد:ــــ ۲ شمارہ:ــــ ۱۶

۲-۹ ستمبر ۱۹۷۱

نگران
شوکت صِدّیقی
محمود شام

مدیر
ارشاد راؔو

معاونینِ خصوصی
ابراہیم جلیس، افضل صدیقی عبدالحمید چھاپرا

مجلسِ ادارت
وہاب صدّیقی ۔ نعیم آروی

آرٹ ایڈیٹر
غلام نبی بزمی

سرورق :۔ سیّد اظہر علی

قیمت اشاعتِ خاص

فی پرچہ : ایک روپیہ
ہوائی ڈاک سے :۔ ایک روپیہ پچیس پیسے

مقام اشاعت
ہفت روزہ الفتح ، ۸۰ ڈی، نرسری کمرشل ایریا
بلاک ۶، پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی ۔ ۲۹

ایڈیٹر پبلشر، ارشاد راؔو
مطبع حقی آفسٹ پریس، لیاقت آباد۔ کراچی

اداریہ

عوام کی جنگ

۶ ستمبر کو چھ سال ہو رہے ہیں ۔ اس روز عوام نے ناموس وطن پر قربان ہونے کا عہد کیا تھا ۔ وہ آج تک اپنے اس عزم پر ڈٹے ہُوئے ہیں ۔ وہ چھ ستمبر سے پہلے بھی حالاتِ جنگ میں تھے اور آج بھی ہیں ۔ بارہ کروڑ عوام کی اس عظیم سپاہ کے جنگی محاذ بدلتے رہے ہیں لیکن کمال تو یہ ہے کہ دُشمن نے ہر محاذ پر شکست کھائی اور سرخروئی عوام کا مقدر ٹھہری ۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء سے پہلے کے معاشی اور اقتصادی حالات کا جائزہ لیا جائے تو عیاں ہو جاتا ہے کہ غیر ملکی دُشمنوں نے اندرونی عوام دُشمن طاقتوں کے ذریعے پاکستان کو ختم کرنے کی سازشیں کیں ۔ امریکی سامراج نے اپنے مقامی ایجنٹوں کی بدولت وطنِ عزیز کی جڑیں کھوکھلی کر دیں ۔ عوام معاشی بدحالی کا شکار ہُوئے ۔ بیروزگاری بڑھتی گئی ۔ مہنگائی میں اضافہ ہوتا رہا ۔ مایوسی پھیلی ۔ اضطراب نے جنم لیا ۔ بیزاری کی لہریں پُوری شدّت سے اُٹھیں اور حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ عوامی حقوق کی بحالی کے لئے بلند ہونے والی آوازیں بندوقوں کی گھن گرج سے دبائی جانے لگیں مگر عوام اس محاذ پر جوانمردی سے لڑتے رہے ۔

اس وقت امریکی سامراج نے اپنے پالتو ایجنٹ بھارتی توسیع پسندوں کو اشارہ کیا کہ پاکستان کو ہڑپ کر لو ۔ عوام حکومت کا ساتھ نہیں دیں گے ۔ یہ خام خیالی تھی ۔ جونہی بھارتی بزدلوں نے پاک سرحدوں کا رُخ کیا انہیں حالات بدلتے ہُوئے دکھائی دیئے ۔ ان کا مقابلہ دو تین لاکھ سے نہیں بلکہ بارہ کروڑ کی عظیم سپاہ سے تھا ۔ عوام نے ثابت کر دیا کہ وہ اندرونی اور بیرونی حملہ آوروں سے نمٹنے کے نہ صرف اہل ہیں بلکہ وہ دیس کی ایک ایک انچ دھرتی کے لیے خون کے دریا بہانے سے دریغ نہیں کریں گے

عجب اتفاق ہے کہ سرحدوں پر خون کی لالی عظمتوں کی بلندی کو چُھو رہی تھی کہ اندرونی دُشمن نے عین جنگ کے درمیان وار کیا ۔ سامراجی آقاؤں سے مل گیا ۔ عوام دونوں محاذوں پر ڈٹ گئے ۔ اعلان تاشقند نے مزید خون مانگا ۔ دیس کے جیالوں نے پیاس بجھائی ۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہُوا ۔

سامراج نے اب کی بار چال بدلی ہے ۔ وہ اندرونی دُشمنوں پر تکیہ کر بیٹھا ہے ۔ شکست اس کا مقدّر بن چکی ہے ۔ فتح عوام کے قدم چُومے گی ۔ پاکستان اس وقت تک قائم رہے گا جب تک بارہ کروڑ عوام کی رگوں میں خون کی ایک بوند بھی باقی ہے ۔ وہ وطن کو مضبوط بنانے کے لئے اندرونی اور بیرونی دُشمنوں کی پیاس بجھاتے رہیں گے ۔

ہم اپنے شہیدوں کو سلام پیش کرتے ہیں ۔
ہم عہد کرتے ہیں اُن کے لہو کا خراج لیں گے ۔
ہم اپنے ناموسِ وطن پر بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔ ہر محاذ پر لڑتے رہیں گے ۔ اور اندرونی اور بیرونی دُشمنوں کا صفایا کر کے ایک مستحکم، خوشحال اور مضبوط پاکستان تعمیر کریں گے ۔

ہم اپنا "آج" تمہارے "کل" پر قربان کر گئے

سامع

سُنو! آواز آرہی ہے۔

"میرے سہرے والیا، تیری جوانی کی خیر۔ تو پھلے پھولے، اللہ تیرا نام رہتی دُنیا تک زندہ رکھے، میں واری، دیکھ میں آج کتنی خوش ہوں۔ میں تیرے سہاگ گیت گا رہی ہُوں۔ میں خوشیوں سے ناچ رہی ہُوں۔"

آنکھیں کھولو میرے لال! تو نے تو لال جوڑا پہن لیا۔ میرا انتظار بھی نہ کیا۔ میں کتنی دُور سے آئی ہُوں۔ کتنے ارمانوں سے آئی ہوں۔ تیرے ویر کو بھی ساتھ لائی ہُوں۔ آنکھیں کھولو! دیکھو میں تمہارا سہرا لائی ہوں۔

سر اُٹھاؤ کہ سہرا باندھوں
ہاتھ بڑھاؤ کہ مہندی لگاؤں

ہاں دوسرا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں تمھیں گانا بھی باندھوں۔ میں تمہارا گانا بھی لائی ہوں

لیکن! میرے لال! تم خاموش کیوں ہو۔

ہاں، تمہارے لہو سے تو زمین سہاگن بن چکی ہے۔

میرے لال! آج سب لال لال ہوگئے ہیں۔ یہ سبھی میرے ہی تو لال ہیں۔

سُنو، یہ آواز غور سے سُنو! یہ ایک ماں کی آواز ہے۔ یہ جری ماں ایک مردِ حُر کی ماں ہے۔ یہ لانس نائیک مُوسیٰ خاں شہید کی ماں کی آواز ہے۔

مُوسیٰ خاں شہید جس نے ۷ ستمبر کی صبح کو کمینہ رذیل اور درندہ صفت ——— دُشمن کی اچانک یلغار کا مُنہ موڑ دیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جلو موڑ سے داہنے ہاتھ واہگہ کی سرحد کو جانے والی ریل کی پٹڑی اڑا کر اس شبخون کو کند کر دیا تھا۔

مُوسیٰ خاں شہید نے وطن کی ہر ماں کی کوکھ کی لاج رکھ لی۔ جس نے اپنا "آج" تمہارے "کل" پر قربان کر دیا۔

یہی جلو جاتے ہوئے راستے میں مینارِ شہیداں پر کندہ ہے کہ ہم اپنا "آج" تمہارے "کل" پر قربان کر گئے۔

سُنو! یہ آواز ہر اُس ماں کے جری بیٹے کی آواز ہے جو مادرِ وطن کی کوکھ کی لاج پر پروانہ وار نثار ہوگئے۔ یہ ۱۷ دن کی خون آشام کہانی ہے۔ یہ مردانِ حُر کی وطن پر نثار ہونے کی لہو بھری کہانی ہے۔

سنو! یہ اُن ماؤں کا ہدیہ ہے، جنھوں نے اپنے لالوں کو مسافرانِ فرات کی حریت کا درس دیا تھا اور جن کی نگاہوں میں بی آر بی مادرِ وطن کی لاج بن گئی تھی۔ جن کے سامنے بحیرہ قلزم۔ دریائے توی کے عجز کے روپ میں بہہ رہا تھا۔ جن کی ضرب نے ریگستانوں کے فاصلے سمٹا دیئے تھے:

اس آواز کی بازگشت وہ درخت سُنا رہا تھا جس کی ٹہنیوں پہ ۷ ستمبر ۱۹۶۵ء کی سرمئی دوپہر کے وقت ماں کی محبت گانوں اور سہروں کے روپ میں موجزن تھی اور جس درخت کے سائے میں موسیٰ خاں شہید امر کہانی بن گیا تھا۔

سنو! کرنل کے پی کا نمبر ۲ کہہ رہا تھا۔ یہ گانا یہ سہرا جو تم دیکھ رہے تھے، یہ مردانِ حُر کی ماں کا نذرانہ ہے۔ یہ گانا، یہ سہرا لے کر موسیٰ خاں شہید کی ماں اپنے لال موسیٰ خاں کے لال ہونے کی خبر سُن کر اُسے ملنے کے لئے سرحد کے جیالوں کی سرزمین سے آئی تھی۔

موسیٰ خاں شہید، جس نے مادرِ وطن کی آغوش میں ابدیت چاہی اور اُس نے ابدیت پالی۔ اور موسیٰ خاں شہید اپنی قبر میں اپنی ماں کے قدموں کی چاپ صاف سُنتا رہا۔ اور خاموش تھا کہ ماں ماں بن کر آئی ہے کیوں کہ اُس کی ماں جاتے ہوئے اپنے دُوسرے لال کو بھی مجاہد فورس میں چھوڑ گئی اُسے کہہ گئی کہ تم بھی موسیٰ خاں بننا تاکہ کسی بہن کے سر سے چادر نہ اترنے پائے۔ کوئی بیٹی پھر ننگی نہ ہونے دینا۔ اللہ تیرا نام بھی رہتی دنیا تک رکھے۔

موسیٰ خاں شہید کی یہ آرام گاہ۔ ایک روشنی کا مینار ہے، جراءتِ عظمت اور رفعت کا۔

سُنو! زندہ قومیں تو شہیدوں کے جانبازوں کے، مردانِ حُر کے مینار، شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ بناتی ہیں۔ ہاں تم نے تو تحریکِ پاکستان کے شہید اوّل عبدالغفور کا مینار بھی نہ بننے دیا۔ کیونکہ تم نے تو ہمیشہ حصار باندھے ہیں عصبیت کے، علاقائیت کے، طبقاتی امتیاز کے، اور اُن پر آسائشوں کے مینار کھڑے کئے ہیں۔ تمہارے کھڑے کئے ہُوئے یہ مینار اور اُن کے گرد دیوار بندی ہمیشہ مُنہ کے بل ڈہی ہے۔ ڈہتی رہے گی۔ کیوں کہ تم نے شہیدوں کے خون کا قرض نہیں چکایا۔

سنو! ہزاروں جانباز بیٹوں، نثارانِ وطن، مردانِ حُر اور شہیدانِ وفا۔ جن میں ہر ایک، ایک دُوسرے سے بڑھ کر قصور، کھیم کرن، بیدیاں، برکی، ڈوگرائی، ظفروال، چونڈہ، سیالکوٹ، چھمب، جوڑیاں، کارگل، اور منا باؤ کی تپتی ہُوئی ریتوں کے معرکۂ وفا میں بلاخوف و خطر آتشِ نمرود کو اپنے لہو سے ٹھنڈا کیا تھا۔ تم نے جب ان کے لہو کا سودا دیارِ غیر میں کرنا چاہا تو دیارِ غیر کے در و دیوار اور زمین کانپ کانپ گئی۔ لرز لرز اُٹھی ایک بار نہیں، دو بار، سہ بار

اور بھیڑیا بھی بالآخر خوش مرگی کا شکار ہوگیا۔

سُنو! وطن پر جب بھی وقت پڑا تو تم وطن کے ہر بیٹے کو موسیٰ خاں، عزیز بھٹی، سرفراز رفیقی، رشید شامی، یونس، ضیاءالدین عباسی، سرور، علاؤالدین، ہی پاؤ گے۔ اُن کا ایک ہی روپ ہے۔ ایک روپ صرف ایک روپ۔ یہ ایک دل ہیں۔ یہ ایک جان، ان کا "آج" ہمیشہ تمہارے "کل" پر قربان ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ اُن کے "آج" کی روشنی تمہارے "کل" کے اندھیروں پر غالب نہ آجائے۔ تمہاری مصلحتوں کے ادغام کے تحت، شرفِ انسانیت کے سامنے زمیں بوس نہ ہو جائیں۔ سنو! آج کے دن اپنے کان کھلے رہنے دو۔ تاکہ تم اپنے کل کی فکر کر سکو۔

سُنو! موسیٰ خاں شہید کی ماں کی آواز سُنو کہ یہ ہر شہید اور ہر غازی کی ماں کی آواز ہے۔

سہرے والیو! تمہاری جوانیوں کی خیر
تمہاری سہاگنوں کے آنچلوں کی خیر
اور وطن کے دامان تار تار کی خیر۔۔۔۔



"میرے اور عوام کے درمیان رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ بھارت کے حملے کا
جواب دینا ہے تو عوام کو اعتماد میں لیجئے"

(یہ مضمون پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو نے خاص طور پر "الفتح" کے لئے لکھا ہے (مضمون اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

عوامی رابطہ بحال نہ ہوا تو ۶۵ء کا سا جذبہ پیدا نہ ہوگا

عوامی ذمہ داریاں عوامی نمائندے انجام دیں فوج سرحدوں کی حفاظت کرے

اب کے بھی ستمبر ویسے ہی نازک حالات، ویسی ہی بین الاقوامی سیاسی صورتحال میں آ رہا ہے، جیسے ۱۹۶۵ء میں آیا تھا، جب ہم اپنے بدترین دشمن کی جارحیت کا جواب دے رہے تھے۔ اس مرتبہ اسی دشمن نے ہماری اندرونی صفوں میں سے ہم پر حملہ کیا ہے۔ ہم پھر ایک بار اپنا وجود برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اس وقت جیسی کیسی ایک سول گورنمنٹ قائم تھی۔ جس کا عوام کے ساتھ رابطہ تھا۔ عوام سے اسی رابطہ کا یہ نتیجہ تھا کہ جب جنگ کا اعلان ہوا تو عوام دیوانہ وار سڑکوں گلیوں میں نکل آئے، ان کے پاس جو کچھ تھا، انہوں نے وطن کے لئے پیش کر دیا، دفاعی فنڈ کے لئے آواز اٹھی تو پوری قوم نے لبیک کہا اور مطلوبہ تعداد سے زیادہ رقم جمع ہو گئی، زخمی غازیوں کے لئے خون دینے والوں کی قطاریں بندھ گئیں۔ پاکستان کے غریب اور ان پڑھ عوام نے جس شعور اور جرأت کا مظاہرہ کیا وہ ہماری تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ تھا، عوام کو تمام حالات سے باخبر کر دیا گیا تھا۔ عوام کو ہر قربانی کے لئے آمادہ کر دیا گیا تھا۔

مجھے پاکستان کے عوام پر فخر ہے، دیکھا جائے تو وہ دنیا کی پسماندہ ترین اور سب سے مفلس قوم ہیں، ہمارے سرمایہ دار تو دنیا کے سب سے بڑے سرمایہ دار ملک امریکہ کے امیروں کی طرح عیاشانہ اور پرآسائش زندگی بسر کرتے ہیں، مگر ہماری اکثریت یعنی غریب عوام افریقہ کے پسماندہ ترین ملکوں سے بھی زیادہ مفلوک الحال ہیں۔ سندھ اور بلوچستان کے بعض علاقوں میں ابھی تک لوگ غاروں میں رہتے ہیں۔ ان تمام رلا دینے والی حقیقتوں کے باوجود جنگ ۱۹۶۵ء کے دوران پاکستانی قوم نے جس شعور، بہادری، روشن خیالی، ذہانت اور اتحاد کا مظاہرہ کیا، وہ دونوں عالمی جنگوں کے دوران برطانیہ اور فرانس جیسی مہذب اور ترقی یافتہ قوموں کے کردار سے کسی طرح کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی تھا۔

اس تمام فخر اور ستائش کے باوجود مجھے ڈر ہے، اور مجھے افسوس بھی ہے کہ اس بار پاکستانی قوم۔ اور حکومت کے درمیان رابطہ نہ ہونے کے باعث عوام کو پوری طرح باخبر نہ رکھنے کے موجب، عوام کو پہلے سے تیار نہ کئے جانے کے سبب۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی سی کیفیت پیدا ہونے پر کہیں عوام کی شراکت میں کمی نہ ہو جائے۔

حالات ستمبر کے سے ہیں، دشمن نے ہماری معیشت پر حملہ کیا ہے، ہمارے اتحاد پر ضرب لگانے کی کوشش کی ہے۔ عوام اسے اچھی طرح محسوس کرتے ہیں، عوام اپنے رگ و پے میں بے چینی اور اضطراب دیکھ رہے ہیں، لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کا حکومت میں کوئی حصہ نہیں ہے، ان کے منتخب کردہ عوامی نمائندوں کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، وہ اپنے دل کی بات کسی سے نہیں کہہ سکتے، وہ نہیں جانتے کہ حکومت کیا چاہتی ہے، حکومت کی پالیسی کیا ہے؟

ادھر ہمارے دشمن نے ہمیں سفارتی محاذ پر بھی شکست دینے کی مکمل کوشش کی ہے۔ ہمارا، محکمہ خارجہ بے ہدایتی کا شکار ہے۔ ہمارے سفارت خانوں کو اس بحران کے دوران تازہ تبازہ ہدایات نہیں ملیں۔ جن کے تحت۔ وہ متعلقہ ممالک کے اخبارات اور حکومتوں کو اپنے موقف سے آگاہ کر سکتے۔ اس بحران کے تین چار ماہ گزرنے کے بعد اپنے سفیروں سے اب دفتری رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جو بحران سے کئی ماہ پہلے کرنا چاہیئے، کیونکہ وقت کا اندازہ پہلے سے ہو جاتا ہے یا یہ رابطہ فوراً ہو جانا چاہیئے تھا۔ اب جب کہ ہمارے مخالفین جھوٹ پہ جھوٹ بول چکے اور وہ جھوٹ، عالمی رائے عامہ کے ذہن نشیں ہو چکا۔ اب دفتری رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ روس بھارت معاہدہ بھی محکمہ خارجہ کی بے خبری کی دلیل ہے۔ میں اسے پہلے ہی جارحیت کا معاہدہ کہہ چکا ہوں‘۔ روس کا یوں کھل کر اور برصغیر کے ان نازک حالات میں بھارت سے ۲۰ برس کے لئے معاہدہ کرنا بھی ہماری کمزور خارجہ پالیسی کا ثبوت ہے۔ خارجہ پالیسی۔ نوکر شاہی کے بس کی بات نہیں ہے، یہ فائلوں پر دستخط کر دینے سے نہیں چلتی، اس کے لئے دنیا بھر کے بدلتے ہوئے حالات سامنے رکھنے پڑتے ہیں، دوستوں اور دشمنوں کی نبض پر انگلیاں رکھنی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کے عوام کے تیور بھی بھانپنے ہوتے ہیں۔ خارجہ پالیسی میں ایکدم کوئی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ یہ موسم کی طرح بدلتی ہے، جیسے خزاں آہستہ آہستہ بہار میں بدل جاتی ہے۔ یا سردیاں آہستہ آہستہ گرمیوں میں ڈھل جاتی ہیں۔ ہمیں اپنی خارجہ پالیسی میں اب اسی طرح از سر نو تبدیلیاں کرنا ہوں گی اور یہ بیوروکریسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ فریضہ عوامی نمائندے ہی بہتر انجام دے سکتے ہیں۔

جہاں تک پاکستان کے عوام کا تعلق ہے، وہ بھارت کے ہر حملے کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہ ہمیشہ سر پر کفن باندھے تیار رہتے ہیں، وہ اپنے وطن کے لئے ہر قربانی دینے پر آمادہ ہیں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اپنے



رجعت پسند اپنے مخالفین کو بھارتی ایجنٹ کہہ کر ہلاک کر رہے ہیں

وطن کی بقاء کے لئے اور وجود برقرار رکھنے کی جدوجہد میں وہ مجھے اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ میں بھی عوام کی طرح بے چین ہوں۔ اضطراب میں مبتلا ہوں، وطن انتہائی نازک حالات سے دوچار ہے، میرے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے، میں عوام کی خدمت کر سکتا ہوں نہ انہیں بتا سکتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا ہونے والا ہے۔ عوام اور میرے درمیان سیاسی سرگرمیوں پر پابندی کی دیواریں کھینچ دی گئی ہیں۔ ہم اپنے ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر خاموش ہیں، مگر وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ میرا دل خون کے آنسو روتا ہے، جب بیرونی ممالک میں پاکستان کی بے قدری اور بے وقعتی کی خبریں آتی ہیں۔ جب اندرا گاندھی دس لاکھ کے مجمع سے خطاب کرتی ہے یہاں ہم دس افراد سے بھی خطاب نہیں کر سکتے۔ عوام اور ہمارے درمیان جب رابطہ ٹوٹ چکا ہے تو ہم ۱۹۶۵ء کی طرح انہیں کیسے تیار کر سکتے ہیں۔ اس بیے میں پھر اپنا مطالبہ دہراؤں گا کہ سیاسی سرگرمیوں پر سے پابندیاں فوراً ختم کر دی جائیں۔ سنسر شپ ختم کی جائے۔ اس سے عوام کا اعتماد بحال ہو گا عوام خود بہتر سمجھتے ہیں کہ کیا بات ملک کے حق میں ہے اور کیا ملک کے منافی اسی طرح محب وطن اور باشعور صحافی بھی ملک کی سلامتی کے بہترین نباض ہیں، ان کے قلم پر پابندی کا مطلب ان پر عدم اعتماد ہے۔

اس مایوسی میں ایک روشنی کی کرن اب بھی موجود ہے۔ عوامی جمہوریہ چین کی عظیم قیادت اور عظیم عوام اب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ پاکستانی عوام سے چین کی دوستی لازوال ہے، انہوں نے اب بھی پاکستانی عوام کو پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ بھارتی توسیع پسندوں اور سامراج کے مقابلے میں چین ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ چین کی طرف سے اخلاقی، مالی اور فوجی امداد کی



چین پاکستانی عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا

مکمل یقین دہانی کروائی گئی ہے۔ چین نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کوئی باقاعدہ معاہدہ نہ ہونے کے باوجود ہماری جس طرح امداد کی تھی، وہ ایک بے لوث دوستی کی روشن مثال ہے۔ اسی لیے پاکستان کے غریب مزدوروں، محنت کش اور کسان۔ چین کے مزدوروں، محنت کشوں اور کسانوں کو اپنے مثالی بھائی سمجھنے لگے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح چین نے محض اپنی افرادی قوت کی بنا پر اپنے مسائل حل کئے اور اب اس کا شمار عالمی طاقتوں میں ہونے لگا ہے۔ اس طرح پاکستان کے بارہ کروڑ عوام بھی اپنے مسائل حل کر کے خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ چین کی پاکستان سے اس بے لوث محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ حال ہی میں اتحاد ثلاثہ کے باقی دونوں ارکان ایران اور ترکی نے بھی عوامی جمہوریہ چین سے سفارتی تعلقات قائم کر لیئے ہیں۔ چیانگ کائی شیک کو آخری سلام کیا ہے کیونکہ تائیوان چین کا اٹوٹ حصہ ہے اس پر عوامی جمہوریہ چین کے علاوہ اور کسی کا حق نہیں ہے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ جنگ کے خطرات ہمارے سر پر منڈلا رہے ہیں لیکن اس سے زیادہ بڑا خطرہ خود اس بحران کی طرف سے ہے، جس کے ہم گذشتہ مارچ سے شکار ہیں۔ بحران شدید تر ہوتا جا رہا ہے، مشرقی پاکستان کے بارے میں متضاد خبریں مل رہی ہیں۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جس طریقے سے بحران کو ختم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس سے بحران دور نہ ہو گا۔ وہی ہوا بھی، حالات اور الجھ گئے۔ مشرقی پاکستان میں عوام کے مسترد شدہ سیاسی لیڈروں کو آگے لا کر امن کمیٹیوں کی قیادت ان کے سپرد کر دی گئی۔ یہ لوگ جنہیں عوام بری طرح شکست دے چکے تھے۔ یہ موقع ملنے پر اس پلیٹ فارم کو اپنے سیاسی مقاصد



خارجہ پالیسی چلانا۔ نوکر شاہی کے بس کی بات نہیں ہے

کے لئے استعمال کرنے لگے۔ بعض ذرائع سے مجھے معلوم ہوا کہ چند رجعت پسند جماعتوں کے کارکنوں نے رضاکار بن کر اپنے سیاسی مخالفین کو بھارتی ایجنٹ کہہ کر ہلاک کیا۔ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی افسوسناک ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہاں حالات اور خراب ہو گئے ہیں۔

اب بھی وقت باقی ہے اور چند نہایت فیصلہ کن لمحے۔ عوام کی بات عوامی نمائندوں سے کی جائے، عوامی نمائندوں کو آگے آنے کا موقع دیا جائے۔ حکومت اپنی پالیسی کا واضح اور غیر مبہم انداز میں اعلان کرے، تاکہ قیاس آرائیوں کا سلسلہ ختم ہو، سنسر شپ ختم کی جائے تاکہ مشرقی پاکستان کے سلسلے میں صحیح واقعات عوام کے سامنے آئیں۔ سیاسی سرگرمیوں سے پابندی ختم کی جائے تاکہ عوام اور عوامی نمائندوں میں رابطہ قائم ہو، عوام کا اعتماد بحال ہو۔ اور وہ حالات سے باخبر ہو کر ہر قسم کے دشمن کے مقابلے کے لئے متحد ہو جائیں کوڑوں کی بیرحمانہ سزا ختم کی جائے۔ گشتی فوجی عدالتوں سے چھوٹی سی چٹ پر کئی کئی سال کی سزائیں دے دی جاتی ہیں یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیئے حکومت یہ خود محسوس کرتی ہے کہ فوج کا انتظامیہ سے براہ راست رابطہ کتنا خطرناک ہے اور اس کے نتائج مرتب ہو رہے ہیں۔ اقتدار کی منتقلی میں مزید تاخیر نہ کی جائے تاکہ جنگ کی صورت میں سیاسی ذمہ داریاں عوامی نمائندے انجام دے سکیں اور فوج اپنا اصل فریضہ یعنی سرحدوں کی حفاظت انجام دے سکے

ہفت روزہ الفتح کراچی

روس نے بھارت کو ۲۰۰ سے زیادہ میزائل دے دیئے

شمیم الرحمٰن

اگست ۷۱ء میں روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو بھارت پہنچے تو بین الاقوامی سطح پر قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں۔ پاک بھارت کشیدگی کے پیش نظر خیال کیا جاتا تھا کہ مسٹر گرومیکو بھارتی حکمرانوں کو ایسی تجاویز منوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جس سے برصغیر میں جنگ کا خطرہ ٹل جائے اور دو ہمسایہ ممالک پُرامن طور پر رہیں۔ ابھی گرومیکو کے دورۂ ہندوستان پر سوچ بچار جاری تھی کہ ۹ اگست کو روس اور بھارت ۲۰ سال کے لئے ایک دفاعی معاہدے سے منسلک ہو گئے۔

خیال رہے کہ بھارت نے ماسکو میں اپنے سابق سفیر کو روس بھیجا تھا تاکہ وہ پاکستان کے لئے چینی امداد کا جواب دینے کے لئے گرومیکو کے دورۂ بھارت کے انتظامات کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی نکسن انتظامیہ کی حمایت کا بھی جواب دیا جا سکے۔

مسٹر دھر اپنے ساتھ ان سوویت ہتھیاروں کی فہرست بھی لے گئے، جو نئی دہلی حکومت کو اپنے موجودہ منصوبے کی تکمیل کے لئے درکار ہیں۔

اس معاہدے سے صاف ظاہر ہے کہ روس نے پاکستان کے مفادات کا ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی اور انہیں بھونڈے سے نظرانداز کرتے ہوئے اعلان کیا "یہ معاہدہ بھارت سے دوستی اور تعاون کا مظہر ہے۔ اس کی رو سے دونوں ممالک باہمی مفادات کے تقاضوں کو پورا کریں گے۔" خارجہ پالیسی میں گذشتہ سالوں کے دوران یہ کرملین کا اہم ترین فیصلہ ہے اس کی روشنی میں یہ جاننے میں اور سہولت ہو جاتی ہے کہ بھارت کی پاکستان کے ساتھ معاندانہ کارروائیوں میں روس کا کیا کردار ہے۔ ان اقدامات نے پاکستانی عوام کو مجبور کیا کہ وہ روس کے خلاف اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کریں۔ اس معاہدے کے بعد پاکستانیوں کے جذبۂ نفرت میں اس قدر اضافہ ہُوا ہے کہ پچھلے چند سالوں میں اس کی مثال نہیں ملتی وہ محسوس کرتے ہیں کہ روسی حکمران نہ صرف اُن کے ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتے ہیں بلکہ یہ معاہدہ حکومت پاکستان پر براہ راست دباؤ ہے کہ وہ مشرقی پاکستان میں سیاسی تصفیے کے لئے شیخ مجیب الرحمٰن سے بات چیت کرے۔

روس بھارت دفاعی معاہدے نے جہاں بھارت کی غیر جانبداری کا بھرم کھول کر رکھ دیا وہاں روس نے بھارتی حکمرانوں کے ہاتھ بھی مضبوط کئے ہیں کہ وہ پاکستان کے حکمرانوں سے بھارت کی مرضی ومنشا کے مطابق اپنے ملک میں سیاسی فیصلے کریں۔ اس حقیقت نے واضح کر دیا ہے کہ روس نے پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور وہ چاہتا ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت کا ایک حصہ بن جائے جو نو آبادی کے طور پر قائم رہے۔

روس کی خارجہ پالیسی کا ایک رخ ۱۹۶۶ء میں سامنے آیا۔ اس وقت روسی حکمرانوں نے اعلانِ تاشقند کے ذریعے پاکستان اور بھارت کے مابین ثالثی کے فرائض انجام دیئے تھے۔ اس کا مقصد بھی ظاہر تھا کہ وہ بھارت کے مفادات کی نگہبانی کر رہا تھا۔ اس وقت وہ ایوب خان کا گھیراؤ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ روس کا بھارت کی جانب اس قدر جھکاؤ کیوں ہے؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ بین الاقوامی سطح پر روس کی خارجہ پالیسی کا تجزیہ کیا جائے نیز دُنیا کے مختلف حصوں میں روس کے کردار اور کارروائیوں کا بغور جائزہ لیا جائے۔ یہ معاہدہ دراصل مسٹر برزنیف کی اس تجویز کی پیداوار ہے جس میں کہا گیا تھا کہ ایشیائی ممالک باہمی تنازعات اجتماعی اور پُرامن طور پر حل کریں اس تجویز کو ایشیا کے بیشتر ممالک نے مسترد کر دیا کہ وہ چین کو اپنا دشمن بنانے کے حق میں نہیں تھے جب کہ روس کی اس تجویز کا مقصد صرف چین کو نشانہ بنانا تھا۔ امریکی صدر کے مشیر مسٹر کسنگر نے عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کیا تو روس میں کھلبلی مچ گئی اسے افریشیائی ممالک میں اپنے اثر و رسوخ کا دائرہ محدود نظر آنے لگا۔ ادھر روس نواز کمیونسٹ پارٹی نے سوڈان میں جو گل کھلائے ان سے کرملین مایوسی کا شکار ہو گیا۔

ان حالات میں روس کو اپنی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کرنا پڑی۔ بھارت سے دفاعی معاہدہ اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ اسے مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک میں زبردست ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اب وہ ان ممالک سے پیچھے ہٹ رہا ہے اسے احساس ہو گیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ اور بحر ہند میں سب سے طاقتور بحریہ کے قیام کا خواب شرمندہ تکمیل نہ کر پائے گا۔ ادھر چین اور امریکہ کے تعلقات بہتر ہونے کے امکانات نے برزنیف ٹولے کو مزید پریشان کر دیا ہے۔ اس بوکھلاہٹ میں وہ یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ چین اور امریکہ کے تعلقات عالمی امن کے لئے زبردست خطرہ بن سکتے ہیں۔ روس بھارت دفاعی معاہدہ بھی اسی خوف کی پیداوار ہے اب یہ بات روس سے کون پوچھے کہ اس معاہدے سے قیام امن میں کیا مدد ملے گی۔ جب کہ اس کا تمامتر انحصار بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم کی تسکین اور چین دشمنی پر ہے۔ ہمارے نزدیک یہ معاہدہ برصغیر کے امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔

بھارت نے اس معاہدے پر اس وقت دستخط کئے ہیں جب وہ پاکستان کے خلاف یہ مذموم پراپیگنڈہ کر رہا ہے کہ

ہفت روزہ الفتح کراچی

اِس کا مقصد پاکستان کو بلیک میل کرنا ہے

پاکستان کے مسلح افراد اور ہوائی جہاز مقبوضہ کشمیر میں مداخلت کر رہے ہیں در حقیقت یہ سب کچھ کشمیر میں ہونے والی عوامی جد و جہد آزادی کا بڑے پیمانے پر گرفتاریوں اور مجاہدین حریت کے قتل عام کو چھپانے کے لئے کیا جا رہا تھا۔ اس سے عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنا بھی مقصود تھا اس سے یہ اشارہ کیا گیا کہ اس خطے میں اگر جنگ ہو سکتی ہے تو وہ مشرقی پاکستان کے واقعات کے سبب نہیں بلکہ کشمیر میں پاکستان کی مبینہ مداخلت کے باعث ہو گی کشمیر کے ذکر کے ذریعے روس کو موقع دیا گیا کہ وہ معاہدہ تاشقند کے نکات کی روشنی میں برصغیر میں ہونے والے واقعات پر دباؤ ڈالے تاشقند میں بھی روس نے در حقیقت بھارت کی امداد کی تھی۔ وہ اس طرح کہ اس نے پاکستان اور بھارت دونوں پر زور دیا کہ کشمیر جوں کا توں رہنے دیں۔ یعنی یہ علاقہ منقسم رہے۔ اعلان تاشقند نے کشمیر میں عوامی تحریک کو کچلنے میں بھی بھارت کے ہاتھ اس وقت مضبوط کئے جب تک روس بھارت کی مدد سے چین کو الگ تھلگ رہنے کی پالیسی اپنائے ہوئے تھا۔ تاشقند میں روس نے بھارت کو پریشانی سے نجات دلائی اور اب بھی موجودہ دفاعی معاہدہ بھی اس مقصد کی تکمیل ہے۔ تاشقند کے زمانے میں بھی تنازعے کے حل میں پہل کا موقع روس نے دونوں ملکوں سے چھین لیا اور دونوں ملکوں کے اندرونی معاملات پر بھی اثر ڈالا اور موجودہ معاہدے نے بھی ایسا ہی موقع فراہم کیا ہے۔

اس معاہدہ پر دستخط کے بعد بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر اپنی جارحانہ کارروائیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ جنگ کا جنون اپنی انتہا تک پہنچ چکا ہے، اسے کیا کہیئے کہ معاہدہ میں درج الفاظ یہ ہیں "یہ معاہدہ کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں"۔ اس کے مندرجات بالکل اسی طرح ہیں جیسا کہ روس کا "پُرامن بقائے باہمی" کا نظریہ اور اس کے ساتھ ساتھ چیکو سلاویکیہ پر چڑھائی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس معاہدے کے پاکستان پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس میں سب سے پہلے تو مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر بھارت کی جارحانہ کارروائیاں ہیں۔ روس کی فوجی امداد سے بدست خلیج بنگال میں موجود بھارتی بحریہ پاکستان کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور خاص طور پر ان دنوں میں جب مشرقی پاکستان میں جب ہنگامے ہو رہے تھے۔ روسی میزائلوں سے لیس "گوھر" کشتیاں اور آبدوزیں بھارتیوں کی طرف سے سلسلۂ مواصلات منقطع کرنے کے لئے استعمال کی گئیں۔ ان کے پس منظر میں یہی معاہدہ کارفرما ہے۔ دوم روس کی فوجی معاشی اور فنی امداد ہے یہ معاہدے کی رو سے بھارت کو معاشی، فنی اور سائنسی تعاون پر مبنی امداد دیگا، دونوں ممالک اس قسم کی امداد کسی ایسے ملک کو نہیں دیں گے، جس سے معاہدے کے کسی بھی اتحادی ملک کی فوجی طاقت کمزور ہو سکتی ہو یہ شرط شامل کر کے روس نے پاکستان کو دی جانے والی فوجی، معاشی اور فنی امداد کے امکانات ختم کر دیئے ہیں۔ اور بھارت کے موقف کی تائید کرتے ہوتے پاکستان کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جہاں تک پاکستان کو دی جانے والی روسی فوجی امداد کا تعلق ہے اس کے اثرات زیادہ محسوس نہیں کئے جائیں گے تاہم معاشی اور فنی امداد روکنے کے اثرات پاکستان

روس ایشیا پر حکمرانی کرنا چاہتا ہے

کے ترقیاتی کاموں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر سکتے ہیں۔ ان میں کراچی میں فولاد کے کارخانے اور بلوچستان میں معدنیات کا پتہ چلانے سے متعلق روسی امداد سرفہرست ہیں۔ تاہم اس کا پاکستان کی موجودہ معیشت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا کیونکہ یہ منصوبے ابھی تک فائلوں کی زینت ہیں اور ان پر کام شروع نہیں ہوا۔ اس ضمن میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ پاکستان نے چین کو اپنے منصوبوں کی جو فہرست مہیا کی ہے اسی میں یہ منصوبے بھی شامل ہیں تاکہ روس کے انکار اور تاخیر کی صورت میں ضروری اقدامات کئے جا سکیں۔ تاہم برصغیر میں روس کے مفادات اس نوعیت کے ہیں کہ وہ پاکستان کی معاشی امداد یکسر ختم نہیں کرے گا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مجوزہ امداد کے سلسلے میں سست رفتاری سے کام لے جو کہ پاکستان کے ترقیاتی کاموں پر بالواسطہ اثر انداز ہو۔ اس کے مقابلے میں بھارت روس کی بہت بڑی منڈی ہے۔ فوجی اعتبار سے بھی یہ ملک روس کے مفادات کی تکمیل کے لئے مناسب رہے گا۔ بھارت نے خود ہی روس کے لئے حالات سازگار بنا دیئے ہیں کہ وہ بحر ہند میں ایک طاقتور بحریہ بن کر اُبھرے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ روس نے پاکستان کو جو فوجی امداد دی ہے یا دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اس کا مطلب محض یہ ہے کہ پاکستان چین کے بارے میں اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔ یا یوں کہیے کہ چین کے بڑھتے ہوئے تعلقات کو زائل کرنے کے لئے روسی امداد تریاق کا کام دیتی۔ یہی وجہ تھی کہ روسی ماہرین نے پاکستان میں دانستہ طور پر تاخیری طریق کار اپنایا۔

روس کا پاکستان کے ساتھ یہ نیا سلوک نہیں۔ سلامتی کونسل میں روس ہی تھا جس نے برملا کہا "کشمیر بھارت کا اندرونی مسئلہ ہے۔" یہاں روس نے ان عظیم اصولوں کو پامال کیا جو حق خود ارادیت کے حصول کے لئے جد و جہد کرنے والوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ روس نے ان کی پروا نہ کی اور پاکستان کو سبق سکھانے کے لئے بھارت کی فوجی امداد میں اضافہ کرتا رہا۔ لیکن کیوبا میں ناکامی اور چین کا عالمی سطح پر ایک بڑی طاقت کی حیثیت سے ظہور نے روس کو پاکستان کے بارے میں پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے لئے ۱۹۶۵ء کی جنگ سے فائدہ اٹھایا گیا۔ ایک طرف پاکستان کو شکنجے میں جکڑا اور دوسری طرف بھارت کے دانت تیز کئے۔ روس نے ۱۹۶۵ء میں جنگ کے دوران بھارت کو بارہ مگ اور ۱۹ ایئر کرافٹ جنگی طیارے مہیا کئے "تاکہ پاکستان کے ایف ۱۰۴ سپر سانک طیاروں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ روس نے بھارت کو تین ارب ۵ کروڑ

معاہدہ نے بھارت کا جنگی جنون تیز کر دیا ہے

روپے کا فوجی ساز و سامان فراہم کیا اور مگ طیارے بنانے والی فیکٹری کے قیام کے لئے امداد مہیا کی۔

روس نے بھارت کو پیش کش کی ہے کہ وہ اپنے ملک میں خلیج بنگال وزیگا پٹم یا انڈیمان میں آبدوز کشتیاں بنانے کا کارخانہ قائم کرے۔ روس اس میں مدد کرے گا۔ بھارت نے اس منصوبے پر عملدرآمد ~~شروع کردیا تاکہ بحرہند~~ شروع کر دیا تاکہ بحر ہند میں اپنی برتری منوا سکے۔ اس کے علاوہ روس نے بھارت کی فوجی طاقت بڑھانے کے لئے آبدوز کشتیاں دی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت کی بری بحری اور فضائی افواج کا تمام تر دارومدار روس کے جدید ترین اسلحہ پر ہے۔ اس کے صلے میں بھارت نے اپنی بندرگاہوں کو روسی فوجی اڈوں میں تبدیل کر دیا ہے۔

روس نے اب تک بھارت کو ۶۰ سے زیادہ دور مار میزائل، سام، ۲، اور سام ۳ دیئے ہیں جن میں سے بیشتر کشمیر اور پاکستان کی سرحدوں پر نصب کئے گئے ہیں۔ یاد رہے بھارت نے ویتنام میں مار کھانے کے بعد روس سے صرف ۲ سام میزائل لئے تھے۔ اس سے اندازہ لگایئے کہ روس اور بھارت کا فوجی معاہدہ کس کے خلاف ہے۔

اس معاہدے کا ایک پہلو یہ ہے کہ زار مرکزی ایشیاء کو فتح کرنے کے بعد لنڈے خواب کی تکمیل کرنا چاہتا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے وسط میں روس نے برطانوی مقبوضہ بھارت کو فتح کرنے کے آنجہانی ایم این رائے کی خدمات سے استفادہ کرنا چاہا تھا۔ درہ خیبر سے حملہ ہونا تھا اور تاشقند کو فوجی اڈے کے طور پر استعمال کیا جانا تھا۔

معاہدے کا فوری ردّعمل یہ ہے کہ یہ چین کے علاوہ پاکستان کے خلاف بھی ہے۔ مشترکہ اعلامیہ براہ راست پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا بین ثبوت ہے۔ اس میں گرومیکو نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کا سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ روس کا ساتھ برطانیہ اور امریکہ نے بھی دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ ان ممالک نے مسافر بردار طیارے فراہم کئے جن کے ذریعے بے گھر افراد کو مرکزی بھارت پہنچایا گیا۔ حالانکہ پاکستان نے بے گھر افراد کو وطن واپس آنے کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا تھا۔

روس کی پاکستان کے بارے میں پالیسی کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے تین روسی خلانوردوں کی موت پر نام نہاد بنگلہ دیش کے خود ساختہ قائمقام صدر کا تعزیتی پیغام قبول کیا اور اسے غیر ملکی سربراہوں کے تعزیتی پیغامات میں شامل کیا۔ روس نے فلمی میلے میں نام نہاد بنگلہ دیش کے وفد کو شامل کیا جب کہ پاکستان کو من گھڑت بنیادوں پر ماسکو کے فلمی میلے میں شرکت سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ روس کا رویہ آج بھی ۱۹۵۵ء جیسا ہے ان دنوں اس نے کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ قرار دیا تھا۔ مجیب کے خلاف کارروائی پر روس کے ردعمل کا مطلب بھی یہی کچھ ہے کہ وہ بھارت کی تائید کرے روس نے برصغیر میں ایک ایسا عدم توازن پیدا کر دیا ہے، جو بھارت کو کسی بھی وقت پاکستان کے خلاف بڑے پیمانے پر ایک تباہ کن جنگ چھیڑنے پر راغب کر سکتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی روسی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ پاکستان کبھی انتشار برداشت نہیں کر سکتا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ماسکو نواز نیپ کا بھی نام نہاد بنگلہ دیش سے کچھ تعلق تھا۔ نیپ ولی مشرقی پاکستان کے سربراہ پروفیسر مظفر اس وقت بنگلہ دیش کی "تحریک" کے گشتی سفیر بنے ہوئے ہیں۔

آئندہ شمارہ

بہت اہم ہے

- چین کے عظیم رہنما چیئرمین ماؤزے تنگ کا تازہ ترین انٹرویو۔ (امریکہ سے تعلقات، خارجہ پالیسی اور نظریاتی جنگ کے علاوہ عوامی جمہوریہ چین کے بارے میں بعض اہم اعترافات)
- ہندوستان میں پاکستانی بے گھر افراد کے شب و روز۔ ایک تصویری فیچر
- مولانا بھاشانی کہاں ہیں۔ ان پر کیا گذری ؟
- نجی تعلیمی اداروں کو دی جانے والی گرانٹ کے بارے میں اہم انکشافات
- ۲۲ خاندانے ۔ سنسنی خیز تفصیلات بھی
- ممتاز فلمساز اور ڈائریکٹر جناب ضیاء سرحدی کی سلسلہ وار یادداشتیں

سرورق چار رنگوں میں

قیمت پچاس پیسے

(جنرل منیجر)



پاکستان انوسٹمنٹ کارپوریشن کے نئے مینجنگ ڈائریکٹر مسٹر حبیب اللہ بیگ (ستارۂ قائد اعظم)

احمد ندیم قاسمی

ستمبر ۶۵ کے شہدا کی یاد میں

فضا سے ابر برستا رہا شراروں کا
مگر رواں ہی رہا کارواں بہاروں کا
وہیں سے پھوٹ رہا ہے طلوعِ صبح کا نور
جہاں شہید ہوا اِک ہجوم تاروں کا
کِھلے ہوئے ہیں جہاں پھول سے نقوشِ قدم
وہیں سے قافلہ گزرا ہے میرے پیاروں کا
مجھے تو پھول کِھلانا ہیں، وہ لہو کے سہی
مجھے تو قرض چکانا ہے شاخساروں کا
رُکے ہوئے ہیں جو دریا، انھیں رُکا نہ سمجھ
کلیجہ کاٹ کے نکلیں گے کوہساروں کا
بس اُن کی یاد کو مشعل بنا کے نِکلا ہوں
یہی تو ایک صِلہ ہے وفا شعاروں کا
یہ جی میں ہے کہ شہیدوں کی طرح زندہ رہوں
میں اپنے فن کو بنا لوں دِیا مزاروں کا



بھارت

سیّد عبدالحمید عدمؔ

ہے کوئی ایسا مہذب اور دانا آدمی
جو کرے اپنے پڑوسی سے۔ یہ برتاؤ کبھی؟
اس کے گھر کے اندرونی مسئلوں میں دخل دے
اور پھر اس کو—— نزاعِ باہمی کی شکل دے

یہ شرافت باختگی۔ اس روشنی کے دور میں
آ بھی سکتی ہے۔ کسی انسان کے فکر و غور میں
دوسروں کے گھر پہ آنکھیں رکھنے والے بے حیا
پا بھی سکتے ہیں کوئی شے۔ خوار ہونے کے سوا

گھر میں ذلّت۔ گھر کے باہر جگ ہنسائی جابجا
آجکل بھارت کی قسمت میں یہ ناٹک ہے بپا
کوئی سنجیدہ۔ شریف اور ہوشور سوسائٹی
کر بھی سکتی ہے کبھی۔ ایسی زبوں بازی گری

شوقیانہ پن تو معمولی سی اک تعبیر ہے
بھارتی بدطینتی۔ ہذیان کی تصویر ہے
اتنی شدت سے۔ جرائم پیشگی کا شوق ہے
منہ پہ پھٹکاریں، گلے میں لعنتوں کا طوق ہے

جتنی رُذیل حجتیں تھیں۔ ان کی ڈھالیں بن گئیں
ہوش کے دیوالیہ پن کی۔ مثالیں بن گئیں
بربریت۔ جارحیت۔ ان کے استدلال ہیں
کیسی اوندھی مت کے یہ۔ حیوانِ بداعمال ہیں

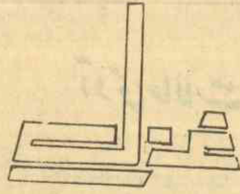
بدقماشی۔ مضحکہ انگیز پاگل پن۔ مراق
وحشیانہ شور و غوغا۔ ظالمانہ طمطراق
بن گیا ہے اس شرابی قوم کا۔ قومی شعار
ہند میں آئی ہوئی ہے۔ بدحواسی کی بہار

ننگے جھوٹوں کے پٹارے۔ انکے اخبارات ہیں
شر کے ہیبتناک آرے۔ خوں فشاں دن رات ہیں
یہ مداری۔ پیشہ ور بہروپیئے۔ باطل فروش
کر رہے ہیں ڈٹ کے برپا۔ کتنا ناواجب خروش

لیکن اصلیت کا۔ اک ریزہ بھی ہو موجود اگر
تب ہی ہو سکتا ہے۔ جھوٹے شور و شر کا کچھ اثر
جوتیاں کھا کھا کے۔ ہر خطے سے۔ لوٹ آئے ہیں یہ
سخت نادم ہیں۔ بڑی شدّت سے گھبرائے ہیں یہ

دیکھ کر ان شعبدہ بازوں کا جملہ طرز و طور
پوری ہمدردی سے ہیں۔ اقوامِ عالم محوِ غور
کسی نے پاگل گھر کا پھاٹک توڑ کر۔ دیوانہ وار
کر دیا ہے پورے پاگل گھر کو۔ یکسر بے مُہار

ہند کی بابت۔ یہ دنیا بھر کی اب آواز ہے
یہ غلط رَو قوم۔ اِک قتّالۂ طنّاز ہے



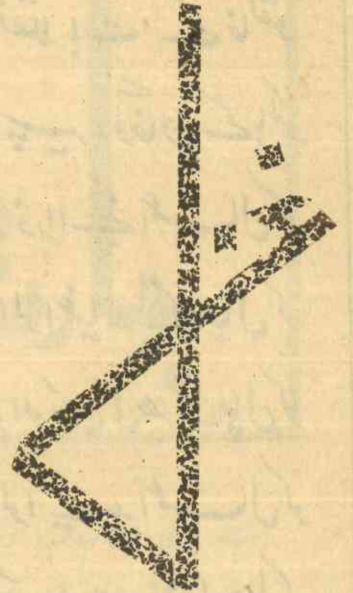


نہ دیکھو ہوائے مہ و سال کو ‏ ذرا اور گردش پر و بال کو
وہ جاگ اُٹھا ہے غافل افغان آج ‏ ہو مژدہ یہ اقبال[1] و خوشحال[3] کو
خودی کے نقیبو مٹا نے نہ پائے ‏ زمانہ تمہارے خد و خال کو
ہے فرسودہ ماضی کا رونا عبث ‏ یونہی جگمگاتے رہو حال کو
ہے پھر آج سارا جہاں منتظر ‏ اُٹھو انقلابات کے خالقو
دکھاؤ وہی حشر سامانیاں ‏ بڑھو پیر روخان[4] کے بالکو
ہو آغاز پھر عزم بیباک کا ‏ نکھارو ذرا اپنے اعمال کو
اُٹھو جاں لٹا دو وطن کے لئے ‏ جلا ڈالو اغیار کے جال کو
وطن دشمنی کی جو سازش کرے ‏ کچل ڈالو اُس کی ہر اک چال کو
جو اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرے ‏ مٹا ڈالو ایسے بد اعمال کو
اگر چہ رہے بزم آرا بہت ‏ نہیں بھولے ہم رزم کی چال کو
کہاں جائیگا بچ کے یہ سامراج ‏ نہ چھوڑیں گے پیرِ کہن سال کو

لکھی ہے جو فارغ نے طرفہ غزل
ثواب اس کا ہو روحِ اقبال کو

فارغ بخاری

۱ : علامہ اقبال
۳ : خوشحال خاں خٹک
۴ : حضرت بازید انصاری عرف پیر روخان (مشہور پشتون مجاہد اور ادیب)



خالد علیگ

آدمی حالات سے جبتک نہ سمجھوتا کرے
غیر ممکن ہے کہ اپنے آپ سے دھوکا کرے

ہم غریبوں کے لئے کافی ہے دنیا کا عذاب
ہم غریبوں کیلئے وہ حشر کیوں برپا کرے؟

یہ بھی کیا کم ہے کہ اپنے کُفر پر قائم ہیں لوگ
ورنہ اِن حالات میں ایماں فقط سجدا کرے

اس بھری دُنیا میں اے معبُود ایسا ایک شخص
جو کسی قیمت نہ اپنے آپ کا سودا کرے

آدمی ہونا کوئی آساں ہے —— لیکن آدمی
کم سے کم ایسا تو ہو، جیسا کہے، ویسا کرے

کون سے "پارے" میں ہے کہ زندگی بھر نجات
مہدئ موعُود ہی کا راستہ دیکھا کرے؟

"ظلم سے پُورا تعاون"۔ "ظلم سے بھر پُور جنگ"
بول! اس 'ماحول' میں۔ میں کیا کروں؟ تو کیا کرے؟

ہاں "مگر اتنا تو کر سکتا ہے ہر" صاحبِ ضمیر"
قاتلوں پر اپنے اپنے خون کا دعویٰ کرے!

جب دھڑلّے سے نہ کہہ سکتا ہو خالد دل کی بات
کیا ضروری ہے کہ شاعر قافیہ گانٹھا کرے!

امریکہ، برطانیہ اور روس کی سازشیں

۱۹۶۸ء میں پاکستان میں سی آئی اے کے ۱۹ ایجنٹ مصروفِ کار تھے

۶۵ء کی جنگ نے امریکہ، برطانیہ اور رُوس کو بے نقاب کر دیا

ارشاد راؤ

۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۱ء تک کے اقتصادی، سیاسی اور بین الاقوامی معاہدوں کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ پاکستان کی اقتصادی سیاسی اور بین الاقوامی ساکھ کا دیوالیہ منظم سازشوں کی وجہ سے ہوا ہے۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو جب وطن عزیز قائم ہوا تو سامراجی طاقتوں کو اس امر کا بخوبی احساس تھا کہ آزادی کے لئے طویل، صبر آزما اور فیصلہ کن جنگ لڑنے والے عوام میں اپنے دیس کی تعمیر کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود ہے۔ ایسے عوام کو قابو میں لانے کے لئے اقتصادی بدحالی سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ امداد کے نام پر عوام کے دلوں میں پہلے سامراج کے دیوتاؤں کے لئے گنجائش پیدا ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد قرض دینے میں فراخدلی سے کام لیا جائے اور اس عرصے میں پُوری قوم کو بھکاری بنا دیا جائے، یہ معمولی سازش نہ تھی۔ قائدِاعظم کی وفات کے بعد سامراجیوں بالخصوص امریکہ کے لئے پاکستان کے تمام راستے کھُل گئے تھے۔ مسلم لیگ جو حکمران جماعت تھی اس کا تمام تر ڈھانچہ جاگیرداروں، نوکر شاہی اور نو دولتیوں پر برقرار تھا۔ اس سیاست میں سامراج اپنی عوام دشمنی کے منصوبے بخوبی مکمل کر سکتا تھا۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔ گزشتہ سال کی تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان میں وہ کچھ نہیں ہوا جو عوام نے چاہا۔ بلکہ وہ سب کچھ ہو گیا جو امریکہ، روس، برطانیہ نے اپنے دباؤ کے تحت کروایا۔ اس میں سیٹو سنٹو کے معاہدے، سویز کے مسئلے پر عربوں کی مخالفت، اعلان تاشقند وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ ۲۲ خاندان بھی انہی کی پیداوار ہیں، حد تو یہ ہے کہ جن دوست افراد نے امریکی سامراج کی مخالفت کی، وہ گردن زدنی قرار پائے۔

اب ذرا تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایئے کہ ہم پر کیا کیا نوازشات ہوئی ہیں:

پاکستان ۲۴ سالوں میں تقریباً پانچ ارب باسٹھ کروڑ آٹھ لاکھ ڈالر کا مقروض ہو چکا ہے۔ غیر مُلکی اقتصادی امداد کا آغاز ۱۹۵۰ء میں کولمبو پلان سے ہوا۔ امریکہ سے پہلا مُعاہدہ ۱۹۵۱ء میں ہوا۔ اور عالمی بنک نے پہلا قرضہ ۱۹۵۲ء میں دیا۔ اب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ہمیں اب سالانہ ۲۰ کروڑ ڈالر واپس کرنے ہوں گے۔ اور اس طرح پیداوار معمول کے مطابق ہوتی رہی اور زرمبادلہ کی کمائی میں فرق نہ پڑا تو ہم اپنے کل زرمبادلہ کا پانچواں حصہ قرضوں کی ادائیگی کے طور پر دیتے رہیں گے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ان قرضوں سے عوام کو تو کیا فائدہ پہنچنا تھا اُلٹا قرضے کا ایک سو پچاس فی صد سرمایہ نفع اور رائلٹی کی صورت میں غیر ممالک میں منتقل ہو چکا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ ہم نے امریکہ سے سو روپے قرض لئے اور اس کے بدلے میں ایک سو پچاس روپے امریکہ منتقل کر دیئے۔ پچاس روپے ادا کرنے کے باوجود امریکہ کا قرضہ واجب الادا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کے ہر شہری پر غیر ممالک کے ایک سو پندرہ روپے واجب الادا ہیں۔ بچہ جب جنم لیتا ہے تو وہ مقروض ہوتا ہے اس طرح گزشتہ سال کے دوران پاکستان کے حکمرانوں نے غیر ممالک کی اقتصادی سازش کا شکار ہو کر پُوری قوم کو فروخت کر دیا۔ اس وقت بارہ کروڑ شہریوں کو نکیل پڑی ہوئی ہے۔ اس کے بل بوتے پر سامراجی اپنی مرضی اور منشار کے مطابق ہمیں چلا رہے ہیں۔ انہوں نے تاریکی کے اس موڑ پر پہنچا دیا ہے۔ جہاں آنکھیں روشنی کو ترس گئی ہیں۔ پاکستان کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں یوں نظر آرہا ہے کہ ۱۲ کروڑ عوام کو اپنی آزادی کی جنگ ایک بار پھر لڑنا ہے۔

یہ جنگ ۱۹۶۵ء میں پُوری قوم نے لڑی۔ ملک کے لئے ہر قسم کی قربانی دی۔ اُس وقت اُسے علم تھا کہ حکمرانوں نے غیر ملکی آقاؤں کے ساتھ مل کر اپنے عوام کو کس طرح نظر انداز کیا۔ امریکہ اور برطانیہ کو خوش رکھنے کے لئے پُوری قوم کو محرومیوں کا شکار رکھا۔ عوام دوست طاقتوں کو کچلا، وطن کے پروانوں کو تختۂ دار پر لٹکایا۔ مزدوروں، کسانوں اور طلبہ کے خُون سے ہولی کھیلی۔

قوم جانتی تھی کہ ایوب آمریت سے پہلے اور آمر

الفتح

فارلینڈ اور اُس کے ٹولے سے نجات حاصل کیجئے

ایوب کے دور میں اس کی حیثیت ختم کرنے کے لئے حکمرانوں نے گھٹیا ترین سودے بازی کی۔ پاکستان میں خفیہ امریکی فوجی اڈہ قائم ہوا۔ عوام کو اس سے باخبر نہیں رکھا گیا۔ لیکن جب یو ٹو نے جاسوسی کے لئے روس پر پرواز کی اور روس نے پشاور کو راکٹوں سے اڑا دینے کی دھمکی دی تو پتہ چلا کہ امریکہ پاک سرزمین کو اپنے فوجی مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اس سے پہلے دفاعی معاہدوں کا ٹیکہ ماتھے پر لگا۔ عوام کی شدید نفرت کے باوجود مفاد پرست اور سامراج نواز حکمرانوں نے ان معاہدوں کے خلاف بلند ہونے والی آواز کو بندوقوں کے ذریعے خاموش رکھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ کوئی بھی ملک اپنی سرزمین پر جاسوسوں کو ٹھہرنے نہیں دیتا۔ پاکستان میں یہ بھی ہوا۔ رسوائے زمانہ سی آئی اے کے ایجنٹ کام کرتے رہے۔ ان کا مقصد جہاں اپنے ملک کے لئے راز حاصل کرنا تھا وہاں وہ پاکستان کے وجود کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل رہے۔

یہ کہنا محض خود فریبی ہوگا کہ حکمرانوں کو ان ناسوروں اور پاکستان دشمن عناصر کا علم نہیں تھا۔ وہ بخوبی جانتے تھے کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ حکمرانوں کو اپنے وطن سے محبت نہیں تھی بلکہ انہیں تو اقتدار ہی امریکی سامراج دلواتا رہا۔ کسی حاکم نے ذرا بھر بھی اختلاف کیا اس کا تختہ الٹ گیا۔ وزارتیں ٹوٹیں، حکمرانیاں ختم ہوئیں اور عوام یہ تماشہ دیکھتے رہے۔

"الفتح" نے اپنی ۱۷-۲۴ ستمبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں صفحہ ۵ پر "سی۔ آئی۔ اے میں کون کیا ہے"، مضمون شائع کیا۔ اس میں واضح طور پر نشاندہی کی گئی تھی کہ اب تک فارلینڈ اور ۹۵ دوسرے سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹ پاکستان میں اپنے گھناؤنے منصوبے پایۂ تکمیل تک پہنچاتے رہے ہیں۔ "سی۔ آئی۔ اے میں کون کیا ہے" کے مصنف ڈاکٹر جولیس میڈر کے مطابق ۱۹۶۸ء میں پاکستان میں بیک وقت سی۔ آئی۔ اے کے ۱۹ ایجنٹ کام کر رہے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ جون میکارتھی کراچی (۲)، پال آرتھر فریڈرک قونصلر ڈھاکہ (۳)، رو فلیمنو میٹر و سیاسی افسر راولپنڈی (۴)، سیڈن جون جے تھ سیاسی افسر راولپنڈی (۵)، سلگ فریڈلک ایچ افسر بکار خاص راولپنڈی (۶)، والس لورن ٹی اتاشی کوئٹہ (۷) ورن ایک رابرٹ ہنری کراچی (۸) ڈاکٹر ارون فریڈرک بربیکر ثقافتی افسر راولپنڈی (۹) ہلن ایلر گلبرسٹن راولپنڈی (۱۰)، ہارون ڈونلڈ سی پریس افسر پشاور (۱۱)، ہاوڑے جیمز ڈی جونیئر راولپنڈی (۱۲)، ڈونے جون ایچ جونیئر سکیورٹی افسر کوئٹہ (۱۳)، براؤن چارلس گارڈن پشاور (۱۴) براؤن ولیم آرمشیر کراچی (۱۵) رابرٹ این لیش سکیورٹی افسر کراچی (۱۶) کلیمنسٹن بیون جے سیکورٹی افسر ڈھاکہ (۱۷)، ڈین وارن ایل اتاشی کوئٹہ (۱۸) ڈیلا جنس جارج یو۔ ایس۔ اے۔ آئی ڈھاکہ (۱۹) ڈیپرس ایمائل ادارہ معاشی ترقیات پاکستان کراچی۔

مصنف راوی ہے کہ پاکستان میں امریکہ کے موجودہ سفیر مسٹر فارلینڈ سی آئی اے کے تربیت یافتہ افسر ہیں۔ انہوں نے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۴ء تک ایف بی آئی میں تربیت حاصل کی۔ ۱۹۴۵ء-۴۶

آج بھی غیر ملکی۔ ایجنٹ پورے زور سے اپنا کام کر رہے ہیں

میں کوریا میں امریکی بحریہ کے افسر کے طور پر فرائض انجام دیئے۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے وقت سی آئی اے نے پاکستان کے بارے میں جو اندازہ لگایا وہ یہ تھا کہ پاکستانی عوام ایوب حکومت سے نالاں ہیں۔ معاشی بدحالی، نوکر شاہی کے جبر و تشدد اور ارتکاز زر نے ایوب آمریت کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ پاکستان سیاسی اور معاشی بحران کا شکار ہے۔ جنگ کی صورت میں اُسے عوام کی ذرہ برابر بھی حمایت حاصل نہیں ہوگی۔ اور اکیلا ایوب فوج کے بل بوتے پر بھارتی حملے کو پسپا نہیں کر سکے گا۔ اس سے مناسب کوئی موقع نہیں کہ پاکستان کو ختم کر دیا جائے۔

بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر جارحانہ کارروائی شروع کی تو پاکستانی عوام اس کے توسیع پسندانہ عزائم کو ناکام بنانے کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ انہوں نے ایوب آمریت کے ظلم و تشدد کو یکسر فراموش کر دیا۔ پاک فوج کی دفاعی لائن بہت مضبوط تھی۔ قوم کا بچہ بچہ ناموس وطن پر مرمٹنے کو تیار تھا۔ بارہ کروڑ عوام ایک عظیم سپاہ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ دشمن کو ہر محاذ پر شکست ہوئی۔ سیٹو سنٹو کا ڈھونگ بُری طرح سے بے نقاب ہو گیا امریکہ، برطانیہ اور رُوس بھارت کے دوست کے طور پر سامنے آئے۔ پاکستان کے دوستوں میں چین، انڈونیشیا، ایران اور ترکی تھے۔ چین اور انڈونیشیا نے تو امداد کی حد کر دی۔ اور جنگ کا خطرہ لے کر پاکستان کی بے پناہ حمایت کی۔ البتہ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ اور سی۔ آئی۔ اے نے ان کا تختہ اُلٹ کر انتقامی جذبے کو تسکین پہنچائی۔

۱۷ دن کی جنگ کے دوران عوام میں خود اعتمادی اس قدر پیدا ہو چکی تھی کہ وہ بھارتی توسیع پسندوں سے آخری فتح تک لڑائی جاری رکھنے کے اہل ہو گئے تھے۔ ایک طرف یہ حالت تھی تو دوسری طرف پاکستان کے سب سے بڑے اتحادی امریکہ کے خلاف عوام کے دلوں میں نفرت اس قدر گھر کر چکی تھی کہ وہ امریکہ کا نام تک سننا گوارا نہ کرتے تھے۔ امریکی چال کا راز فاش ہو چکا تھا۔ چین پاکستان کا ایک عظیم دوست بن کر بین الاقوامی سطح پر اُبھرا۔ یہ صورت حال امریکہ، روس اور برطانیہ کے لئے خاصی تشویشناک تھی۔

ایوب خان بھی عوامی شور کے سامنے خوفزدہ تھے۔ انہیں ڈر تھا کہ وہ جنگ کے بعد عوام پر آمریت نہ رکھ سکیں گے۔ ادھر امریکی دباؤ بڑھ

ہم آئندہ کئی نسلوں تک امریکہ کے مقروض رہیں گے

رہا تھا کہ بھارت سے صلح کرو۔ بین الاقوامی طور پر امریکہ اور روس پُرامن بقائے باہمی کی آڑ میں ایشیا کی قسمت کا سودا کر چکے تھے۔ چین دونوں کا مشترکہ دشمن تھا۔ فیصلہ ہوا کہ پاکستانی شہریوں کو بیوقوف بنانے کے لئے روس میں بھارت اور پاکستان کے سربراہوں کا اجلاس ہو۔ ایوب خاں اس کے سامنے جھک گئے اور اعلان تاشقند پر دستخط کر کے شہیدوں کے مقدس خون کو فروخت کر دیا۔ کشمیر کا مسئلہ دفن کر دیا گیا اور جیتی ہوئی جنگ تاشقند میں ہار کر پاکستان واپس آ گئے۔ اس موقع پر چین نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اعلان تاشقند سامراجیوں اور ترمیم پسندوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔

۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو قوم نے جس ایوب خاں پر اعتماد کا اظہار کیا تھا اس کے خلاف ملک گیر مظاہرے ہوئے۔ اعلان تاشقند سے لاتعلقی کے اظہار کے مطالبے کو منوانے کے لئے پورا ملک اُٹھ کھڑا ہوا۔ ایوب خاں جسے اپنے بہادر عوام پر فخر تھا اسی ایوب خاں نے انہی بہادر عوام کو کچلنے کے لئے طاقت استعمال کی۔ اب کی بار شہیدوں نے خون سرحدوں کی بجائے وطن کی سڑکوں پر نچھاور کیا۔

دنیا نے دیکھا کہ پاکستانی شہری اپنے وطن سے کتنی بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ انہیں شکست دینا اور پاکستان کو ختم کرنا آسان کام نہیں۔ اس محاذ پر شکست کھانے کے بعد امریکہ اور روس نے چین کے بڑھتے ہوئے اثرات ختم کرانے کے لئے نئی سازش تیار کی۔ پہلا منصوبہ یہ تھا کہ مشرقی پاکستان کو پاکستان سے علیحدہ کرایا جائے تاکہ ویت نام، کمبوڈیا، فلپائن، برما اور بنگال میں سامراجی حکومتیں قائم کر کے چین کا گھیراؤ کیا جا سکے۔

الفتح نے ۲۶ ستمبر۔ یکم اکتوبر ۱۹۷۰ء کی اشاعت میں اس سازش کا انکشاف کیا۔ اس شمارے کے صفحہ ۵ پر "پاکستان کے خلاف سی۔ آئی۔ اے کی سازش" کے عنوان کے تحت وہ دستاویز عوام کے سامنے پیش کی جس میں مشرقی پاکستان کو الگ کرنے کی اسکیم درج تھی۔ یہ نہ صرف مشرقی پاکستان کو ملک سے علیحدہ کرانے بلکہ پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کی ایک سازش تھی۔ اس سازش کا تعلق امریکہ کے اس دیرینہ منصوبے سے تھا جس کا پہلی مرتبہ انکشاف امریکی سفیر مسٹر میکانگی نے ڈھاکہ میں تقریر کرتے ہوئے کیا کہ امریکہ مشرقی پاکستان کو علیحدہ اقتصادی امداد دے گا۔ موصوف نے یہ بیان ۱۹۶۲ء میں اپنے تقرر کے تین ہفتے بعد دیا وہ یکم مارچ کو پاکستان آئے تھے۔

اس کے اہم نکات یہ تھے:

- مذہب کے نام پر ملا عوام کو اپنا آلۂ کار بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہمیں بھی یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ بنگال (مشرقی پاکستان) میں مذہب عوام کی بہت بڑی کمزوری رہا ہے۔ وہ دیوانگی کی حد تک مذہب کے پرستار اور شیدائی ہیں لہذا اپنی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے آدمیوں پر لازم ہے کہ وہ مذہب کی اہمیت کو محسوس کریں۔ اور مذہبی جذبات کو زیادہ سے زیادہ بھڑکائیں۔
- طلبار کے بارے میں کیا کیا جائے؟ ان میں زیادہ تر شدت کے ساتھ علیحدگی کے حامی ہیں تعلیم نے ان میں جمہوری اور قوم پرستانہ جذبات سرایت کر دیئے ہیں۔ سب سے پہلے ان ہی نے زندگی کے ہر شعبے میں (مغربی پاکستان کے) تسلط کی چبھن کو محسوس کیا ہے۔ ان کے ذہنوں میں مساوی مواقع کا تصور قطعی مبہم ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ زندگی میں ترقی کے [illegible] رواز نے بیشتر حالات میں ان پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ وہ اپنی اس بے چینی اور ذہنی انتشار کو دور کرنے کے لئے جلوسوں اور مظاہروں کی شکلوں میں سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ لیکن آخری تجزیہ میں وہ ایک ایسی معمولی اقلیت ہیں جسے آسانی کے ساتھ نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ انہیں سراپا رشوت دی گئی ہے۔ فلموں کے ذریعے ملک کے دوسرے بازو (مغربی پاکستان) کے بارے میں طرح طرح کے سہانے خواب دکھائے گئے ہیں۔ اور اس طرح ان کے ذہنوں کو مسخر کر لیا گیا ہے۔ ان سے قوتِ ارادی چھین لی گئی ہے۔ ان کی یہ خود اعتمادی ختم کر دی گئی ہے کہ بنگالی طلبہ علیحدگی کے حق میں ہیں۔
- پھر آزادی کس طرح حاصل کی جائے؟ اس نصب العین کو محتاط منصوبہ بندی کے بعد طویل اور شدید جدوجہد بے غرض مگن دوستانہ بیرونی امداد اور اعلیٰ قیادت کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
- سب سے پہلے عوام کو اس آزمائشی گھڑی کے لئے تیار کیا جائے۔ سیاسی اقلیت کو مکمل طور پر منظم کیا جائے۔ ثقافت کو متاثر کیا جائے۔ مسلح افواج جو بنگالی ہیں (جن کے ذہنوں کی صفائی ہو چکی ہے) انہیں اعتماد میں لیا جائے اور دوستانہ بیرونی امداد کو مناسب طور پر کام میں لایا جائے۔
- عوام کو تیار کرنے کے لئے ان میں کس طرح شعور پیدا کیا جا سکتا ہے؟ اس مقصد کے لئے سیاسی پروپیگنڈا کرنے والوں کو عوام کے درمیان پھیلایا جائے۔ بنگالیوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے کہ ان کی کارروائی کا بنیادی نکتہ فسادات اور وسیع پیمانے پر انتشار پھیلانا ہے عوام میں نفرت اور ہیجان پھیلانا ہے۔ انہیں سب سے پہلے یہ محسوس کرایا جائے کہ وہ بندوقوں، گولیوں اور خنجروں کے ذریعے ہی اپنا انتقام لے سکتے ہیں۔ اس کارروائی میں مخالف اور سرکاری سیاسی جماعتوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اس کے لئے صرف دو فریق ہونے چاہئیں۔ یعنی بنگالی، غیر بنگالی کے خلاف صف آرا ہوں۔
- اقلیت کو منظم کیا جائے۔ واضح رہے کہ اسلحہ ایک بنیادی ضرورت ہے۔ ایک مختصر اور وفادار فوج لازمی طور پر تیار کی جائے۔ نئی اور نوجوان قیادت اُبھرنی چاہیئے۔ ہر ادارے اور ہر تنظیم میں اور حکمت عملی کے اعتبار سے ہر اہم شعبے میں اثر و رسوخ پیدا کیا جائے

بڑے سرمایہ دار سازشوں کی پیداوار ہیں

پاکستان کے عوام، سامراج اور اُس کے ایجنٹوں کو ختم کر کے دم لیں گے

ایک تیر سے دو شکار کئے جانے کا امکان ہے۔ یعنی کمیونسٹوں کو غیر بنگالیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے شہرت دی جائے۔ اور بغاوت کے ذریعے ان کا صفایا کر دیا جائے۔

● لیکن علیحدگی کے فیصلہ کن عمل پر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ کام کرنا چاہیئے ہر کارروائی اور اقدام پہلے سے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہونا چاہیئے۔ بین الاقوامی امداد تعاون قطعی اور یقینی ہے۔ امریکہ اس موقع پر بھارت، انڈونیشیا، برما اور افغانستان کے ساتھ بھرپور تعاون کرے گا۔

● اشتراک عمل سب سے اہم اور بنیادی حقیقت ہے۔ ہمیں اب اس کے لئے تاریخ کا تعین کرنا چاہیئے۔ جو یکم اور ۳۱ کے درمیان اگست کی کوئی بھی تاریخ ہو سکتی ہے۔ آزادی کی تحریک پوری طرح منظم ہو چکی ہے۔ نئے رہنما اُبھرنے کے لئے منتظر ہیں۔ اسلحہ اور ہتھیار تیار ہیں۔ منصوبے کو آخری شکل دی جا چکی ہے۔ افغانستان اور مغربی پاکستان کے درمیان سرحدی جھگڑے شروع ہو چکے ہیں۔ سرحد کے قبائل میں "بے چینی اور بے اطمینانی" پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان اور بھارت کشمیر کے مسئلہ پر ایک دوسرے سے اُلجھے ہوئے ہیں۔

● پاکستان 'بھارت پر" حملہ آور" ہوتا ہے (یہ حملہ دوسری جانب (بھارت) سے کیا جائے گا) بھارت یکم اور ۷ اگست کے درمیان "جارحیت" کو ختم کرنے کے مرحلے میں ہو گا۔ ہندوستانی فوجوں نے مغربی پاکستان کے لئے سخت مشکلات پیدا کر دی ہوں گی اور افغانستان بھی تر و تازہ ہو کر میدان میں آ چکا ہو گا۔ یہ ۹ اگست ۱۹۶۹ء کی تاریخ ہو گی۔ اس وقت مغربی پاکستان کے مختلف حصے بھارت کے تسلط میں آ جائیں گے۔ مغربی پاکستان کے لئے صورت حال نہایت مشکل ہو گی لیکن بھارت مشرقی پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا۔ مشرقی پاکستان میں فسادات، دہشت گردی، اغوا، لوٹ مار اور عام انتشار کا دور دورہ ہو گا۔

یہ سازش جنگ ۱۹۶۵ء کے فوری بعد تیار کی گئی۔ ۱۹۶۶ء میں ابتدائی مرحلے میں داخل ہوئی سیاسی اور سماجی حالات کا تجزیہ کیا گیا۔ خفیہ ملاقاتوں کے ذریعے مختلف طبقوں کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ ان کا ردِ عمل معلوم کیا گیا اور یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتا رہا۔ اس طرح جب ضروری معلومات اکٹھی ہو گئیں، تو سی۔ آئی۔ اے کے ماہرین نے ان کی روشنی میں منصوبے کا خاکہ تیار کیا۔ اس کی تفصیلات مرتب کیں اور آخر ۱۹۶۷ء میں اسے مکمل کر لیا گیا۔

اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۹ اگست ۱۹۶۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ ۹ اگست کی تاریخ غالباً اس لئے طے کی گئی تھی کہ پروگرام کے مطابق سازش چند روز میں مکمل ہو جائے گی۔ اور پاکستان کے یوم استقلال یعنی ۱۴ اگست کو مشرقی بنگال کی خود مختار مملکت کا جشن منایا جائے۔ پروگرام یہ تھا۔

● وقت دس بجے صبح تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۶۹ء بنگال (مشرقی پاکستان) اپنی آزادی کا اعلان کرتا ہے۔

● وقت ۲ بجے صبح (تاریخ ۱۱ اگست ۱۹۶۹ء) انڈونیشیا، امریکہ اور دوسرے دوست ممالک آزاد بنگال کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہوائی اڈے دھماکوں سے اڑا دیئے جاتے ہیں۔ غیر بنگالی فوجی افسروں اور ان کے آدمیوں کو غیر مسلح کر دیا جاتا ہے۔ فوجی اہمیت کے تمام مقامات پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔

"اعلانِ تاشقند

روس اور سامراجیوں

کی ملی بھگت کا

نتیجہ تھا۔" (چین)

● ۶ بجے صبح (تاریخ ۱۱ اگست ۱۹۶۹ء) بنگالی لیڈر "بھارتی جارحیت" کا مقابلہ کرنے کے بہانے غیر ملکی امداد مانگنے کی اپیل کرتے ہیں۔

● ۸ بجے صبح (تاریخ ۱۱ اگست ۱۹۶۹ء) دوست غیر ملکی فوجی دستے (مشرقی پاکستان میں) اتار دیتے ہیں اور باغیوں کے بقیہ کام کی تکمیل کرتے ہیں۔ امریکہ کے فوجی دستوں کے اُترنے سے بین الاقوامی تصادم کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لہذا مناسب ہو گا کہ کچھ انڈونیشی فوجی دستے اُتار دیئے جائیں۔ اگر باغی خود ہی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو انڈونیشی دستوں کا اُتارنا ضروری نہیں۔ بہر حال اگر کسی غیر ملکی دستوں کا اُتارا جانا ضروری ہو تو وہ صرف انڈونیشی فوجی دستے ہونے چاہئیں۔ اس طرح ایوب خاں کا اپنا پراپیگنڈا بھی ہمارے حق میں مددگار ثابت ہو گا۔ عوام کو بتایا جائے کہ انڈونیشی فوجی ہمارے بھائی ہیں اور ہماری مدد کو آئے ہیں۔

● دونوں بازوؤں کے درمیان تمام راستے اور تمام رابطے منقطع کر دیئے جائیں اور گھنٹوں اور گھڑیوں میں مخالف قوتوں کی صفائی کا کام مکمل کر دیا جائے۔

یہ منصوبہ ۱۹۶۸ء میں ملک گیر عوامی تحریک کی نذر ہو گیا۔ امریکہ اس کا خیال تک نہ کر سکتا تھا۔ مشرق و مغرب متحد ہو کر ایک آمر کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ عوام نے ایوب خاں کو اقتدار سے محروم کر دیا۔ اور زمام اقتدار آغا محمد یحییٰ خاں کے سپرد ہو گئی۔

اس کے بعد بھی امریکی، روسی سازشیں پاکستان کے خلاف جاری رہیں۔ روس نے امریکہ کے ہاتھ ملا کر کام کیا۔ ایوب چلے گئے۔ سی، آئی، اے کے ایجنٹ بدستور کام کرتے رہے۔ انہیں اپنے پاکستانی ایجنٹوں کی مکمل حمایت حاصل رہی۔

آج کا پاکستان ان سازشوں کا بہترین نمونہ ہے۔

آج عوام اپنے حکمرانوں سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ امریکہ، روس اور برطانیہ سے لاتعلقی کا اعلان کریں۔ ملک کو چلانے کے لئے وافر ذرائع موجود ہیں۔ عوام پر اعتماد کیجئے جو عوام سنہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کو جیت سکتے ہیں وہ آج پھر لڑنے کو تیار ہیں۔ شرط ایک ہے کہ امریکی سامراج، برطانوی سامراج اور روسی سوشل سامراج اور ان کاسہ لیسوں کے لئے پاکستان میں کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ ان سازشوں کا بروقت اور فوری تدارک نہ کیا گیا تو ڈر ہے کہ عوام جنگ ہار جائیں گے۔ آخر وہ کب تک سامراج کی مختلف شکلوں کو اپنے اوپر مسلط رکھنے کے لئے قربانیاں دیتے رہیں گے۔

میجر عزیز بھٹی شہید نے
اپنا لہو دیکر
مظلوم طبقے کی لاج رکھ لی



۱۹۶۵ء کا نشانِ حیدر غریب عوام کے نمائندے کو ملا

۱۹۶۵ء کی قومی جنگ میں نشانِ حیدر پانے والے فوجی افسر میجر عزیز بھٹی شہید کا خاندانی تعلق اس مظلوم طبقے سے تھا، جو اس ملک کی اکثریت پر مشتمل ہے۔ گجرات کے ایک سادہ سے گھرانے کا یہ فرزند نہایت سادہ، مخلص اور محب وطن تھا۔ اپنے وطن پر جاں نثار کرتے ہوئے میجر عزیز بھٹی شہید نے اپنے طبقے کی لاج رکھ لی۔ اور دشمن کو ایک انچ آگے نہ بڑھنے دیا محض اس لئے کہ غریب عوام کا بنایا ہوا پاکستان قائم رہے۔ وہ اپنے بچّوں کو یتیم چھوڑ گیا تاکہ کروڑوں بچّے یتیم نہ ہو جائیں۔ اپنی بیوی کو سوگوار چھوڑ گیا تاکہ اور کروڑوں بیویاں سوگوار نہ ہوں۔ دشمن کی مدافعت کرتے وقت سامنے کروڑوں ایسے چہرے تھے، جو شگفتگی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کروڑوں ایسی آنکھیں تھیں جو خوشحالی کی تلاش میں بھٹک رہی ہیں۔ اس نے سرحد پر اپنا لہو بہا دیا کہ یہ سرحدیں امر ہو جائیں، توسیع پسند بھارت قدم نہ بڑھا سکے۔ وہ بہادر تھا، عظیم تھا، بے خوف تھا، جاں نثار تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غریب اور مظلوم طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اور بہت سوں کی طرح نہ دولت بنانے کی کوشش کی اور نہ اپنے پاؤں چادر سے زیادہ پھیلانے کی۔ اس کے واقعات، ایک غریب باپ، سادہ شوہر اور سچّے انسان کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ ان کی بیگم ایک غریب کسان گھرانے کی سادہ شعار خاتون ہیں۔ ان کی بیگم کی زبانی کچھ باتیں سنیئے۔

بچوں سے پیار

بچّوں سے تو انہیں بے حد پیار تھا۔ جب بھی ڈیوٹی سے لوٹتے، بچّوں سے یوں ملتے جیسے برسوں بعد مل رہے ہوں۔ ایک ایک کو گود میں اُٹھاتے، پیار کرتے، ان کے لئے کچھ نہ کچھ لائے ہوتے۔ وہ انہیں دیتے۔ جو بچّے اسکول میں پڑھ رہے ہیں ان کی پڑھائی میں خوب دلچسپی لیتے۔

ابا جی کے بعد پریوں نے بھی آنا چھوڑ دیا

بچّوں کے جب پہلے دانت ٹوٹ کر نئے دانت آتے ہیں تو ان دنوں یہ شفیق باپ اپنے بچّوں سے کہتا:

"بیٹا جب دانت ٹوٹتے ہیں اور پھر نئے دانت نکلنے والے ہوں تو پریاں رات کو پیسے دے کر جاتی ہیں" اور میجر صاحب کرتے یہ کہ رات کو بچّے کے سرہانے تلے خود پیسے رکھ دیتے۔ صبح بچّے خوشی خوشی وہ پیسے اٹھا کر کہتے: "آہا پری پیسے رکھ کر گئی ہے"۔ میجر صاحب کی شہادت کے بعد بیگم صاحبہ اپنے غم میں اس روایت کو جاری رکھنا بھول گئیں، ان دنوں چھوٹی بچّی زینت آرا کے دانت نکل رہے تھے۔ دانت نکل آئے تو بیچاری اگلی صبح اپنے سرہانے کو اُٹھا کر دیکھتی رہی اور پھر روتے روتے کہنے لگی: "امّی امّی ابّا کے جانے کے بعد پریوں نے بھی آنا چھوڑ دیا"۔ مجھے یہ سن کر از حد رنج ہوا۔ اور میں نے کہا "نہیں بیٹی، وہ پیسے تو تمہارے ابّا جی ہی رکھا کرتے تھے، اب مجھے خیال نہیں رہا۔ پھر میں نے اُسے پیسے دے کر اس کا دل بہلایا۔

میجر صاحب اکثر رات کو سوتے میں اُٹھ بیٹھتے۔ ایک ایک بچّے کی چارپائی کے پاس جا کر دیکھتے، کوئی بے آرام تو نہیں ہے۔ سردیوں میں لحاف وغیرہ دیکھتے کہ سرک تو نہیں گیا۔ ایک آدھ مرتبہ اکیلے بیرون ملک گئے تو اپنے خطوں میں بچّوں کے بارے میں خاص طور پر پوچھتے۔

ابّا جان کے بعد پریوں نے بھی آنا چھوڑ دیا

وہ جب جرمنی گئے تو ہفتے میں تین خط باقاعدگی سے لکھتے تھے۔ ان کا کوئی خط اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ سفر سے لوٹ کر انہوں نے سب خط خود ہی پھاڑ دیئے کہ اب میں جو آ گیا ہوں۔ خط رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

"خطوں میں زیادہ تر کیا لکھتے تھے؟" سوال کیا گیا:

"خط کے ابتدائی حصّے میں اپنی صحت اور کورس کے بارے میں لکھتے تھے۔ پھر ان علاقوں کے متعلق جن کی سیاحت کا انہیں اتفاق ہوتا۔ آخری حصّہ بچّوں کے بارے میں ہوتا کہ ان کی پڑھائی کیسی جا رہی ہے، صحت کیسی ہے؟"

فوجی نظم و ضبط

ان کا اپنے عملے میں رعب تو بہت تھا۔ لیکن کبھی کسی کو ڈانٹتے نہیں تھے۔ اپنے جوانوں سے بہت کم گفتگو کرتے۔ مختصر، لیکن جامع اور بڑے دھیمے انداز میں۔ فوجی نظم و ضبط کی سختی گھر میں نہیں کرتے تھے۔ اپنے اردلیوں اور نوکروں کے ساتھ بے حد محبّت سے پیش آتے۔ البتہ پارٹیوں وغیرہ میں دوستوں سے بہت کھُل کر بات کرتے، قہقہے لگاتے۔

تکیۂ کلام

ان کے اردلی کا نام تو کچھ اور تھا، لیکن وہ پیار سے اُسے 'بشیرا' کہتے تھے اس کے علاوہ بھی موڈ میں ہوتے تو دوسرے نوجوانوں کو بھی اسی لفظ سے یاد کرتے۔ جرمنی سے آئے تو بعض جرمن الفاظ ان کا تکیہ کلام بن گئے تھے۔ مثلاً SHURRZ (پیارے) PANKESH (شکریہ) BITTISHUN (جوابی شکریہ)

فوجی تاریخ کا مطالعہ

فوجی تاریخ کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے۔ دنیا بھر کی ملٹری ہسٹری انہوں نے پڑھی تھی۔ تاریخ اسلام کے جرنیلوں کے واقعات بھی۔ چھٹّی بہت کم لیتے تھے اور اگر مل جاتی تو اُسے بھی فوجی تاریخ کے مطالعے میں صرف کر دیتے۔ فوجی تاریخ پڑھتے پڑھتے بعض اوقات ہنسنا شروع کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ ان کی بیگم نے کہا "یہ کوئی ناول ہے کیا جو آپ یوں ہنس رہے ہیں؟" انہوں نے کہا "نہیں ایک مزیدار واقعہ ہے۔ ذرا بچّوں کو بھی بلاؤ، پھر سناؤں گا" بچے جمع ہو گئے تو بتانے لگے کہ ایک انگریز جرنیل تھا اس کا خانساماں چھٹی پر چلا گیا۔ اس نے اپنے اردلی سے کہا کہ کوئی خانساماں ڈھونڈ کر لاؤ۔ اتفاق یہ ہوا کہ وہ تمام فوجیوں کا لنگر تیار کرنے والے لنگری کو پکڑ لایا۔ جنرل کو اس بات کی خبر نہ تھی۔ چائے کا وقت ہوا تو جنرل صاحب کے کچھ مہمان آ گئے۔ انہوں نے بیرے کو حکم دیا کہ خانساماں سے کہو چائے لے آئے۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے ہیں کہ خانساماں صاحب میجر کے ڈرائنگ روم میں داخل ہو رہے ہیں اور اس حالت میں کہ ہاتھ میں بالٹی سے بھری چائے اور ایک ہاتھ میں مگ۔ اس کے بعد جرنیل صاحب کی جو حالت ہوئی کچھ نہ پوچھئے۔ میجر صاحب یہ واقعہ سنا کر خوب ہنسے اور ہمیں بھی بہت ہنسی آئی۔ فوجی تاریخ کے علاوہ ایک کتاب بہت شوق سے پڑھتے تھے۔ اس کا نام ہے ARABIAN NIGHTS اس کے علاوہ مسولینی اور ہٹلر کے قصّے بہت سنایا کرتے تھے۔

سادہ لباس، سادہ کھانا

کھانے میں میجر صاحب گوشت کے اتنے رسیا نہیں تھے، سبزیاں پسند کرتے تھے۔ بیگم کو اکثر بینگن، کریلے پکانے کے لئے کہتے۔ اور آلو ٹماٹر تو انہیں بہت مرغوب تھے۔ کپڑے بھی نہایت سادہ پہنتے۔ رنگ عموماً سفید، اس کے علاوہ وہ چیک کپڑے کو پسند کرتے۔

زندگی کا سب سے بڑا غم

ان کی زندگی کا سب سے بڑا غم، ان کے بڑے بھائی بشیر بھٹی کی موت تھی۔ وہ جاپان کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ ان دنوں میجر صاحب ان کے بھائی اور سب لوگ برما میں تھے۔ بشیر برما سے ہندوستان آنا چاہتے تھے کہ غلط فہمی میں انہیں پکڑ کر جاپانیوں نے جیل میں ڈال دیا۔ اسی بے بسی میں تنہائی کی حالت میں انہوں نے شہادت پائی۔ میجر صاحب کے لئے بھائی کا غم مستقل بن گیا۔ اکثر سوتے میں رو پڑتے پھر بتاتے آج بشیر مجھے خواب میں نظر آیا تھا۔

آخری ملاقات

"یہ ۵ ستمبر کی بات ہے کہ میں اپنے چھوٹے بچے کو گرائپ واٹر پلا رہی تھی" بیگم میجر عزیز بھٹی نے اپنے خاوند سے آخری ملاقات کی روداد یوں شروع کی۔ "وہ شیو کر رہے تھے" شیو کرتے کرتے کہنے لگے "آج ہم کوچ کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں کب واپس آئیں"۔ لیکن وہ رات کو ۹ بجے لوٹ آئے۔ اور بتایا کہ پانچ روز میں یہیں رہوں گا۔ چند فوجی افسر انگلینڈ سے آ رہے ہیں۔ ان کے لئے کھانے کا بندوبست کروانا ہے۔ انہیں سیر کرانا میرے ذمہ ہے۔ اس رات وہ پل بھر کو بھی نہ سوئے۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھے جاگتے رہے۔ میں نے پوچھا تو کہنے لگے "سوچ رہا ہوں جنگ لگ جائے گی تو میں کس طرح پوزیشن لوں گا"۔ اسی رات صبح تین بجے لاہور کی عالمی سرحد پر بھارت نے حملہ کر دیا۔ انہیں علم نہیں تھا۔ وہ صبح کا انگریزی اخبار پڑھ کر بچّوں سے باتیں کر رہے تھے کہ جیپ پہنچ گئی۔ بستر تو پہلے ہی بندھا ہوا تھا۔ کیونکہ پلٹن پہلے سے دو روز کے نوٹس پر تھی۔ انگریز افسروں کو لاہور دکھانے والے نقشے، گائیڈ بک یونہی پڑے رہے۔ گھر سے نکلے تو گرد اڑ رہی تھی۔ انہیں ہلکی سی گرد سے بھی نزلہ ہو جاتا تھا۔ اس لئے میں نے انہیں یاد دلایا کہ ناک پر رومال رکھ لیں۔ انہوں نے رومال لے لیا۔ مجھے جاتے ہوئے کہنے لگے "گھبرانا نہیں یہیں رہنا۔ گرمی میں بچّوں کو پنکھے کے نیچے رکھنا۔ بیماری وغیرہ بھی ہو گی۔ مگر اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ اچھا، خدا حافظ۔"



۲۲ ستمبر ۶۵ء کو سلامتی کونسل کے ہنگامی ابلاس سے مسٹر ذو الفقار علی بھٹو کا خطاب تاریخی حیثیت رکھتا ہے، اسے اقوام متحدہ کی تاریخ کی بہترین تقریر قرار دیا گیا ہے۔ بی بی سی کے نمائندہ خصوصی کے بیان کے مطابق اس تقریر سے مندوبین بے حد متاثر ہوئے اور اعتراف کیا کہ اس ادارے میں اس سے زیادہ دل پذیر تقریر کبھی سننے میں نہیں آئی! اسی تقریر میں انہوں نے یہ کہہ کر پاکستانی قوم کے عزم و ایمان کا اعلان کیا تھا کہ "ہم ایک ہزار سال تک لڑتے رہیں گے"!!



'ہم ایک ہزار سال تک لڑتے رہیں گے'

جناب صدر! اتنی رات گئے سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد کرنے پر میں آپ کا اور تمام ارکان کا شکر گزار ہوں۔ یہ اجلاس جس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستانی عوام کے لئے بلکہ برصغیر پاک و ہند، پورے ایشیا اور پوری دنیا کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور آپ نے اس مسئلہ کے پیش نظر آدھی رات کو اجلاس طلب کر کے ہمارے ساتھ جس ہمدردی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کے لئے میں خلوص دل سے آپ اور سب ارکان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں — میں کونسل کے مستقل ارکان کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے رات کے اس حصہ میں اجلاس میں شرکت کے لئے تکلیف گوارا کی۔ میں آپ سے کچھ گذارشات کرنے کے لئے پاکستان سے یہاں حاضر ہوا ہوں اور میں نے یہ اجلاس بلانے کی درخواست کی تھی کہ اس وقت ہم انتہائی اہم اور نازک ترین مسئلے سے دوچار ہیں۔ جس پر فوری طور پر غور کرنا اشد ضروری ہے

میں سیکرٹری جنرل کا ممنون ہوں جو پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک بامقصد سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ان کی تمام مساعی سے آگاہ ہیں، اور اس کے لئے ان کے اور سلامتی کونسل کے شکر گزار ہیں۔ ہم ان تمام اقوام کے شکر گزار ہیں جنھوں نے اس معاملہ میں ہمدردی اور دلچسپی کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایسی جنگ میں ہم سے ہمدردی اور لگاؤ کا اظہار کیا ہے جو ہماری مرضی کے بغیر ایک عیّار حملہ آور نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہم پر مسلط کی ہے۔

پاکستان ایک چھوٹا ملک ہے۔ آپ ذرا دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالئے۔ آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ اس نقشہ میں ہمارا وجود کتنا ہے اور نقشہ ہی سے آپ ہمارے وسائل اور ایک بڑے حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لیے ہماری قوت کا بھی آسانی سے اندازہ لگا سکیں گے۔

ہمیں ایک بڑے عفریت کا سامنا ہے۔ ایک ایسے جارح کا جو بار بار جارحیت کا ارتکاب کرتا

حق خود ارادیت کے نعرے سے پورا افریقہ اور ایشیا گونج رہا ہے

رہا ہے۔ ہم نے آزادی کے بعد سے اب تک سترہ سال بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کا سامنا کیا ہے۔ اس نے جوناگڑھ پر قبضہ کر لیا۔ مانا وور اور مانگرول کو طاقت کے ذریعہ ہڑپ کر لیا۔ اس نے حیدرآباد پر فوج کشی کر کے اس ریاست کو ہتھیا لیا اور یہ گوا پر فوجی طاقت سے غاصبانہ قبضہ کر چکا ہے۔ اس نے اپنے جارحانہ عزائم کے ذریعہ ایسے حالات پیدا کئے جن میں چین اور بھارت کی فوجوں میں تصادم ہو گیا۔ اور اب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بھارتی لیڈر پاکستان کو اپنا اوّلین دشمن قرار دیتے ہیں۔

جناب والا! پاکستان ایک ایسا ملک ہے جسے بھارت کی ہر پالیسی کا پہلا اور بنیادی ہدف بننا چاہیئے۔ سترہ سال سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ بھارت پاکستان کو ختم کرنیکا تہیہ کر چکا ہے آپ اس بات سے باخبر ہونگے کہ پاکستان کے قیام کا مقصد ہی یہ تھا کہ برصغیر کی دو قوموں

بھارت پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے

ہندو اور مسلمان کے درمیان آئے دن کے تنازعات اور بدامنی کو ختم کر کے برصغیر میں پرامن حالات پیدا کئے جائیں سات سو سال تک برصغیر میں ان دونوں قوموں کی کشمکش جاری رہی اور ہم ہندو قوم کے جو اکثریت میں تھی۔ امن کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے رہے لیکن یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی اور بالآخر ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس دائمی کشمکش کا حل اور برصغیر میں قیام امن کا راستہ اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے لئے ایک الگ وطن حاصل کر لیں۔ خواہ وہ رقبہ اور وسائل میں چھوٹا ہی ہو لیکن اس قابل ہو کہ امن کے ساتھ زندہ رہ سکے اور ایک بڑے پڑوسی ملک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ برصغیر میں قیام امن کی یہ خواہش ہی قیام پاکستان کا بنیادی اصول اور محرک تھی۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ یورپ میں بھی کئی اقوام کو ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ اور قریبی تعلقات قائم رکھنے کے لئے اس قسم کی تقسیم اور علیحدگی اختیار کرنی پڑتی ہے مثال کے طور پر اسی مقصد کے لئے ناروے اور سویڈن نے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کی۔ ہمیں یقین تھا کہ مسلمانوں کا علیحدہ وطن پاکستان قائم ہو جانے کے بعد برصغیر میں امن قائم ہو جائے گا اور پاکستان اور بھارت کے عوام دوستی کے ساتھ اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی بسر کر سکیں گے۔

جناب والا! ہمارا یہ پاکستان بہت چھوٹا ملک ہے اور جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ہمارے وسائل بھی محدود ہیں۔ آپ اگر دنیا کے نقشے پر اور پھر برصغیر کے نقشے پر نظر ڈالیں تو خود بخود یہ بات آپ پر واضح ہو جائے گی کہ پاکستان نہ تو جنگ کا خواہشمند ہو سکتا ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتا ہے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم پر حملہ کیا جائے اور ہمیں جارحیت کا نشانہ بنایا جائے۔ ہم جھگڑے سے بچنا چاہتے ہیں ہم امن چاہتے ہیں تاکہ ہم اپنے عوام کی ترقی کے لئے کام کر سکیں۔ آج کی دنیا میں ہر علاقے اور ہر ملک کے عوام کچھ توقعات رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ عوام کی ان توقعات کو پورا کر سکیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی تمام صلاحتیں اپنے اور عوام کی اقتصادی بہبود کے لئے استعمال کریں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کیا یہ قدرت کا قانون ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے لوگ بھوکے، پسماندہ اور مفلوک الحال رہیں۔ کیا یہ ہمارے لئے مقدر ہو چکا ہے کہ ہم ہمیشہ بدحال اور پسماندہ رہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم پسماندگی اور افلاس کی ان دیواروں کو توڑنا چاہتے ہیں ہم اپنے عوام کے لئے ایک بہتر مستقبل تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں، خوشحالی اطمینان اور عزت کی زندگی بسر کر سکیں۔ افریقہ اور ایشیا کے لیڈر آج اسی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ وہ پسماندگی اور افلاس کو ختم کر دینا چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتوں کو مفید اور تعمیری کاموں میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

پاکستان جیسے چھوٹے ملک کے لئے خاص طور پر سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اس کے تمام وسائل ترقیاتی کاموں میں استعمال ہوں۔ ہم تصادم اور لڑائی سے ہر قیمت پر بچنا چاہتے ہیں۔ ہم جنگ کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم عوام کی تباہی و بربادی کے ہر امکان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم بھارت کے عوام کی بھی قدر کرتے ہیں اور ان کا بھلا چاہتے ہیں آخر چند سال پہلے تک ہم ایک ہی ملک کے باشندے تھے یہ تو صرف چند وجوہات تھیں۔ جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ جن کی وجہ سے ہمیں بھارت کے عوام سے علیحدگی اختیار کرنا پڑی لیکن اس علیحدگی سے ہمارا مدعا یہی تھا کہ دونوں ملکوں کے عوام اچھے پڑوسیوں کی طرح ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں امن اور صلح صفائی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ اور اپنے ملک کی ترقی کے لئے سکون کے ساتھ کام کر سکیں

پاکستان کے قیام کا بنیادی اصول یہ تھا کہ، جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان کا حصہ ہوں گے۔ بھارتی لیڈروں نے اس بنیادی نظریئے کو تسلیم کر لیا تھا اور اسی بنیاد پر پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے ساتھ ہی بھارتی لیڈروں نے یہ اعتراف اور اقرار کر لیا کہ دونوں قوموں کے الگ اور آزاد وطن ہوں گے اور دونوں قومیں اس طرح امن کے ساتھ اچھے پڑوسیوں کی طرح زندگی بسر کریں گی۔ آج بھی ہم ان سے بنیادی بات کے سوا اور کچھ نہیں مانگتے

آج ہم ایک ایسی جنگ لڑ رہے ہیں جو بھارت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہم پر مسلط کی ہے یہ ۴۵ کروڑ آبادی کے ایک طاقتور ملک کی طرف سے دس کروڑ کی آبادی کے ملک پر جارحانہ حملہ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی قوم کی طرف سے جو ہوس ملک گیری کا شکار ہے۔ ایک چھوٹے پڑوسی ملک کو ختم کرنے کے لئے ایک کھلا جارحانہ اقدام ہے۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے جرمنی یا فرانس نے ڈنمارک پر حملہ کر دیا ہو یا یوں سمجھئے کہ جنوبی امریکہ کی چھوٹی سی ریاست پر ارجنٹائن یا برازیل نے اپنی فوجیں چڑھا دی ہوں بلکہ زیادہ واضح طور پر یہ تصور کیجیئے کہ امریکہ جیسی عظیم طاقت کسی چھوٹے ملک پر فوج کشی کر دے۔ ہم ہرگز یہ نہیں چاہتے کہ ہمیں ختم کر دیا جائے۔ ہم بھی زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ پاکستان کے عوام زندہ رہیں اپنے ملک میں ترقی حاصل کریں اور خوشحالی کی زندگی بسر کریں لیکن آج بھارت اپنی تمام جنگی تیاریوں کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہو گیا۔ بھارت کا طاقتور فضائی بیڑا ہمارے شہروں پر اندھادھند بمباری کر رہا ہے۔ ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہم اپنی عزت اپنے ناموس اور اپنے وطن کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔ ہم نے جنگ نہیں شروع کی۔ دوسری طاقت نے ہم پر حملہ کیا ہے۔ ہمیں اپنے وطن کو بچانا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ہمارا ملک بہت چھوٹا ہے



کشمیری عوام ہر اعتبار سے پاکستانی قوم کا حصہ ہیں

ہمارے وسائل محدود ہیں۔ ہمیں دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اپنے وطن کا دفاع کرنا ہے اور لڑنا ہے اور ہم لڑتے رہیں گے۔ اس لئے کہ ہم حق پر ہیں۔ ہم ایک اصول کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ ہم اپنے اس عہد کے لئے لڑ رہے ہیں "

جو حقِ خود ارادیت کیلئے ہم نے کیا ہے۔ ہم ہر صورت میں خود ارادیت پر عقیدہ رکھتے ہیں اور آج ہم ہی نہیں ایشیا اور افریقہ کی ہر قوم اس معاملہ میں متفق ہے۔ حق خود ارادیت کا یہ اصول جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں، ایک ایسی متحرک قوت ہے جسے اب کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی اور ہم یہ جنگ لڑتے رہیں گے۔ پورے عزم کے ساتھ جنگ جاری رکھیں گے اور دنیا کی جو طاقتیں بھی ہمارے خلاف صف آرا ہو رہی ہیں ان سب کا مقابلہ کریں گے

سیکرٹری جنرل نے اس معاملے میں مفید تجاویز پیش کی ہیں۔ ہم ان کے ممنون ہیں۔ ہم سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ہی ان کی قدر نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ہم انہیں ایشیا کا ایک عظیم مدبر سمجھتے ہیں۔ وہ پاکستان اور بھارت کے ایک عظیم ہمسایہ ملک برما کے لیڈر ہیں اور ہم برما کے ایک مدبر اور سیکرٹری جنرل دونوں حیثیتوں میں، ان سے تعاون کریں گے۔ راولپنڈی میں ان سے بات چیت کے دوران ہم نے انہیں بتا دیا تھا کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ ہم جنگ نہیں چاہتے۔ ہم تباہی و بربادی نہیں چاہتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جنگ بندی مستقل ہونی چاہیئے۔ اس سے ایسا امن قائم ہونا چاہیئے۔ جس سے بھارت اور پاکستان آئندہ کے لئے اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ہم بھارت کے پڑوسی ہیں۔ اور اچھے ہمسایوں کی طرح رہنا چاہتے ہیں۔ ہم روز روز کے جھگڑوں سے تنگ ہیں۔ اور ہماری خواہش ہے کہ جھگڑے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔

جناب والا! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ پاکستان ایک چھوٹا ملک ہے اور ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ تمام قوموں سے اور خاص طور پر ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اور بھارت تو ہمارا سب سے قریبی اور بڑا ہمسایہ ہے۔ قدرتی بات ہے کہ ہم سب سے پہلے بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔

اگر ہم بھارت سے دوستانہ تعلقات قائم نہ کر سکیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمسایہ ممالک اور دوسرے ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ہماری تمام کوششیں رائیگاں ہیں۔

ہم نے بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک مرتبہ نہیں کئی بار کوششیں کی ہیں بلکہ کتنی ہی بار ہم نے اس معاملہ میں پہل کی۔ بھارتی نمائندہ یہاں موجود ہے وہ اس بات کی گواہی دے گا۔

صدر ایوب خان نے جب سے اپنا عہدہ سنبھالا ہے ایک نہیں کئی بار وہ بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے کوشش کر چکے ہیں یہ صرف پروپیگنڈہ کی بات نہیں ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ کئی بار انہوں نے اس سلسلہ میں غیر معمولی اقدامات کئے ہیں۔ کیا بھارتی نمائندہ اس بات کی تردید کر سکتا ہے کہ ۱۹۵۹ء میں صدر ایوب نے کہا تھا کہ بھارت اور پاکستان کو اپنے معاملات طے کر لینے چاہئیں تاکہ ہماری فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا نہ رہیں یہ ہیں تاریخی حقائق جنہیں جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ بات ایک مرتبہ نہیں بارہا ثابت ہو چکی ہے کہ ہم بھارت سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔ لیکن یہ دوستی اور امن آبرومندانہ بنیادوں پر ہونا چاہیئے۔ اور بھارت کو بھی اعتراف کر لینا چاہیئے کہ یہ امن اور دوستی ان وعدوں کی بنیاد پر ہو سکتی ہے جو خود بھارت نے پاکستان اور کشمیری عوام اور پوری دنیا سے کر رکھے ہیں۔

بھارت کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ ریاست جموں و کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔ یہ بات طے ہو چکی ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے۔ کشمیر نہ اس وقت بھارت کا حصہ ہے اور نہ کبھی بھارت کا حصہ رہا ہے اگر یہ کسی ملک کا حصہ ہے تو بھارت کی بجائے پاکستان کا ہوگا بھارت خواہ کچھ ہی کہتا رہے یہ حقیقت ہے کہ کشمیری عوام پاکستانی قوم کا حصہ ہیں۔ اور ہمارا گوشت پوست ہیں۔ مذہبی ثقافتی جغرافیائی، تاریخی ہر اعتبار سے کشمیری عوام پاکستانی قوم کا حصہ ہیں۔

کشمیری عوام کے حقِ خود ارادیت کے لئے اور اپنے دفاع کے لئے ہم ایک ہزار سال تک بھی لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ میں ایک سال پہلے بھی سلامتی کونسل کو یہ بات بتا چکا ہوں کیا آپ کو یاد ہے کہ اس ادارے نے اپنی تمام طاقت اور اپنی تمام دانشمندی کے باوجود گذشتہ سال اسی کشمیر کے مسئلہ پر ایک قرارداد منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا اس وقت اسی سلامتی کونسل کا یہ خیال تھا کہ کشمیر کا مسئلہ اٹھا کر گویا ہم ایک مردہ گھوڑے کو یہاں اس ادارے میں گھسیٹ لائے ہیں۔ اور ہم اپنے ملک کے لئے پروپیگنڈہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام اپنے عہد اور اپنے وعدوں کو ہرگز فراموش نہیں کریں گے۔

بھارت چاہے اپنے تمام عہد و اقرار اور وعدے بھلا دے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہم چھوٹا ملک ہونے اور اپنے محدود وسائل کے باوجود آخری دم تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہم اپنے دفاع کے لئے اور اپنے وقار اور اپنی آبرو کے لئے لڑتے رہیں گے۔ ہم حملہ آور نہیں ہیں۔ ہم پر حملہ کیا گیا ہے۔ سلامتی کونسل کا فرض تھا کہ وہ یہ اعلان کرتی کہ اس جنگ میں حملہ آور کون ہے۔ اور یہ بھی بتاتی کہ کس ملک کو جارحانہ کارروائی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

میں یہاں ان ملکوں کے نمائندوں کی تقریروں کا ذکر نہیں کرتا جو سرے سے کوئی ملک ہی نہیں ہیں۔ میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو انصاف اور سچائی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے اس سے پہلے بھی جنگیں لڑی گئی ہیں۔ اور قوموں نے انصاف

بھارتی لیڈر پاکستان کو اپنا اولین دشمن قرار دیتے ہیں۔

اور سچائی کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ میں یہاں سلامتی کونسل کا ذکر کر رہا ہوں۔ جس نے انصاف اور سچائی کی حمایت کی ہے ہم اسی حد تک اس کے شکر گزار ہیں۔

بالآخر حق و انصاف کی فتح ہوگی اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ جموں اور کشمیر کے عوام کو بھی ان کا حق مل کر رہے گا ان پچاس ہزار افراد کو یہ حق ملنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کریں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حق خود ارادیت جس کا نعرہ آج پورے افریقہ اور ایشیا میں گونج رہا ہے ساری دنیا کے لئے تسلیم کیا جائے اور جموں و کشمیر کے لوگ

الفتح کراچی

عوام کے عزم اور جذبہ حریت کو کچلا نہیں جاسکتا

ہی اس سے محروم رہیں۔ کیا وہ بھارتی معاشرتی اصولوں کے مطابق اچھوت ہیں۔ آخر انھوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کو حق خود ارادیت نہ دیا جائے۔ اور انھیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے سے محروم رکھا جائے۔

بھارت آج تمام دنیا سے الگ تھلگ ہو چکا ہے اس وسعت اور طاقت کے باوجود آج دنیا میں کوئی نہیں جو کھل کر اس کی حمایت کر سکے۔ پورا افریقہ اور ایشیا کشمیری عوام کے حقِ خود ارادیت کا حامی ہے۔ کاسابلانکا میں عرب ملکوں کے سربراہوں نے کشمیری عوام کے حقِ خود ارادیت کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ یورپی اقوام کشمیریوں کے اس حق کی حمایت کر چکی ہیں۔ وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کا مسئلہ استصواب رائے کے ذریعے طے ہونا چاہیے ایک طرف پوری دنیا حق کی حمایت کا اعلان کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف بھارت کی خوفناک جنگی طاقت ہے جو ہوس ملک گیری کے تحت اپنے وعدوں اور اپنے عہد و اقرار کو نظر انداز کرتے ہوئے کشمیری عوام کے جذبہ حریت کو کچلنے پر آمادہ ہے۔

یاد رکھیئے عوام کے عزم اور ان کے جذبۂ حریت کو کبھی کچلا نہیں جاسکتا۔ میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج فائر بندی ہو سکتی ہے۔ لیکن پاکستان کے دس کروڑ عوام کبھی اپنے اصولوں، اپنے ایمان اور اپنے وعدوں کو پامال نہیں ہونے دیں گے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

جناب والا! اپنی ان معروضات کے بعد میں آپ کے سامنے صدرِ پاکستان کا تار پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ جو ابھی مجھے راولپنڈی سے موصول ہوا ہے تار کا متن یہ ہے:۔

"سلامتی کونسل نے جو ۲۰ ستمبر کو قرارداد منظور کی ہے پاکستان اسے ناقابلِ اطمینان تصور کرتا ہے تاہم عالمی امن کی بقا کے لئے اور سلامتی کونسل کو ایک ایسا طریق کار طے کرنے کی مہلت دینے کے لئے جس کے تحت اس تنازعہ کو جو موجودہ جنگ کا بنیادی سبب ہے "یعنی جموں و کشمیر کا تنازعہ" میں نے پاکستان کی مسلح افواج کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ آج مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۱۲ بج کر ۵ منٹ سے فائرنگ بند کر دیں۔ اس وقت کے بعد سے وہ دشمن کی فوجوں پر گولی نہ چلائیں گی۔ الا یہ کہ دشمن کی طرف سے ان پر گولی چلائی جائے یہ حکم اس بات سے مشروط ہے کہ بھارتی حکومت بھی اپنی فوجوں کو اسی قسم کا حکم دے۔ کشمیر کا مسئلہ حل کرے۔ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق جیسا کہ سلامتی کونسل کی قراردادوں میں تجویز کیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ ہندوستان نے منظور کیا تھا"

حال میں ۱۵ اپریل اور ۱۸ اپریل کو حکومت انڈونیشیا اور فلپائن نے بھی مسئلہ کشمیر کا حل چاہا ہے۔ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق انڈونیشیا کے دس کروڑ باشندوں نے ایک مشترکہ اعلان میں جس پر پاکستان اور انڈونیشیا دونوں کے وزرائے خارجہ کے دستخط تھے۔ ۱۵ اپریل کو افسوس ظاہر کیا کہ:۔

"ہندو پاکستان کا کشمیر پر تنازعہ اس تمام خطہ کے امن و تحفظ کے لئے ایک خطرہ ہے۔ دونوں کو اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کا معاملہ ہے نیز اس سے ہندو پاکستان کے باہمی تعلقات خراب ہو رہے ہیں جس کا اثر افریقہ، ایشیائی اتحاد پر پڑ رہا ہے دونوں وزرائے خارجہ چنانچہ اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ اس تنازعہ کو جلد از جلد حل کیا جائے۔ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق اور ان تمام شرائط کے مطابق جو سلامتی کونسل کی قراردادوں میں موجود ہیں۔ اور جنہیں ہند و پاکستان دونوں نے تسلیم کر لیا تھا۔"

فلپائن اور پاکستان کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ

"ہم اپنی عزت، اپنے ناموس

اور اپنے وطن کا ہر قیمت

پر دفاع کریں گے۔"

اعلامیہ کے یہ الفاظ ہیں:۔

"فلپائن کے سیکرٹری برائے امورِ خارجہ اور پاکستان کے وزیر امور خارجہ اس بات پر متفق ہیں کہ مسئلہ کشمیر کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کا معاملہ ہے اور اس تنازعہ سے ہند و پاکستان میں دوستانہ تعلقات میں رکاوٹ پڑ رہی ہے اور افریقہ، ایشیائی کے اتحاد پر برا اثر پڑ رہا ہے۔ دونوں وزیر ہم خیال ہیں کہ اس مسئلہ کو جلد حل کیا جائے کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق، جیسا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں میں تجویز کیا گیا تھا اور جنہیں ہند و پاکستان دونوں نے تسلیم کر لیا تھا۔"

افریقہ اور ایشیا کی کئی اور اقوام بھی ہیں جنہوں نے پچھلے چند ہفتوں میں ایک کشمیری لیڈروں پر مشتمل وفد کا خیر مقدم کیا اور مسئلہ کشمیر کے حل کی فوری ضرورت پر زور دیا جو بقول ان کے حق خود اختیاری کے اصول کے مطابق ہونا چاہیئے جیسا کہ ہند و پاکستان اور اقوام متحدہ کشمیری عوام کو ضمانت دے چکے ہیں۔ ان اقوام کے نام یہ ہیں۔ مراکش، آئی وری کوسٹ، نائیجیریا، سیرالیون، گنی، سینیگال، سوڈان، سومالیہ، الجزائر، ترکی، ایران، شام، اردن لبنان اور سعودی عرب وغیرہ۔

اس ضمن میں، میں صدر بورقیبہ کا ۱۹ مارچ کا بیان نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جو انھوں نے کشمیری وفد سے ملنے کے بعد دیا۔ جس نے افریقہ اور ایشیا کا پچھلے مہینہ دورہ کیا ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مجھے اپنا وہ موقف یاد ہے جو میں نے چند سال ہوئے اس مسئلہ پر اختیار کیا تھا۔ میرے موقف کی بنیاد اس ہمدردی پر نہیں تھی۔ جو ایک مسلمان کو دوسرے کے ساتھ ہوتی ہے بلکہ اس "تعظیم پر جو میرے دل میں انسان کے مقام اور انسانی حقوق کے لئے ہے مجھے یہ بھی یاد ہے کہ میں نے علانیہ ہندوستان کی مخالفت کی تھی۔ اس بات پر کہ اس نے سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق استصواب رائے کروانے سے انکار کر دیا۔ میرا موقف یہ نہیں ہے کہ میں ایک فریق کی دوسرے کے مقابلہ میں حمایت کر رہا ہوں۔۔۔ مسلمان کی ہندو کے خلاف، یا پاکستان کی بھارت کے خلاف میں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ہمارا موقف تو ان فیصلوں کے مطابق ہے جو سلامتی کونسل نے کیے ہیں۔

ہم نے بھارت کے وزیر اعظم سے خط و کتابت کے دوران یہ امر واضح کر دیا ہے کہ ہم اس بارے میں بھارت کے رویہ کی حمایت نہیں کر سکتے۔ اور ہم اس فیصلے پر جمے ہوئے ہیں۔"

الجزائر کے صدر بن بیلا نے بھی اسی انداز میں فرمایا ہے "مسئلہ کشمیر ہمیشہ ہماری نظر میں رہا ہے۔ اور ہم اپنا موقف واضح کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دیا جائے۔ اور سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل ہونا چاہیئے"

ان تمام ممالک کے علاوہ دوسروں نے بھی کشمیری عوام کو اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے چنانچہ ہندوستان کی اس شدید قوم پرستی اور سامراجیت کے خلاف جدوجہد کرنے میں کشمیری عوام کو ایشیا اور افریقہ کے ان تمام اقوام کی پشت پناہی حاصل ہے جو سامراجیت کے خلاف ہیں۔ بلکہ جنوبی امریکہ کی قوم بھی۔

اس کے باوجود بھارت کے وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ میں ۱۳ اپریل کو یہ بیان دینا مناسب سمجھا کہ مسئلہ کشمیر کبھی کا حل ہو چکا ہوتا۔ اگر پاکستان کو مغربی ممالک کی مدد حاصل نہ ہوتی۔

بھارت ابھی تک اپنی مجروح انا کو سینہ سے لگائے ہوئے ہے

یہ کوتاہ نظری واقعی افسوسناک ہے کیا میں وزیر اعظم کو یاد دلانے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ مسئلہ کشمیر کبھی کا حل ہو چکا ہوتا اگر بھارت بین الاقوامی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی نہ کرتا۔ اور اپنے کیے وعدوں اور بین الاقوامی معاہدوں کو نہ توڑتا۔ اگر مسئلہ کشمیر آج بھی زندہ ہے باوجود اس تشدد کے جو کشمیری عوام کے ساتھ سترہ سال روا رکھا گیا ہے تو اس کی وجہ کشمیری عوام کی ناقابلِ شکست ہمت اور ان کا عزم بالجزم ہے کہ اپنے حقوق حاصل کر کے ہی رہیں گے۔

سلامتی کونسل کے ممبران نے حقِ خود اختیاری کی حمایت کی ہے جو یو۔ این۔ سی۔ آئی۔ پی کی دو قراردادوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہند و پاکستان بھی ان قراردادوں میں فریق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان قراردادوں پر عملدرآمد کروانے کی ضمانت دینے کے بعد بھارت اب ان ذمہ داریوں سے روگردانی کر رہا ہے۔ اور مسئلہ کشمیر کے وجود تک سے انکاری ہے اور اب وزیر اعظم ہند۔ مظلوم صورت بنا کر افسوس کر رہے ہیں۔ کہ سلامتی کونسل اور خاص کر اس کے مغربی ممبر کیوں نہیں ان ہی کی طرح اپنا مسلک پلٹ دیتے۔

بھارت کے وزیر اعظم کو یہ گمان دل سے نکال دینا چاہیے۔ کہ مسئلہ کشمیر کبھی کا ان کی مرضی کے مطابق طے ہو چکا ہوتا اگر مغربی ممالک ان کی حمایت کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ نہ صرف مغربی بلکہ ایشیا، افریقہ اور جنوبی امریکہ کی اقوام نے کشمیری عوام کے مطالبے کی تائید کی ہے۔ اور یو این سی آئی کی قراردادوں پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے تاکہ یہ تنازعہ پُرامن اور منصفانہ طریقہ پر طے ہو جائے۔

جناب صدر! میں نے اب تک اپنی تقریر میں ان نئے پہلوؤں سے بحث کی ہے جو مسئلہ کشمیر میں شامل ہوئے ہیں۔ یعنی کشمیری عوام کی بھارتی قبضہ کے خلاف بغاوت اور وہ بڑھتی ہوئی عالمگیر ہمدردی اور حمایت جو کشمیری عوام کو حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ خاص کر ایشیا اور افریقہ کی حکومتوں اور عوام سے۔ اس مسئلہ کے پُرامن اور منصفانہ حل کی تلاش میں جس کے لئے انھیں اپنا حقِ خود اختیاری استعمال کرنا لازمی ہے اور اس حق کے دلانے کی ہند و پاکستان اور اقوام متحدہ خود ضمانت دے چکے ہیں۔

میں شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کے بیانات نقل کر چکا ہوں۔ حقِ خود اختیاری کے بارے میں اور استصواب رائے کے بارے میں اور الحاق کے بارے میں اور ان طریقوں کے بارے میں جن کا اختیار کرنا ضروری ہے تاکہ یہ ہند و پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق طے ہو۔ میں نے بھارت کے کئی نامور اشخاص کی آراء بھی نقل کی ہیں جو امن پسند اور صلح جو ہیں۔

لیکن بھارتی حکومت کا وقت کے ان تقاضوں کے سامنے کیا ردِ عمل رہا ہے۔ کیا اس نے کوشش کی ہے کہ حالات کا ازسرِ نو جائزہ لے اور اپنی پالیسی پر نظرِ ثانی کرے۔ تاکہ کوئی مفاہمت اور مصالحت کا راستہ نکلے؟ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے کوئی آثار نہیں ہیں۔

۱۳ اپریل کو بھارتی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم نے شیخ عبداللہ کے بیانات کو محض "افسانہ" کہہ کر رد کر دیا۔ مسٹر لال بہادر شاستری نے بھی پارلیمنٹ میں وہی بات دہرانی مناسب سمجھی کہ "کشمیر کا الحاق ہندوستان کے ساتھ اٹل ہے" مسٹر شاستری نے شیخ عبداللہ کو دھمکی تک دی کہ اگر انھوں نے ان خیالات کی خلاف ورزی کی تو نتائج بہت برے ہوں گے۔ بھارت کے وزیر امورِ داخلہ مسٹر نندا نے بڑے عالمانہ انداز میں فرمایا:۔

"تاریخ کے بعض حقائق اٹل ہوتے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق بھی بھارتی تاریخ کی ایک حقیقت ہے اس کا پلٹنا ممکن نہیں۔"

(بحوالہ ہندوستان ٹائمز ۱۶ اپریل)

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی "وزیر اعظم" مسٹر جی ایم صادق نے بھی اس ڈرانے دھمکانے کی مہم میں پیچھے رہنا نہیں

"ہم پسماندگی اور افلاس کی دیواروں کو توڑنا چاہتے ہیں"

سمجھا اور ۱۶ اپریل کو بڑی شان سے فرمایا:۔

"ابھی تک کوئی ایسا جادوگر پیدا نہیں ہوا ہے۔ جو بس پھونک دے اور ہماری حکومت اور فوجیں غائب ہو جائیں" انھوں نے وہی بات دہرائی کہ کشمیر بھی اسی طرح بھارت کا حصہ ہے جیسے بمبئی، کلکتہ اور مدراس (ٹائمز آف انڈیا بمبئی ۱۶ اپریل)۔

کشمیر کے بھارت کے ساتھ الحاق کے منصوبوں کے بارے میں مسٹر صادق نے ۱۹ اپریل کو کہا کہ اس بدنام بل کے ملتوی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جس کی رو سے لفظ "صدر ریاست" اور "وزیر اعظم جموں و کشمیر کو بدل کر "گورنر" اور "وزیر اعلیٰ" کر دیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ یہ بل ضرور بالضرور ریاستی اسمبلی کے اگلے اجلاس میں زیر غور لایا جائے گا۔ (ہندوستان ٹائمز ۱۹ اپریل)

۲۰ اپریل کو اس کٹھ پتلی وزیر اعظم نے پھر بھارت کے دارالحکومت میں بھارتی آئین کی دفعہ ۳۷۰ کو منسوخ کرنے کی تجویز پیش کی "تاکہ کشمیر کا پوری طرح بھارت سے الحاق ہو جائے" (ٹائمز آف انڈیا۔ بمبئی ۲۱ اپریل)

۱۵ اپریل کو بھارت کے وزیر امورِ داخلہ مسٹر نندا نے بھارتی پارلیمنٹ میں کہا کہ جموں و کشمیر کا بھارت کے ساتھ الحاق مکمل، پختہ اور اٹل ہے۔ اور یہ کہ حکومت کی پالیسی نہیں بدلی جائے گی۔ محض [illegible] ے کہ کسی نے کہیں کچھ کہا ہے۔

۲۹ اپریل کو بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر کرشنم اچاریہ نے یہ دلچسپ بیان دیا جس سے ان کے خیالات کا اندازہ ہوتا ہے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ حکومت کشمیر کی سیاسی حیثیت پر نظرِ ثانی کرے اور یہ کہ کشمیر کے بھارت کے ساتھ الحاق کے بنیادی معاملات طے ہو گئے ہیں۔ صرف جزویات رہتی ہیں۔

گو یقین نہیں آتا لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان بھارتی وزراء کو یاددہانی کروانی ضروری ہے کہ ہند و پاکستان کا تنازعہ کشمیر کے الحاق کی جزویات کے بارے میں نہیں ہے اور نہ ہی سلامتی کونسل ان جزویات پر پریشان ہے۔ پاکستان کا اعتراض سلامتی کونسل میں ان جزویات کے خلاف نہیں ہے۔ ہند و پاکستان کے درمیان بین الاقوامی معاہدے جو کشمیر کے بارے میں ہیں۔ وہ ان جزویات کے بارے میں نہیں ہیں۔ کشمیر کے عوام نے واضح کر دیا ہے کہ وہ جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں کہ یہ جزویات کیسے طے ہوں گی کشمیر اور پاکستان کے عوام اور اقوام متحدہ کو تو بس اس سے غرض ہے کہ کشمیر کا الحاق بھارت سے یا پاکستان سے یوں کیا جائے کہ کشمیری عوام کی مرضی کے عین مطابق ہو اور اس مرضی کو غیر جانبدارانہ طریقے پر دریافت کیا جائے۔

جناب صدر! اس خاص موقع پر کشمیری عوام کے مفاد، برصغیر کے مفاد، بلکہ ایشیا کے مفاد کا تقاضہ ہے کہ سلامتی کونسل ہر وہ قدم اٹھائے جو اس تنازعہ کے فوری اور منصفانہ اور باعزت حل کو اور قریب لا سکے۔

بھارت کا دعویٰ ہے کہ کشمیری عوام پہلے ہی الحاق کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ ہمارا کہنا ہے کہ کشمیری عوام کو ابھی اپنا حقِ خود اختیاری استعمال کرنے کا موقع ہی نہیں ملا ہے۔ ہم مصر ہیں کہ انھیں ابھی فیصلہ کرنا

ہے کہ بھارت سے الحاق کریں یا پاکستان سے۔

اسی لئے ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ شیخ عبداللہ کو سلامتی کونسل کے سامنے پیش ہونے کی دعوت دی جائے میں درخواست کرتا ہوں کہ اس غرض سے کاروائی کے عارضی اصول نمبر ۳۹ کے تحت مناسب قدم اٹھائے جائیں ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسی معلومات بہم پہنچا سکیں گے جو اس مسئلہ کے حل میں ممد ثابت ہو سکیں گی۔ اس اصول کے تحت بعض اشخاص کو کونسل میں مدعو کرنے کا سلسلہ پہلے ہی شروع کیا جا چکا ہے۔ اور اس کی نظیر موجود ہے۔ ایسا کرنے میں کونسل پر کوئی قانونی یا آئینی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی مجھے امید ہے کہ میری اس تجویز پر ہمدردی سے غور کیا جائیگا

جناب صدر! میں اس موقع پر پاکستان کے عوام کی طرف سے بھارت کے عوام تک ایک پیغام پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔

سولہ سال سے ہم بحث و مباحثہ کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ شاید اقوام کی طویل تاریخ میں ایسے "تاریک دور" آہی جاتے ہیں۔ ان کا اختتام بھی ہونا لازمی ہے۔ داناؤں نے یہ حقیقت بارہا بیان کی ہے۔ "تلخ و تند برتاؤ کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ اور صلح و آشتی کا بھی ایک وقت ہوتا ہے" سولہ سال سے بھارت ضد کر رہا ہے اور حق سے پہلو بچا رہا ہے۔ سولہ سال سے کشمیر کو اس بنیادی حق سے محروم کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی ہند و پاکستان کی اس آزادی میں شریک ہوں۔ جو ان دونوں ممالک کو حاصل ہوئی ہے اب ان حالات کو جاری رکھنے کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ بھارت اپنی مجروح انا کو کب تک سینہ سے لگائے رکھے گا۔ اور ایک موہوم قومی افتخار کی آڑ کب تک لے گا؟ زمانہ کی ایک روش اور ایک تقاضہ ہے جس سے مفر اب ممکن نہیں۔ اور یہ تقاضہ ہے آزادی اور خود مختاری کا اب "تلافی مافات" کا وقت آگیا ہے۔ وہ گھڑی آپہنچی جب کشمیری عوام کی بیڑیاں ٹوٹنی ہوں گی۔ وہ وقت آگیا جب دانائی و فراست سے بیداد کی داد ہو گی۔ ظلم کی تلافی ہو گی۔ اور عہد کا ایفا ہو گا۔ وقت آہی گیا کہ ہند و پاکستان کے تعلقات کو عدل و انصاف، صلح و آشتی، محبت اور مروت کی بنیادوں پر قائم کیا جائے ہو سکتا ہے کہ قدرت کے پراسرار کرشموں سے وقت نے یہ کروٹ لی ہے کہ ہند و پاکستان کو ایک نادر موقع حاصل ہے ہمسائیگی اور دوستی کا ایک نیا دور شروع کرنے کا اور تعمیری جدوجہد کرنے کا کشمیر ان تعلقات کی استواری میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم اس مسئلہ کو ان اصولوں کے مطابق طے کر لیں جن کو ہم باقاعدہ تسلیم کر چکے ہیں۔ اور جن کی ضمانت ہم نے کشمیری عوام کو دی ہے تو ہم امن اور انسانیت کی بلندیوں تک جا پہنچیں گے۔ اس کے برعکس اگر ہم ضد، ہٹ اور بغض و عداوت میں پھنسے رہے تو تنفر اور تنازعہ کا سلسلہ اور بھی طویل ہوتا رہے گا۔ انسانی معاملات میں ایک مد و جزر ہے اور جو بہاؤ کے ساتھ تیر نکلا اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ وہ موقع اب ہمیں حاصل ہے۔ وہ وقت آگیا ہے جب فیصلہ ہو جائے گا۔ آیا ہند و پاکستان اپنے جھگڑے کو منصفانہ طور پر طے کر کے کامیاب ارجمند ہوں گے۔ یا باہمی کشیدگی کے باعث اس وسعت پذیر اور ہمت آزما دنیا میں گوہرِ مراد کھو بیٹھیں گے۔ ■



... اُن کا مستقبل روشن بنائیے

زندگی کے راستے غیر یقینی ہیں۔ کسے خبر کل کیا ہونے والا ہے۔ اپنے پیارے بچوں کے مستقبل کا **تحفظ** کیجئے۔ **تاکہ** انہیں مالی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ان کی پرورش، تعلیم اور شادی آپ کی خواہشات کے مطابق ہو اور یہ **تحفظ** **ماڈرن میوچل** آپ کو فراہم کرتی ہے۔ **ماڈرن میوچل** سے زندگی کا بیمہ کرا لیجئے۔ یہ کمپنی کم سے کم پریمیم پر زندگی کا بہتر بیمہ اور زیادہ سے زیادہ فائدے مہیا کرتی ہے۔ یہ ایک **میوچل کمپنی** ہے۔ اس کا تمام تر منافع پالیسی ہولڈروں میں تقسیم ہوتا ہے

ماڈرن میوچل آپ کی زندگی کے بیمہ کے لئے مناسب ترین کمپنی ہے۔



ماڈرن میوچل لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ

طارق روڈ، پوسٹ بکس نمبر ۳۱۵ کراچی ۲۹ فون نمبر ۲۱۴۴۹۵ - ۲۱۴۴۹۷

PAKISTAN ART INST



چین اور ۱۹۶۵ء کی جنگ

چین نے للکارا پاکستان اکیلا نہیں

وہاب صدیقی

"فتح — ہر قیمت پر فتح"

ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستانی عوام نے یہ نعرہ مستانہ بلند کیا۔ اس نعرے کی گونج ابھی فضاؤں کی وسعتوں میں مدغم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ اس گونج میں عوامی جمہوریہ چین کی للکار، انڈونیشیا کے عظیم فرزند اور بطل حریت ڈاکٹر احمد سوکارنو کی گھن گرج، عراق، ترکی اور ایران کی حمایت اور تائید بھی شامل ہوگئی پاکستانی عوام بھارتی جارحیت کا جواب دینے اور کچلنے کے لئے آگے بڑھے تو اپنے ہمراہیوں میں عوامی جمہوریہ چین، انڈونیشیا، ترکی اور ایران کو پایا۔ پاکستانی عوام کو پاک دوستی کا دم بھرنے والے امریکہ اور روس بھارت کی پشت پناہی کر رہے تھے امریکی دوستی کا ورد کرنے والے پاکستانی حکمرانوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور گماشتہ نوکر شاہی نے مدد کے لئے امریکہ کو پکارا، سیٹو اور سنٹو سے مدد مانگی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے سب پاک امریکی فوجی معاہدے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ الٹا امریکی سامراج نے ۸ ستمبر کو پاکستان کو دی جانے والی فوجی امداد بند کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ جانتے بوجھتے ہوئے کہ پاکستان اپنی تمامتر دفاعی ضروریات کے لئے امریکہ پر ہی انحصار کرتا ہے۔

پاکستانی عوام اسی وقت ہی عوامی جمہوریہ چین کی دوستی کے قائل اور معترف ہوگئے تھے۔ جب ۱۹۴۹ء میں چین نے پٹ سن اور کپاس کے عوض بھاری مقدار میں کوئلہ دے کر پاکستان کو ایک بڑی تباہی سے بچایا تھا، لیکن پاکستان کے حکمرانوں نے جو جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور گماشتہ نوکر شاہی کے نمائندے تھے، اس دوستی کی قدر نہیں کی، اور کاسہ گدائی تھامے ہوئے سامراج ممالک کے طواف کرتے رہے۔ ان سامراج نواز حکمرانوں نے ہر اس شخص کو قابل تعزیر ٹھہرایا۔ جو پاک چین دوستی کا دم بھرتا تھا۔ ہر اس شخص کو پابند سلاسل کیا گیا جو امریکی سامراج کی مخالفت کرتا تھا، ہر اس شخص کو "کمیونسٹ" وطن دشمن اور غدار قرار دیا گیا جو سامراجی فوجی معاہدوں کے خلاف تھا۔ پاکستان کے رجعت پسندوں نے چین کے خلاف محاذ بنانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جاگیرداروں سرمایہ داروں اور گماشتہ نوکر شاہی کے نمائندے ایوب خان نے چین کے خلاف بھارت کو مشترکہ دفاع کی پیش کش کی، بھارت نے اس پیش کش کو مسترد کر دیا لیکن ایوب خان نے پھر بھی اپنی کوششیں جاری رکھیں مشرقی پاکستان کے دورے سے واپسی پر پالم کے ہوائی اڈے پر پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ لیکن نہرو نے مشترکہ دفاعی محاذ اور "شمال کے خطرے" پر گفتگو کرنے کی بجائے دہلی کے موسم کی تعریف اور پنڈی کے موسم کے احوال دریافت کرنے میں ہی تمام وقت صرف کر دیا۔ ایوب خاں اپنے مشن میں قطعی طور پر ناکام رہے۔

لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد حالات نے نیا رخ اختیار کیا، امریکی سامراج عرصہ دراز سے عوامی جمہوریہ چین کی ابھرتی طاقت سے خائف تھا، بھارت کو چین کا مد مقابل بنانے کے لئے بھارت کو بھاری مقدار میں فوجی امداد دینی شروع کی۔ حکومت پاکستان نے واویلا مچایا۔ دفاعی معاہدوں کا واسطہ دیا۔ لیکن امریکی حکمرانوں نے پرواہ نہ کی، مسلسل بھارت کو فوجی امداد دیتے رہے۔ امریکی سامراج کے ان پاک دشمن اقدامات پر پاکستانی عوام نے بھرپور نفرت کا اظہار کیا۔ ملک میں سامراج کے خلاف مزید نفرت پھیلی۔ ان حالات نے پاکستانی حکمرانوں کو اپنی خارجہ پالیسی کو از سر نو مرتب کرنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے امریکی حمایت سے محروم ہونے کے بعد مجبوراً چین کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ اس نئی خارجہ پالیسی سے امریکی سامراج کو تشویش ہوئی۔ اس نے پاکستان کے خلاف ایک مکروہ اور ناپاک منصوبہ بنایا کہ پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت بنا دیا جائے اور اسے چین کے خلاف صف آرا کیا جائے۔

دوسری جانب سوویت یونین کے ترمیم پسند حکمرانوں نے جو چین سے نظریاتی اختلافات کے

الفتح

حکومتِ پاکستان نے واویلا کیا، امریکہ نے مُنہ موڑ لیا

بعد چین کا گھیراؤ کرنے کی کوششیں کر رہے تھے امریکی سامراج سے گٹھ جوڑ کیا۔ چین کے خلاف محاذ بنایا، سوویت حکمرانوں کا بھی یہی منصوبہ تھا کہ پاکستان کو کسی نہ کسی طرح ختم کر کے اکھنڈ بھارت کو چین کے خلاف استعمال کیا جائے۔ چین کا گھیراؤ کرنے کی روسی سازش اور امریکی روسی گٹھ جوڑ جنوری ۱۹۶۶ء میں منظر عام پر آیا۔ جب لال بہادر شاستری کے انتقال پر امریکی نائب صدر مسٹر ہمفرے اور روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن دہلی میں اکٹھے ہوئے۔ امریکی نائب صدر نے دہلی میں روسی سفارت خانے میں مسٹر کوسیجن سے طویل ملاقات کی ملاقات کے بعد دونوں رہنما "وکٹری" کا نشان بناتے ہوئے لبوں پر مسکراہٹ لئے کمرے سے برآمد ہوئے۔ مسٹر ہمفرے نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں کہا "ہماری بات چیت واضح دو ٹوک اور نتیجہ خیز تھی۔ میں نے حکومت امریکہ کا موقف بیان کیا۔ مسٹر کوسیجن نے اپنی حکومت کا نقطہ نظر پیش کیا۔ سوویت یونین کمیونسٹ چین کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کر رہا ہے یہ اقدامات اس لئے کئے جا رہے ہیں کہ سوویت یونین انتہائی سنجیدگی سے عالمی سطح پر اپنے تعلقات چین سے مقابلہ کرنے کے لئے بڑھا رہا ہے۔ بالکل اسی طرح سے جس طرح امریکہ دُنیا کے کسی حصے میں یہی اقدامات کر رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ہمارے اور سوویت یونین کے تعلقات بڑھیں گے اور موجودہ تعلقات بہتر ہونے کے نمایاں امکانات ہیں" (پیکنگ ریویو ۸ فروری ۱۹۶۶ء)

یہ تھی امریکی سامراج اور روسی سوشل سامراج کی سازش، چنانچہ اس سازش کو عملی روپ دینے کے لئے بھارت کو شہ دی گئی۔ اس نے اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر جمع کر دیں، پاکستان نے احتجاج کیا۔ لیکن کوئی سنوائی نہ ہوئی۔ البتہ امریکی صدر جانسن نے عالمی بنک سے کہہ کر کنسورشیم کا اجلاس جو ۲۷ جولائی ۱۹۶۵ء کو ہونے والا تھا، ستمبر تک کے لئے ملتوی کروایا۔ اور وجہ یہ بیان کی کہ پاکستان کے تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے اخراجات کے لئے امریکہ اپنے حصّے کی اقتصادی امداد دینے کا جو وعدہ کرے گا۔ اس کے لئے امریکی کانگریس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے بعض دشواریوں اور طریق کار پر قابو پانا ضروری ہے۔ یہ محض پاکستان کی اقتصادی امداد روکنے کا بہانہ تھا۔ ورنہ بھارت کو امداد دینے میں نہ تو کانگریس کا مزاج اور نہ ہی طریق کار کی دشواریاں کبھی امریکی حکومت کے راستے میں حائل ہوئی تھیں۔

صدر جانسن نے کنسورشیم کا اجلاس اس لئے ملتوی کروایا تھا کہ پاکستان کو معاشی بحران میں مبتلا کر کے حکومت پاکستان کو آزاد خارجہ پالیسی ترک کرنے پر مجبور کیا جائے۔ چنانچہ چینی کمیونسٹ پارٹی کا ترجمان "پیپلز ڈیلی" کنسورشیم کے اجلاس کے التواء پر تبصرہ کرتے ہوئے ۱۹ جولائی ۱۹۶۵ء کو لکھتا ہے۔

"امریکی امداد کے ذریعہ پاکستان کو اپنی آزاد خارجہ پالیسی ترک کرنے پر مجبور کرنا صدر جانسن کی حکومت کی شرمناک بلیک میلنگ ہے امریکی سامراج نے اس مرتبہ بھی اپنی خباثت کو ظاہر کر دیا ہے... چینی عوام اور حکومت امریکی سامراج کے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کے خلاف پاکستان کی پرزور حمایت کرتی ہے۔ امریکی سامراج نے پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی سے اپنی ناراضگی کا اظہار کر دیا ہے۔ امریکی حکومت پاکستان پر مسلسل دباؤ ڈالتی رہی اور اب اس نے پاکستان کو اپنی پالیسی بدلنے

پاکستان کے دوست

اچانک دُشمن بن گئے

پر مجبور کرنے کے لئے اپنے اقدام کو ڈھکا چھپا نہیں رکھا اپنے اس مجرمانہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے امریکی حکومت نے بھارت کو زبردست فوجی امداد دی ہے۔ اور پاکستان کی مخالفت میں بھارتی رجعت پسندوں کے ساتھ پور تعاون کیا ہے۔ اس مرتبہ جانسن حکومت نے پاکستان کے لئے اقتصادی دشواریاں پیدا کرنے سے امریکی امداد معطل کر دی ہے۔ امریکی سامراج نے ہمیشہ امداد حاصل کرنے والے ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت کے لئے اپنی نام نہاد امداد کو ایک بہانہ بنایا ہے۔ اور واشنگٹن کے قواعد و ضوابط کے مطابق امریکی امداد پانے والے ممالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ امریکی اشاروں پر کام کریں۔ امریکی سامراج اس غلط فہمی میں مبتلا رہا ہے کہ افروایشیائی نو آزاد ممالک امریکی امداد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، اگر یہ ممالک نو آبادیاتی اور سامراجی غلامی سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں تو وہ اپنی ہی کوششوں سے اپنی قومی اقتصادیات کو ترقی دے کر اپنی اقتصادی پسماندگی کو بھی بتدریج دور کر سکتے ہیں۔ افروایشیائی ممالک اپنی آزادی، عزت اور اقتدار اعلیٰ کا امریکی ڈالروں کے عوض ہرگز سودا نہیں کریں گے"۔

"پیپلز ڈیلی" نے اس تبصرہ میں دراصل پاکستانی عوام کے جذبات کی ترجمانی کی تھی، یہ دوسری بات ہے کہ پاکستان کے نام نہاد قومی پریس کو کبھی بھی عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ کنسورشیم کے اجلاس کے التوائے پاکستانی عوام میں سامراج کے خلاف نفرت کو مزید ہوا دی۔ انہوں نے برملا امریکہ کے اس اقدام کو پاکستان کے داخلی امور میں مداخلت قرار دیا، ۲۷ جولائی کو جامعہ کراچی کے طلبا کا ایک وفد چینی ناظم الامور مسٹر سوانگ سے ملا اور پاکستان کے لئے امریکی امداد کے التواء پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے بعد مسٹر سوانگ کے تاثرات معلوم کئے۔ مسٹر سوانگ نے پاکستان کے معاملات میں امریکی مداخلت کی مذمت کرتے ہوئے چین کی حمایت کا یقین دلایا اور کہا "امریکی اقدامات کے خلاف پاکستانی عوام نے جو جدوجہد شروع کی ہے اس میں انہیں ضرور کامیابی ہو گی۔ امریکی حکومت اپنی اقتصادی امداد کے ذریعے پاکستان پر دباؤ ڈالنا چاہتی ہے۔ تاکہ پاکستان اپنی آزاد خارجہ پالیسی ترک کر دے۔ یہ بلیک میلنگ ہے"۔

۳۰ جولائی ۶۵ء کو چین کے نائب وزیر اعظم مسٹر لی سین نین نے اقتصادی شعبہ میں پاکستان سے اور زیادہ تعاون کرنے کی پیش کش کی، ۳ اگست ۶۵ء کو اسلام آباد میں مقیم چینی سفیر مسٹر ننگ کو یو نے اعلان کیا کہ "چین پاکستان کو بھاری انجینئرنگ پروجیکٹوں

الفتح
کراچی



۶۵ء میں چین نے مشرقی پاکستان کا دفاع کیا

کے لئے کسی سود کے بغیر قرضے دیگا۔ تاکہ آزاد اور خود کفیل معیشت کی تعمیر میں پاکستان کو مدد ملے" اقتصادی تعاون اور قرضے کی پیش کش کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان سامراجی چنگل سے نکل آئے۔ لیکن پاکستان کے حکمران اپنے طبقاتی مفادات کے پیشِ نظر بدستور امریکی سامراج کے دامن سے چمٹے رہے۔

اسی اثنا میں کشمیری عوام نے بھارتی حکمرانوں کے خلاف اپنی جنگِ آزادی شروع کر دی۔ پاکستانی عوام ہمیشہ ہی سے کشمیریوں کے حقِ خودارادی کے حامی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی اعلانیہ حمایت کی۔ اس پر امریکی حکومت نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد بند کرنے کی دھمکی دے دی اور حکومتِ برطانیہ کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کی۔ ۲۴ر اگست ۶۵ء کو حکومتِ امریکہ نے برطانوی حکومت کو لکھا:

"ہمیں اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کا ذمہ دار صرف پاکستان ہے اور اسے اس بغاوت میں حصہ لینے سے روکنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصے کے لئے اس کی فوجی اور مالی امداد بند کر دی جائے۔"

امریکہ کے اس مراسلے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ بھارت کا ہمنوا تھا۔ واشنگٹن کے راہنماؤں کا اندازِ فکر کسی طرح بھی بھارتی حکمرانوں سے مختلف نہ تھا، بھارت نے بھی مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کا ذمہ دار پاکستان کو قرار دیا تھا۔ کشمیر کے معاملے میں امریکہ، برطانیہ اور سوویت یونین بھارت کے طرف دار تھے۔ اس کا ثبوت اس خبر سے بھی ملتا ہے۔

"نئی دہلی ۔ ۲۹ر اگست (رائٹر) بھارت کی وزارتِ خارجہ کے سیکرٹری مسٹر سی ایس جھا نے کل رات یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کشمیر کی صورتِ حال کے متعلق امریکہ کا ردِّعمل بھارت کے حق میں ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ برطانیہ بھی اس صورتِ حال کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور روس کشمیر کے سوال پر پاکستان کی مذمت کرنا نہیں چاہتا اس سلسلے میں اس نے ہمیں جو اسباب بتائے ہیں وہ قابلِ فہم ہیں۔"

چین نے جو ہر قوم کے حقِ خودارادی کا حامی ہے، کشمیری عوام کی جدوجہد کی مکمل حمایت کی اور پاکستان کے موقف کی حمایت و تائید کی۔ ۴ر ستمبر ۶۵ء کو چینی وزیر خارجہ مارشل چن ای نے کہا "چینی عوام کو کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی سے نہ صرف گہری ہمدردی ہے بلکہ وہ کشمیری عوام کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ اور پاکستان کے منصفانہ اقدامات کی مکمل حمایت اور تائید کرتے ہیں"۔ ۵ر ستمبر کو "پیپلز ڈیلی" نے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرتے ہوئے چینی عوام کی حمایت کا یقین دلایا۔ وہ لکھتا ہے۔

"چینی عوام جائز حقِ خودارادی کے لئے کشمیری عوام کی جدوجہد سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں اور بھارت کے مسلح حملہ کے خلاف پاکستان نے جو جوابی کارروائی کی ہے اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ بھارتی حکومت ملک گیری کی ہوس میں مبتلا ہے لیکن اُس کو اپنی اس توسیع پسندانہ پالیسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم بھارتی حکومت کو اس کے اپنے مفاد میں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سامراجیوں کے اشارے پر اپنے ہمسایوں سے

امریکہ نے نیچا دکھانے کے لئے اپنا بھرپور دباؤ استعمال کیا

لڑنا چھوڑ دے اور کشمیر کے سوال پر کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق پاکستان سے باعزت سمجھوتہ کرلے۔ بھارت اپنی رجعت پسندانہ سرگرمیاں امریکہ اور بعض دوسری بڑی طاقتوں کی اعانت سے ہی جاری رکھ سکتا ہے۔ گذشتہ کئی سال سے امریکہ بھارت کو بڑی مقدار میں روپیہ اور اسلحہ دے رہا ہے۔ خروشچیف جو کمیونزم کی تھیوری پر نظرِ ثانی کا دعویٰ کرتے تھے۔ اس معاملہ میں امریکہ سے بھی آگے بڑھ گئے تھے۔ اس کی وجہ سے بھارت اب یہ سمجھنے لگا ہے کہ وہ چین، پاکستان اور اپنے دوسرے پڑوسیوں کے خلاف جو چاہے کر سکتا ہے۔ کشمیر کی موجودہ صورتِ حال اس علاقے پر دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک بھارتی رجعت پسندوں کے تسلط کا لازمی نتیجہ ہے۔ اپنے اس تسلط کے دوران وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جہاں بھی جبر و تشدد ہوا ہے وہاں ایسے ہی حالات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حالات پیدا کرنے کی قصوروار خود بھارتی حکومت ہے"۔

۶ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکی سامراج کے اشارے پر بھارت نے بین الاقوامی سرحد پار کر کے کسی اعلانِ جنگ کے بغیر پاکستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستانی مقابلے پر ڈٹ گئے۔ امریکہ نے جس سے پاکستان کئی دفاعی معاہدوں کے ساتھ منسلک تھا۔ فوراً پاکستان کی فوجی امداد بند کر دی لیکن عوامی جمہوریہ چین نے جس سے پاکستان کا کوئی دفاعی معاہدہ نہیں تھا، غیر مشروط امداد دی۔ اور کھلے عام بھارت کی مذمت کی، ۷ر ستمبر کو چینی حکومت نے پاکستان پر بھارتی حکومت کے مسلح حملے کو ایک کھلی ہوئی جارحانہ کارروائی قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ "چین بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے میں پاکستان کا پوری طرح ساتھ دے گا" اور ۹ر ستمبر کو چین کے وزیرِ اعظم چو این لائی نے بھارتی حملے کی مذمت کرتے ہوئے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ پاکستان پر بھارت نے امریکی سامراج اور روس کے اشارے پر حملہ کیا ہے۔ جناب چو این لائی نے کہا "بھارت کی جارحانہ کارروائیاں ایشیا میں امن کے لئے خطرہ بن گئی ہیں اور چین بدلتی ہوئی صورتِ حال پر پوری طرح نظر رکھے ہوئے ہے۔ ہم جارحیت کے خلاف پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اور کشمیری عوام اپنی آزادی اور خودمختاری کے لئے جو جدوجہد کر رہے ہیں اس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ بھارتی حکومت کی فوجی مہم جوئی میں روس اور امریکہ نے بھی مدد کی ہے۔ بھارتی رجعت پسند امریکی حمایت اور منظوری کے بغیر پاکستان کے خلاف ایک خطرناک جنگ کا آغاز نہیں کر سکتے تھے"۔

مشرقی پاکستان کا دفاع حکومتِ پاکستان کے لئے سب سے مشکل مسئلہ تھا، بھارت کی بحریہ جدید ترین اسلحہ

ایوب نے امریکہ کے اشارے پر رُوس میں کشمیر فروخت کر دیا

سے لیس اور تعداد میں پاکستانی بحریہ سے کئی گنا زیادہ تھی۔ امریکی سی آئی اے نے بھارتی حکومت کو مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کا مشورہ دیا۔ اس مقصد کے لئے ایک سی آئی اے ایجنٹ خاص طور پر کلکتہ بھیجا گیا تاکہ وہ مشرقی پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے بھارتی حکمرانوں کو راضی کرے۔ یہ انکشاف نومبر ۱۹۶۵ء میں بھارتی ہفت روزہ "لنک" نے "سی آئی اے کی حکمتِ عملی" کے عنوان کے تحت ایک مضمون میں کیا۔ وہ لکھتا ہے۔

"سی آئی اے نے مشرقی پاکستان میں بھارتی حکومت کو حملے کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس مقصد کے لئے بھارت میں راہ ہموار کرنے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔ سی آئی اے کا ایک افسر کلکتہ آیا اور اُس نے پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ بھارت کو مشرقی پاکستان پر حملہ کر دینا چاہیے۔ اس نے دوسرا محاذ کھولنے کے فوجی فوائد کی بھی اچھی طرح وضاحت کی تھی۔ کلکتہ میں وارد ہوتے ہی وہ اچانک بہت مصروف میزبان بن گیا۔ اس نے ڈنر اور شراب کی کئی دعوتیں دیں۔ جن میں اخبارات کے مالکان، بعض افسروں اور دوسری اہم شخصیتوں کی انتہائی خاطر مدارت کی جاتی۔ ان دعوتوں کو مشرقی پاکستان پر بھارتی حملے کے لئے راہ ہموار کرنے کے سلسلے میں استعمال کیا گیا۔ اور یہ مشورہ دیا گیا کہ مشرقی پاکستان پر حملہ کر دینا چاہیئے۔"

بھارت خود بھی مشرقی پاکستان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے مکروہ عزائم کو عملی روپ دیتا۔ ۸ ستمبر ۶۵ کو چین نے بھارت پر چینی سرحدوں پر جارحانہ کارروائیاں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے اسے اپنی فوجیں ہٹانے کے لئے کہا اور دھمکی دی کہ اگر بھارت نے ایسا نہ کیا تو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ اور اسی کے ساتھ ہی چین نے اپنی سرحدوں پر فوجیں جمع کر دیں چین کی اس دھمکی کی وجہ سے بھارت کو اپنی افواج کی ایک بھاری تعداد سکم کی سرحد پر لگانی پڑی۔ سکم کا علاقہ زبردست فوجی اہمیت کا حامل ہے، مشرقی پاکستان اور سکم کے درمیان ایک مختصر سی پٹی ہے۔ جسے اگر کاٹ دیا جائے۔ تو بھارت آسام کے چائے کے باغات اور تیل سے محروم ہو سکتا ہے۔ چین کے اس

انتباہ پر تبصرہ کرتے ہوئے برطانیہ کے اخبار گارجین کے کمیونسٹ امور کے ماہر وکٹر زورزا نے لکھا کہ "یہ بھارت کے لئے ایک وارننگ ہے اور بھارت کو یہ اندیشہ ہونا چاہیئے کہ چین نیا محاذ نہ کھول دے چین کے نئے محاذ کھول دینے سے ہی پاکستان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور اسی طرح بھارت کو اپنا ریزرو فورس پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔ (گارجین ۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

ٹائمز کے نامہ نگار مقیم دہلی نے چینی وارننگ پر یہ رائے دی "چین کی فوجیں صرف ایسی صورت میں میدان جنگ میں آ سکتی ہیں۔ جب بھارت مشرقی پاکستان پر حملے کر دے۔"

خود بھارتی ہفت روزہ "لنک" نے نومبر ۱۹۶۵ء میں اعتراف کیا کہ "بھارت نے صرف چین کے خوف کی وجہ سے مشرقی پاکستان پر حملہ نہیں کیا۔"

چین نے ۱۷ ستمبر کو بھارت کو ۶۵ ہزار مربع میل کا علاقہ خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا تو سیاسی مبصرین نے یہ رائے دی کہ چین بھارت کے خلاف دوسرا محاذ کھول کر بھارت کی توجہ دو محاذوں پر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ پاکستان پر سے دباؤ کم ہو۔ چین کی مداخلت کی وجہ سے اکھنڈ بھارت

چین نے پاکستان کے لئے جنگ کا خطرہ تک مول لیا

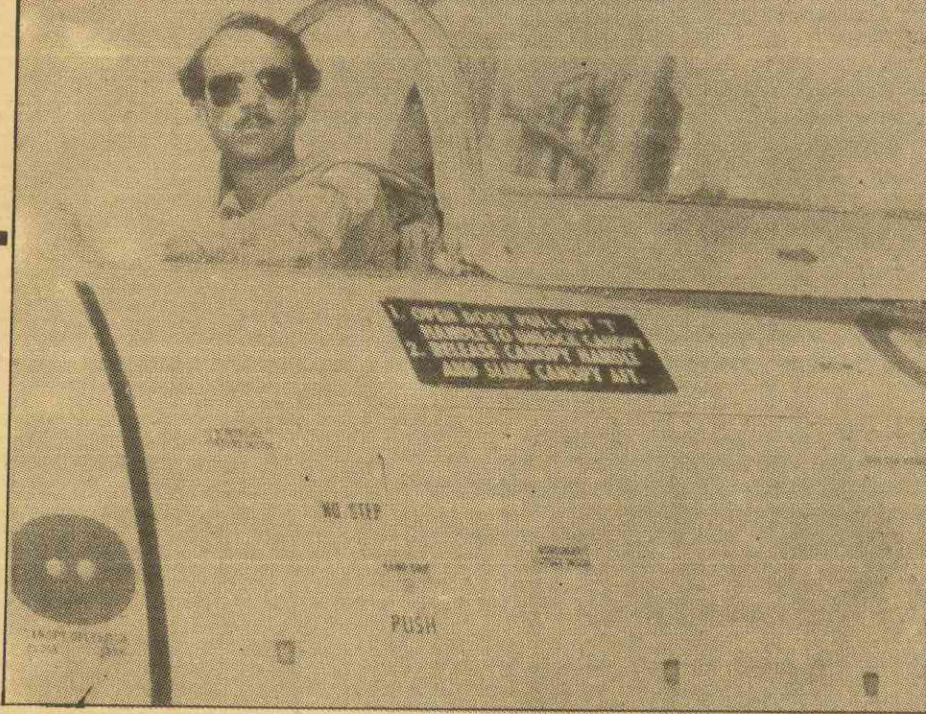
کا امریکی اور روسی پلان دھرا کا دھرا رہ گیا۔ چنانچہ اس موقع پر انہوں نے اقوام متحدہ کو آگے بڑھایا اس نے پاکستان کی مخالفت کے باوجود جنگ بندی کی قرارداد منظور کر لی۔ چین نے اس قرارداد کو امریکی سامراج اور روسی سوشل سامراج کا شرمناک گٹھ جوڑ قرار دیا جس کے ذریعے بھارت کے جارحانہ اقدامات کو چھپانے کی کوشش کی گئی سلامتی کونسل کی قرارداد پر چین کا تبصرہ یہ تھا۔

"پاکستان کے خلاف بھارتی جارحانہ حملے کو چھپانے کی کوشش امریکی اور روسی گٹھ جوڑ کی ایک بدترین مثال ہے سلامتی کونسل نے سامراج اور سوشل سامراج کی دلالی کرتے ہوئے بڑی جلدی قراردادیں پاس کیں۔ حالانکہ بھارت کے رجعت پسند حکمرانوں نے پاکستان پر جارحانہ حملہ کیا تھا، اور پاکستان نے اپنی سلامتی اور دفاع کے لئے ہتھیار اٹھائے تھے۔ یہ خود ساختہ دستاویزات بھارت کے رجعت پسند حکمران ٹولے کو جارح قرار نہیں دیتیں، دوم، وہ پاکستان کو اپنی سلامتی اور دفاع کے لئے ہتھیار اٹھانے کی اجازت نہیں دیتی سوم یہ قراردادیں دوسرے ممالک کو پاکستان کی جائز جدوجہد کی حمایت کرنے سے روکتی ہیں، رہا مسئلہ کشمیر کا تو سلامتی کونسل مسلسل کشمیریوں کے حق خود ارادی کو جان بوجھ کر نظر انداز کر رہی ہے اب یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ امریکی سامراج بھارت کو بچانے اور اس کے گھناؤنے عزائم کو چھپانے کے لئے ہر اقدام کرنے کو تیار ہے سوویت لیڈروں نے نہایت بے شرمی سے اعلانیہ بھارتی رجعت پسندوں کی حمایت کی اور انہیں تحفظ دیا کہ بلکہ انہوں نے امریکی سامراج سے بھی بدترین کردار ادا کیا۔ جب ہی شاستری اور بھارتی پریس نے کہا تھا کہ "سوویت یونین بھارت کے لئے سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوا۔ سلامتی کونسل میں روس نے ہر اس قرارداد اور تحریک کو ماننے سے انکار کر دیا جو بھارت کے لئے قابل قبول نہ تھی۔ اور ہر مرتبہ سوویت یونین نے بھارت کے حق میں اپنا ویٹو استعمال کیا۔"

اور پھر جب ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو جاگیرداروں سرمایہ داروں، اور گماشتہ نوکر شاہی کے نمائندے ایوب خان نے پاکستانی عوام کی خواہشات کے برعکس امریکی سامراج اور روسی سوشل سامراج کے دباؤ میں آ کر تاشقند کانفرنس کی میز پر سروں پر بہنے والا لہو فروخت کر دیا اور پاکستانی عوام نے میدان جنگ میں اپنے لہو جو کچھ حاصل

باقی صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ فرمائیں

۱۳ر جولائی سے
۱۰ر جنوری تک
خبروں کا
انتخاب



اسکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم اپنے سیبر کی نشست میں، انھوں نے تنہا گیارہ بھارتی جہاز ٹھکانے لگائے

کنسورشیم کے اجلاس کے التوا سے تاشقند کے المیہ تک

امریکہ نے کنسورشیم کا اجلاس ملتوی کروا دیا

راولپنڈی - ۱۳ر جولائی ۱۹۶۵ء وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے آج قومی اسمبلی میں انکشاف کیا کہ صدر جانسن نے صدر ایوب خاں کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ امریکہ موجودہ مالی سال کے لئے ماہ ستمبر تک پاکستان کی امداد کے سلسلے میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ ابھی تک امریکی کانگریس کی منظوری حاصل نہیں کی جا سکی ہے۔ انہوں نے خارجہ پالیسی پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مجھے امور خارجہ کے بارے میں ایک نئی تبدیلی کے متعلق اہم اعلان کرنا ہے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ امریکی سفیر مسٹر میکنا گھی نے ۳ر جولائی کو صدر ایوب سے مری میں ملاقات کی اور انہیں صدر جانسن کا ایک مکتوب پہنچایا۔ جس میں امریکی صدر نے لکھا تھا کہ کانگریس نے امداد کی منظوری نہیں دی ہے۔ چنانچہ پاکستان کو امداد دینے والے ممالک کے کنسورشیم کا اجلاس جو ۲۷ر جولائی کو ہونے والا تھا، ۲۷ر ستمبر تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پُرفریب پیش کش

راولپنڈی - ۱۳ر جولائی - ۱۹۶۵ء - وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج قومی اسمبلی کے اجلاس میں خارجہ پالیسی پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بھارت نے پاکستان کو جنگ نہ کرنے کے مُعاہدہ کی جو پیش کش کی ہے، وہ پُرفریب ہے۔ جب تک بھارت نے ہماری سرزمین (کشمیر) پر قبضہ کر رکھا ہے اس کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا مُعاہدہ کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر بھٹو نے بھارت سے سوال کیا کہ وہ چین کو جنگ نہ کرنے کے مُعاہدہ کی پیش کش کیوں نہیں کرتا۔

آزادی کا سودا نہیں کیا جائیگا - صدر ایوب

راولپنڈی - ۱۴ر جولائی (اے پی پی) صدر ایوب خاں نے اعلان کیا ہے ہم امریکہ سے دوستی کے لئے قومی مفاد یا ملک کی سلامتی کو قربان نہیں کریں گے۔ اور امریکہ کوئی بھی طرز عمل اختیار کرے پاکستان ہرگز اپنی آزادی کا سودا نہیں کرے گا۔ انہوں نے آج اسلام آباد میں پاکستان مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی یہ ہے کہ دوست بنائے جائیں، آقا نہیں۔ ہم امریکہ سے دوستی چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی روس، چین اور بھارت کے ساتھ بھی اچھے ہمسایوں جیسے خوشگوار تعلقات رکھنے کے خواہشمند ہیں۔

امریکہ بھارت کو ۵ کروڑ ڈالر کی فوجی امداد دیگا

نئی دہلی۔ ۱۶ر جولائی (د پ پ ا) امریکہ نے بھارت کی فوجی طاقت میں مزید اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح بھارت اپنے ہمسایہ ممالک کے لئے اور زیادہ خطرناک ہو جائے گا۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بھارت اور امریکہ کے درمیان ایک اہم سمجھوتہ طے پایا ہے جس کے تحت امریکہ بھارت کی فوجی طاقت میں اضافہ کر دے گا۔ اور امداد کی فراہمی میں غیر ضروری تاخیر بھی دُور کر دی جائے گی۔ اس سمجھوتے کے تحت امریکہ بھارت کو فضائی دفاع مواصلاتی ساز و سامان، فضائی مواصلات، سڑک بنانے کی مشینری اور پہاڑی ڈویژن تیار کرنے کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔

چین نے پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا

پیکنگ۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۶۵ء۔ امریکی امداد کے ذریعہ پاکستان کو اپنی آزاد خارجہ پالیسی ترک کرنے پہ مجبور کرنا صدر جانسن کی حکومت کی شرمناک بلیک میلنگ ہے امریکی سامراج نے اس مرتبہ بھی اپنی خباثت کو ظاہر کر دیا ہے۔ پیکنگ کے اخبار ڈیلی پیپلز نے پاکستان کی مالی امداد کے سلسلے میں اس ماہ ہونے والی کنسورشیم ممالک کی میٹنگ کے التوا کے امریکی فیصلہ پر ان الفاظ میں اپنے اداریہ میں تبصرہ کیا۔ پیپلز ڈیلی نے مزید لکھا ہے کہ صدر ایوب نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ پاکستان کسی قیمت پر اپنی آزادی اور اقتدار اعلیٰ کا سودا نہیں کرے گا۔ اور وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان بیرونی دباؤ سے اپنی خارجہ پالیسی نہیں بدلے گا۔ پیپلز ڈیلی نے لکھا ہے کہ حکومت پاکستان کو اپنے موقف میں پاکستان کی قومی اسمبلی اور پاکستانی عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ چینی عوام اور حکومت بھی امریکی سامراج کے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کے خلاف پاکستان کی پُرزور حمایت کرتے ہیں۔

امریکہ بھارت کا ساتھ دے رہا ہے۔ صدر ایوب

راولپنڈی۔ یکم اگست۔ ۱۹۶۵ء۔ بھارتی افواج کی طرف سے جموں و کشمیر میں خط متارکہ جنگ کی خلاف ورزیوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اور وادی کے بہادر مجاہدوں کے خلاف ظالمانہ اقدامات بھی بڑھ گئے ہیں۔ ..... جب ہم اپنے دوستوں کے ساتھ دوستی کی ذمہ داریوں کا احترام کرتے ہیں تو ہم ان سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی ان کا احترام کریں گے۔ ہمارے اور امریکہ کے تعلقات اس وقت دشوار گذار مراحل میں داخل ہو گئے تھے جب امریکہ نے واضح مفاہمت کی کھُلی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہم سے مشورہ کئے بغیر بھارت کو بے تحاشا فوجی امداد دینی شروع کی۔ اس پر مستزاد یہ کہ امریکہ نے بھارت سے ایک طویل المیعاد مُعاہدہ کر لیا جس کے مطابق بھارت کو دھڑا دھڑ فوجی امداد دی جا رہی ہے اس کے باوجود ہم امریکہ کو مسلسل سمجھاتے رہے کہ بھارت کو بھاری فوجی امداد دینے سے کس قدر خطرات لاحق ہیں۔ اور ہمیں امید تھی کہ امریکہ ان خطرات کو محسوس کرے گا اور قائل ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ہمارے اندیشے بے بنیاد نہ تھے جس کا ثبوت بلا شک و شبہ اس طرح حاصل ہو گیا کہ گذشتہ تین ماہ کے دوران بھارت نے ہماری سرحدوں پر اپنی ساری فوجیں جمع کر دیں۔ بدقسمتی سے ہم امریکہ کو اپنا ہم خیال بنانے میں ناکام رہے۔ کیونکہ امریکہ نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کا اس طریقہ کار پر برابر کاربند رہنا اس کی عالمی پالیسیوں کے مفاد کے لئے ہے۔ اس پس منظر کی موجودگی میں امریکہ کے صدر جانسن نے ایک پیغام کے ذریعے مجھے اطلاع دی کہ امریکی حکومت نے عالمی بنک سے کہہ کر کنسورشیم کا اجلاس جو ۲۷ر جولائی کو منعقد ہونے والا تھا، ملتوی کروا دیا۔ اس التوا کے لئے بظاہر یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ پاکستان کے تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے اخراجات کی تکمیل کے لئے امریکہ اپنے حصّے کی اقتصادی امداد دینے کا جو وعدہ کرے گا اس سے قبل کانگریس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے بعض دشواریوں اور طریق کار پر قابو پانا ضروری ہے۔ یہ بات انتہائی دلچسپ ہے کہ بھارت کو امداد دینے میں نہ تو کانگریس کا مزاج اور نہ ہی طریق کار کی دشواریاں امریکی حکومت کے راستے میں حائل ہو سکیں۔ یہ امتیاز جس قدر صاف اور واضح ہے، اسی قدر غیر منصفانہ بھی ہے۔

(صدر ایوب کی نشری تقریر کا اقتباس مورخہ یکم اگست ۱۹۶۵ء)

چین نے پاکستان کو بلاسُود قرضے کی پیشکش کر دی

اسلام آباد۔ ۳ر اگست (پ پ ا) چین کے سفیر متعینہ پاکستان مسٹر تنگ کو یو نے آج یہاں کہا کہ چین پاکستان کو بھاری انجینئرنگ پروجیکٹوں کے لئے کسی سود کے بغیر ترقیاتی قرضے دے گا۔ تاکہ آزاد اور خود کفیل معیشت کی تعمیر میں پاکستان کو مدد ملے۔ انہوں نے ایک خصوصی انٹرویو میں مزید کہا کہ چین داخلی امور میں مداخلت اور سامراجی دباؤ کے خلاف افرو ایشیائی ممالک خاص طور پر پاکستان کی حمایت کرے گا۔ ہم خود مختاری کو قائم رکھنے اور معیشت کو ترقی دینے کی جدوجہد میں پاکستان اور دیگر افرو ایشیائی ملکوں کا ساتھ دیتے رہیں گے۔

"صدائے کشمیر" ریڈیو کا قیام

مظفر آباد۔ ۸ر اگست۔ آج ریڈیو آزاد کشمیر نے مقبوضہ کشمیر میں ایک نئے ریڈیو اسٹیشن کی آواز سنی ہے۔ اس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جنگ آزادی شروع ہو چکی ہے۔ بھارت کے چنگل سے مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے ایک انقلابی کونسل قائم کر دی گئی ہے۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے جو کوئی ہمارے کاز سے غداری کرے گا اور آزادی کی جدوجہد سے انحراف کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔ ..... "صدائے کشمیر" کے نشریہ میں بھارت میں تمام نام نہاد مُعاہدے توڑ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور کشمیریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس نازک وقت میں بھرپُور جنگ کے لئے میدان میں نکل آئیں۔

ادھر مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کشتواڑ کے نزدیک سات بھارتی فوجیوں کی پُراسرار ہلاکت اور ڈوڈہ شہر سے چار میل دُور اسلحہ سے بھرے ہوئے ایک فوجی ٹرک میں بم کے دھماکے سے بھارتی فوج میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ چار روز قبل کشتواڑ کے قریب رات کے وقت گشت کرنے والے سات بھارتی فوجی جب صبح تک واپس نہ آئے تو ایک دستہ اُن کی تلاش میں بھیجا گیا۔ جسے فوجیوں کی لاشیں سڑک کے کنارے پڑی ہوئی ملیں۔ ان کی تنخواہ کی کتابیں اور ہتھیار غائب تھے۔

علاقائی انتظامیہ کا خیال ہے کہ فوجی اس علاقے میں پُراسرار چھاپہ ماروں کا شکار ہو گئے ہیں۔

بھارت نے آزاد کشمیر کے علاقوں پر حملہ کر دیا

مظفر آباد۔ ۸ اگست (اپ پ ا) مقبوضہ کشمیر میں مقیم بھارتی فوج نے گذشتہ ماہ کے پہلے پندرہ دنوں میں حدِ متارکہ جنگ کے ساتھ ساتھ معاہدہ جنگ بندی کی ۱۳۴ مرتبہ خلاف ورزی کی۔ مستند ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ واردات، دو میل، راول کوٹ، کوٹلی بھمبر کے علاقوں میں ہوئیں جو آزاد کشمیر کے حصے ہیں بھارتیوں نے اپنے حملوں میں ہلکی اور درمیانہ درجے کی مشین گنیں، رائفلیں، دو اور تین انچ دہانے کی توپیں اور دستی بم استعمال کئے۔ امریکہ کی بنی ہوئی مشین گنوں کا زیادہ استعمال کیا گیا۔ تاکہ حدِ متارکہ جنگ کے نزدیک بھارتی فوجیں خندقیں اور دمدمے و نئی چوکیاں تعمیر کر رہی ہیں اور بارودی سرنگیں بچھا رہی ہیں۔ راول کوٹ کے علاقے میں آٹھ نئی چوکیاں چار روز کے اندر اندر مختلف مقامات پر تعمیر کی گئی ہیں۔ ان تمام خلاف ورزیوں کی رپورٹ کشمیر میں مقیم اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کو بھیج دی گئی ہے۔

مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں اپنی جدوجہد تیز کر دی

نئی دہلی۔ ۹ اگست (اپ پ۔ رائٹر) حکومت بھارت نے اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔ کئی افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے "باغیوں" کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں دو مرتبہ بھارتی کابینہ کا ہنگامی اجلاس ہوا اور مقبوضہ کشمیر کی بغاوت پر غور کیا گیا۔ پہلا اجلاس چار گھنٹے تک اور دوسرا اجلاس جو آج شام ہوا تھا کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ سرکاری اعلان کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کی بغاوت کو کچلنے کے لئے بھارتی فوج کو تیزی سے کمک بھیجی جا رہی ہے۔ خبروں پر سنسر لگا دیا گیا ہے۔ اور سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں بھارت نے الزام لگایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل اور صدائے کشمیر ریڈیو کا قیام پاکستان کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اور حکومت پاکستان چار دن سے اپنے فوجیوں کو بڑی تعداد میں مقبوضہ کشمیر بھیج رہی ہے۔ جنہوں نے توڑ پھوڑ کی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ سرینگر سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حریت پسندوں نے سرینگر سے چار میل دور نشاط باغ کو جہاں مرزا افضل بیگ نظر بند ہیں گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور انہیں رہا کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بھارتی فوج سے جنگ جاری ہے اور ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے سرحدی دیہات خالی کرانے کے بعد مورچے سنبھالنے شروع کر دیئے ہیں۔ آج محاذِ رائے شماری کی اپیل پر پورے مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ منایا گیا۔

آزاد کشمیر نے مجاہدین کی حمایت کا اعلان کر دیا

راولپنڈی ۹ اگست (اپ پ) آزاد کشمیر کے صدر نے آج یوم سیاہ کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی انقلابی کونسل کو آزاد کشمیر کی جانب سے سامان جنگ اور جوانوں کی امداد دی جائے گی اور جس قسم کی امداد انقلابی کونسل کو درکار ہو گی وہ کونسل کو دی جائے گی۔

بھارت کو سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ بھٹو

ڈھاکہ۔ ۹ اگست (اپ پ) وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی تمام فوجیں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ اور معمولی سی چنگاری سے زبردست جنگ چھڑ جائے گی۔ انہوں نے بھارتی حکمرانوں سے کہا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کریں۔ اور بھارتی مسلمانوں کی وحشیانہ بے دخلی کو بند کیا جائے تاکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان پُرامن اور دوستانہ تعلقات قائم ہو سکیں۔

مجاہدین آزادی کئی علاقوں پر قبضہ کر کے سرینگر تک پہنچ گئے

مظفر آباد۔ ۱۰ اگست (رائٹر۔ اپ پ) آج یہاں موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین آزادی جنہوں نے مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل کی کمان بھارتی سامراج کے خلاف جنگ شروع کی ہے بہت سے علاقوں پر قبضہ کرتے ہوئے سرینگر تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اب سرینگر کے گرد و نواح میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اڑی، نیتوال، پونچھ کے بیشتر علاقوں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ سرینگر کے نواحی علاقوں میں بھارتی فوج کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے اور کسی وقت بھی مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر پر حملہ کر دیا جائے گا۔ بڑے بڑے افسروں نے وہاں سے بھاگنا شروع کر دیا ہے۔ مجاہدین نے مختلف علاقوں میں ۱۹ اہم پل اور کئی سرکاری عمارتیں تباہ کر دیں۔ دو اسکولوں میں جہاں بھارتی فوج مقیم تھی آگ لگا دی گئی۔ جس کی وجہ سے بہت سے بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ غلام صادق نے حکومت بھارت کے مشورے سے پورے مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں کے باعث بعض علاقوں میں نظام مواصلات درہم برہم ہو گیا اور سرینگر و جموں کے درمیان ٹریفک بند کر دی گئی۔

وزیر اعظم بھارت مسز شاستری نے بھارتی فوج کو حریت پسندوں پر اندھا دھند فائرنگ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس حکم کے ملتے ہی بھارتی فوجیوں نے کئی علاقوں میں بے گناہ کشمیریوں پر گولیاں چلائیں۔ متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔

بھارتی خبر رساں ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا نے خبر دی ہے کہ کل پونچھ میں چھ گھنٹے جنگ ہوئی۔ دریں اثنا بھارتی فوجوں کو برابر کمک پہنچائی جا رہی ہے۔ بھارت کے گوشہ گوشہ سے طیاروں کے ذریعے مسلح فوجیں مقبوضہ کشمیر روانہ کی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ وہاں پہلے ہی چھ ڈویژن فوج موجود ہے۔

صدائے کشمیر ریڈیو سننے پر پابندی

نئی دہلی۔ ۱۰ اگست (اپ پ ا) مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے صدائے کشمیر ریڈیو سننے والوں کو گرفتار کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ کشمیری عوام انقلابی کونسل کے قائم کردہ اس ریڈیو اسٹیشن کی نشریات سے گہری دلچسپی

لے رہے ہیں اور پابندی سے یہ ریڈیو سنتے ہیں۔ پولیس نے سرینگر میں بیس افراد کو اس ریڈیو کی نشریات سننے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔

کسی قوم کو غلام بنا کر رکھا جائیگا تو وہ ضرور بغاوت کریگی (بھٹو)

راولپنڈی۔ ۱۰ اگست (پ پ ا) وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج شب یہاں کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا الزام پاکستان پر نہیں لگایا جا سکتا۔ انہوں نے بھارت کے اس الزام کی سختی سے تردید کی کہ مقبوضہ کشمیر کی بغاوت میں پاکستان کا ہاتھ ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں جو واقعات پیش آ رہے ہیں پاکستان کو اس میں کیونکر ملوث کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پہلا موقع نہیں کہ کشمیری عوام نے اپنی غلامی کے خلاف بغاوت کی ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کسی قوم کو غلام بنایا گیا تو اس نے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی جدوجہد کی۔ کشمیری عوام بھی دنیا کے دوسرے لوگوں سے مختلف نہیں ہیں۔ وہ گذشتہ ۱۷ برس سے آزادی کی تحریک چلا رہے ہیں۔ اور اب انہوں نے اپنی جدوجہد آزادی کو تیز کر دیا ہے۔ اس بغاوت کی ذمہ داری پاکستان پر نہیں ڈالی جا سکتی۔

کشمیری جانبازوں نے ایک ہزار بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا

نئی دہلی۔ ۱۱ اگست (اپ پ) بھارتی مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی نے گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں اپنے حملے تیز کر دیئے۔ ان جانبازوں نے ایک ہزار بھارتی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ مزید بارہ سڑکیں اور پل تباہ کر دیئے گئے۔ کئی علاقوں میں نظام مواصلات درہم برہم کر دیا گیا۔ سری نگر کو مجاہدین کے حملہ سے بچانے کے لئے بھارتی فوج نے سخت ناکہ بندی کر دی ہے۔ اور مجاہدین کا سراغ لگانے کے بہانے گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے۔ اس مہم کے دوران بہت سے مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ مجاہدین نے سرینگر کے ہوائی اڈے اور ریڈیو اسٹیشن پر حملے کئے۔ نواحی علاقوں میں اُن کا مکمل کنٹرول ہے۔

آل انڈیا ریڈیو نے اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور دیہاتی عوام مجاہدین سے مل گئے ہیں۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین نے بڑی تعداد میں بھارتی کتوں کا صفایا کر دیا ہے اور ان کی جنگ آزادی الجزائریوں کی جنگ آزادی سے زیادہ دیوانہ ہو گی۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ سری نگر میں بھگدڑ مچ گئی ہے۔ دشمن اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا ہے اور فتح ہمارے قدم چوم رہی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کی تازہ شورش شاستری کی غلط اور سخت پالیسی کا نتیجہ ہے

لندن۔ ۱۱ اگست۔ برطانوی اخبارات نے کشمیر کی تازہ صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اور بھارت کا یہ پروپیگنڈہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی حالیہ بغاوت میں پاکستان یا پاکستانیوں کا ہاتھ ہے۔ برطانیہ کے موقر اخبار ڈیلی ٹیلی گراف نے اپنے اداریہ میں صاف صاف کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سول نافرمانی کی حالیہ تحریک اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ ریاست کے باشندے حکومت سے مطمئن نہیں ہیں۔ ٹیلیگراف نے اس کی ذمہ داری بھارتی وزیر اعظم پر عاید کی ہے جو گذشتہ آٹھ ماہ سے کشمیر پر بھارت کی گرفت سخت کرنے کے اقدامات میں مصروف ہیں۔

سرینگر میں گھمسان کی جنگ، کئی محاذوں پر حریت پسندوں کی فتح

نئی دہلی۔ ۱۲ اگست (رائٹر۔ اپ پ) آج صبح سے مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں مجاہدین آزادی اور بھارتی فوجوں کے درمیان گھمسان کی

روپیہ بچانا
اب وقت کی اہم ترین
ضرورت ہے
ملک کو آپ کی بچت کی پہلے
سے بھی زیادہ ضرورت ہے

روپیہ بچائیے
کل کام آئیگا۔
حبیب
بینک
پاکستان میں ۷۵۰ سے زائد شاخیں

جنگ ہو رہی ہے۔ مجاہدین نے سرینگر کے ہوائی اڈہ کے قریب ایک سپلائی ڈپو، ایک پولیس چوکی اور پیٹرول کے ایک ذخیرے کو تباہ کر دیا۔ سری نگر کو لداخ کے دارالحکومت لیہ اور بارہ مولا سے بالکل منقطع کر دیا گیا ہے۔ کئی مقامات پر بھارتی فوج سے مجاہدین کی خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں سینکڑوں بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین کو بھی جانی نقصان پہنچا۔ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں چھ پل تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ راجوڑی اور اوڑی کے علاقوں میں دو جھڑپوں کے دوران پچاس بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ سری نگر اور بارہ مولا کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔

سری نگر میں پولیس لائنز پر مجاہدین کا زبردست حملہ،

۵ گھنٹے تک گھمسان کی جنگ

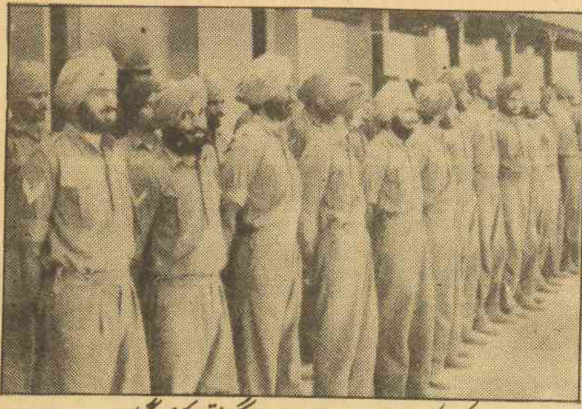
راولپنڈی۔ ۱۳ اگست۔ (اپ پ) مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سرینگر اور ریاست کے دوسرے بڑے شہر جموں کے نواحی علاقے میں آج بھی کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج و پولیس کے درمیان زبردست جنگ جاری ہے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے خبر دی ہے کہ گوریلا مجاہدین نے آج سری نگر کے مضافات میں مگر ملی باغ کے نزدیک پولیس لائنز پر زبردست حملہ کیا۔ اور بھاری نقصان پہنچایا۔ حملے کا آغاز رات کے ڈیڑھ بجے ہوا۔ اور چھ بجے صبح تک گولیوں کی بارش ہوتی رہی۔ آل انڈیا ریڈیو نے بھی اس حملہ کا اعتراف کر لیا ہے۔

مجاہدین نے تمام پُل تباہ کر کے سرینگر کو باقی دنیا سے کاٹ دیا

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست (رائٹر۔اپ پ) مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کی انقلابی کونسل نے صدائے کشمیر ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین آزادی نے تمام پُل تباہ کر کے سرینگر کو باقی دنیا سے کاٹ دیا ہے۔ اور اب اس شہر کے بازاروں اور محلوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ مجاہدین نے بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر، پیٹرول کے ذخیروں، رسد کے ڈپوؤں اور بہت سی سرکاری عمارتوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ صرف شہر سرینگر میں ڈیڑھ سو بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ وادی کشمیر کا نظم و نسق تباہ ہو گیا ہے۔ اور کئی مقامات پر بھارتی فوج کا نظام مواصلات بھی درہم برہم کر دیا گیا۔ بھارتی فوجیوں نے سرینگر کے حملہ سے پسپا ہوتے وقت دو سو مظلوم کشمیریوں کو زندہ جلا دیا۔ مجاہدین اب ہر محاذ پر فتح حاصل کر رہے ہیں۔ بھارتی فوج کے پاؤں اُکھڑ چکے ہیں۔ وہ بدحواسی کے عالم میں اپنا اسلحہ چھوڑ کر بھاگ رہی ہے۔

ہماری کوئی نہیں سُنتا (اندرا گاندھی)

نئی دہلی۔ ۱۵ اگست (اپ پ) بھارتی وزیر اطلاعات و نشریات مسز اندرا گاندھی نے شکایت کی ہے کہ کسی بھی ملک نے گوریلا چھاپہ مار جنگ کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ جب کہ بھارت کا موقف یہ ہے کہ پاکستان



کچھ سکھ جوان، جو محاذِ لاہور پر گرفتار کئے گئے

نے چھاپہ مار جنگ شروع کرائی ہے۔ وہ ہی کشمیریوں کو بغاوت پر اُکسا رہا ہے۔ اور اس نے کشمیریوں کو سامان رسد اور اسلحہ مہیا کیا ہے۔

اوتھان نے کشمیر رپورٹ طلب کر لی

اقوام متحدہ۔ ۱۵ اگست (اپ پ۔ رائٹر) اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے کشمیر میں تعینات مبصرین سے کہا ہے کہ وہ محاذ جنگ کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق جلد سے جلد اپنی رپورٹ ارسال کریں۔ انہوں نے جنگ بندی لائن پر ہونے والی مسلسل جھڑپوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ پاکستان اور بھارت کو موجودہ صورت حال میں انتہائی صبر و ضبط سے کام لینا چاہیئے۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا صبر و ضبط سے مراد یہ ہے کہ پاکستان صورت حال کو زیادہ سنگین نہ بنائے اور بھارت کشمیر میں کوئی جوابی کارروائی نہ کرے۔

سرینگر کو بچانے کے لئے بھارتی طیاروں نے

مجاہدین پر بمباری شروع کر دی

نئی دہلی۔ ۱۶ اگست (اپ پ۔ رائٹر) مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت پر مجاہدین آزادی کی فتح کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ اور بھارتی فوجوں کو اب سرینگر کو بچانے کے لئے حریت پسندوں کے خلاف طیاروں اور توپوں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ مجاہدین آزادی سرینگر کا محاصرہ کر چکے ہیں۔ بھارتی توپخانے پیدل فوج اور فضائیہ کے مشترکہ حملوں کے باوجود سرینگر اور اس کے اطراف میں اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھارتی فوج کو بری راستوں سے کمک ملنے کے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اب دارالحکومت میں طیاروں کے ذریعہ فوج اُتاری جا رہی ہے۔ آج مجاہدین کے مورچوں پر بھارتی طیاروں نے بمباری بھی کی۔

کارگل میں آزاد کشمیر کی تین چوکیوں پر بھارتی فوج کا پھر قبضہ

راولپنڈی۔ ۱۶ اگست (اپ پ) بھارتی فوجیں جنگ بندی لائن پار کر کے آزاد کشمیر کے علاقے کارگل میں داخل ہو گئیں۔ اور انہوں نے زبردستی تین چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اسی سال مئی میں بھی بھارت نے ان چوکیوں پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی مداخلت پر اس نے

یہ چوکیاں خالی کر دی تھیں۔

چینی افسران مجاہدین آزادی کی کمان کر رہے ہیں، شاستری کی گپ

نئی دہلی ۔ ۱۶ اگست ۔ آج بھارتی اخبار انڈین ایکسپریس نے خبر دی ہے کہ وزیراعظم لال بہادر شاستری نے کل نئی دہلی میں حزب اختلاف کے قائدین سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ کشمیر پر پاکستان کا موجودہ حملہ آزاد کشمیر میں تعینات چینی فوجی افسروں کی رہنمائی میں کیا گیا ہے اور مجاہدین آزادی کی کارروائیوں پر انہی کا کنٹرول ہے۔ پاکستانی مجاہدین نے کشمیر میں جنگ کے لئے جو طریقے اختیار کئے ہیں ۔ وہ سب چینی انداز کے ہیں۔

کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے چین پاکستان کے ساتھ ہے

پیکنگ ۔ ۱۷ اگست (پی پی) زراعت شماری کے کمشنر مسٹر محمد مسعود نے کل یہاں وزیراعظم چو این لائی سے ملاقات کی۔ مسٹر مسعود چین کے زرعی نظام کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی وزیراعظم نے کہا کہ ان کچھ اور آزاد کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کا مؤقف درست ہے چین اس کی پوری حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سامراج اور بھارتی رجعت پسندوں کے خلاف دو محاذوں پر لڑ رہا ہے ۔ انہوں نے بھارت کو اسلحہ دینے والے مغربی سامراجیوں کی بھی مذمت کی۔

کشمیری جانبازوں نے سری نگر ایئرپورٹ پر

چاروں طرف سے حملہ کر دیا

مظفر آباد ۔ ۱۷ اگست (رائٹر اے پی) آج مجاہدین آزادی نے سری نگر ہوائی اڈے پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ بھارتی فوجی ٹینکوں اور توپوں سے اس ہوائی اڈے کی حفاظت کر رہی ہے ۔ لیکن مجاہدین زبردست گولہ باری کے باوجود پیش قدمی کر رہے ہیں ۔ بھارتی ٹینک ، توپیں اور طیارے ابھی تک مجاہدین کی پیش قدمی کو روک نہیں سکے ہیں ۔ شہر میں بھارتی فوجوں نے خندقیں کھود لیں۔ طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئیں اور ٹینک لگا دیئے گئے ہیں۔ بکتر بند گاڑیاں گشت کر رہی ہیں ۔ پورا دارالحکومت میدان جنگ بن گیا ہے ۔ اور گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ۔ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں ہر محاذ پر مجاہدین نے شاندار فتح حاصل کی ۔ انہوں نے بھارت کی آٹھ چوکیوں پر قبضہ کر لیا ۔ اور سینکڑوں فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بہت سے اسلحہ پر بھی مجاہدین نے قبضہ کر لیا ۔ ان جھڑپوں میں بھارتی فوج کا ایک بریگیڈیئر ہلاک ہو گیا۔

جموں کے قریب مجاہدین نے بھارتی فوج

کی پوری بٹالین کا صفایا کر دیا

مظفر آباد ۔ ۱۸ اگست (رائٹر ۔ اے پی) مجاہدین آزادی نے آج مقبوضہ کشمیر کے کئی علاقوں میں بھارتی فوج پر زبردست حملے کئے ۔ ان حملوں میں دشمن کے سینکڑوں فوجی مارے گئے ۔ جموں کے قریب ایک بھارتی بٹالین کا صفایا کر دیا گیا ۔ اور سری نگر میں مجاہدین کے مورچوں پر بھارتی فوجوں کا بھرپور حملہ پسپا کر دیا گیا۔ کئی محاذوں پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ۔ مجاہدین نے بارہ مولا کے قریب بھارتی فوج کے ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر تباہ کن حملہ کیا۔ صدائے کشمیر ریڈیو کے مطابق اس حملے میں ۳۳ بھارتی مارے گئے جن میں ایک کرنل ، ایک لفٹیننٹ کرنل اور ایک کیپٹن بھی شامل ہے ۔

بھارتی حکمرانو! جنگ کی دھمکی دینا بند کر دو

وزیر خارجہ بھٹو کا انتباہ

کراچی ۔ ۱۹ اگست ۔ (پ پ ا) مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج بھارت کو انتباہ کیا کہ وہ جنگ کی باتیں کرنے سے احتراز کرے ۔ وہ اس طرح مسئلہ کشمیر حل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ وزیر خارجہ نے آج شام اپنی قیامگاہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس قسم کی دھمکیوں کے عادی ہو چکے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ ۱۸ سال بلکہ حصول آزادی سے پہلے سے یہ دھمکیاں سنتے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ پاکستانی عوام ان دھمکیوں کا مقابلہ کرنے کو پوری طرح تیار ہیں۔ اور بھارت ، گوادر ، حیدر آباد اور جوناگڑھ کی طرح کشمیر پر طاقت کے زور پر قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے گا۔

پاکستان کو کشمیر میں بغاوت کرانے کی

بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی ، شاستری

نئی دہلی ۔ ۱۹ اگست (اے پی ۔ رائٹر) بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری نے آج پارلیمنٹ میں الزام لگایا کہ پاکستان نے کشمیر میں گوریلا جنگ شروع کر دی ہے ۔ لیکن اُسے اپنی خطرناک کارروائیوں کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی ۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان نے چھاپہ ماروں کے ذریعے مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کرانے کی جو کوشش کی ہے اُسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

اوتھان کشمیر رپورٹ شائع نہیں کرینگے

اقوام متحدہ ۔ ۱۹ اگست (اے پی ۔ رائٹر) آج اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کشمیر کی صورت حال کے بارے میں کوئی رپورٹ یا بیان جاری رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے ۔ ترجمان نے مزید کہا کہ اوتھان نے بھارت اور پاکستان کے نمائندوں سے گہرا رابطہ قائم کر رکھا ہے ۔

پاکستان پر ناجائز پرواز کرنیوالے بھارتی طیاروں کو گرا لیا جائیگا

راولپنڈی ۔ ۲۰ اگست (اے پی) آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے

کہ بھارت کی فضائی فوج کے جیٹ لڑاکا طیاروں اور بری فوج کے ہلکے طیاروں نے گذشتہ دس روز میں ایک درجن سے زیادہ مرتبہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزیاں پر بھارت سے سخت احتجاج کر رہی ہے۔ جس میں حکومت بھارت کو خبردار کیا جائے گا کہ ان واقعات کے خطرناک نتائج نکلیں گے۔ آزاد کشمیر اور پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزیوں کا نیا سلسلہ اس وقت شروع ہوا تھا۔ جب ۱۰ راگست کو بھارتی طیارہ نے کارگل کے علاقے پر ناجائز پرواز کی۔ ۱۲ راگست کو دو انجنوں والا ایک لڑاکا طیارہ جو غالباً کینبرا بمبار تھا قصور اور اس کے شمالی علاقے میں دیکھا گیا۔ اسی روز بھاولنگر کے سرحدی علاقہ پر ایک اور جیٹ لڑاکا طیارہ نے جاسوسی کے لئے پرواز کی۔

مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجوں کا اجتماع

کراچی۔ ۲۰ راگست۔ (اپ پ) آج ریڈیو پاکستان نے خبر دی ہے کہ بھارت نے مشرقی پاکستان کی سرحد پر اپنی فوج لگانی شروع کر دی ہے۔ ریڈیو نے اپنے نامہ نگار متعینہ راجشاہی کے حوالہ سے مزید کہا ہے کہ بھارت اپنی باقاعدہ فوج کو پوری سرحد پر تعینات کر رہا ہے۔ اور اس کی یہ کارروائی متنازعہ رن کچھ کے متعلق پاکستان اور بھارت کے حالیہ معاہدے کے منافی ہے

انقلابی فوج نے ضلع بارہ مولا کو بھارت کے چنگل سے آزاد کرالیا

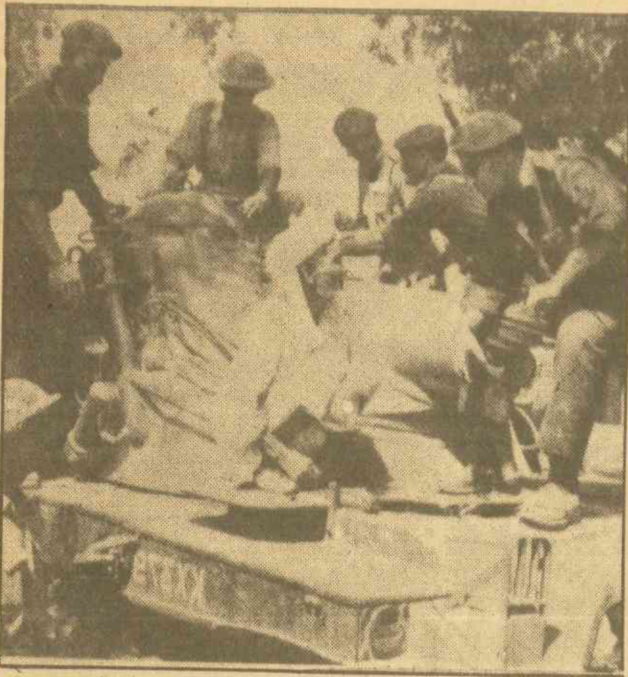
مظفر آباد۔ ۲۱ راگست (اپ پ) کشمیری حریت پسندوں نے ضلع بارہ مولا کے بیشتر علاقہ کو بھارتی فوجوں کے قبضہ سے آزاد کرالیا ہے۔ جنگ بندی لائن کی دوسری جانب سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق گذشتہ تین دن کے اندر حریت پسندوں کی تعداد میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ اور مقبوضہ ریاست کے پانچ علاقوں میں مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان خونریز تصادم جاری ہے۔ جن میں ۱۱۳ بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔

مجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں چھمب کے علاقے پر قبضہ کرلیا

راولپنڈی۔ ۲۳ راگست (اپ پ۔ رائٹر) آج یہاں موصول ہونیوالی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین آزادی نے مقبوضہ کشمیر میں دو روز کی



بھارتی بھگوڑے اپنے دیوتا اور دیویاں بھی چھوڑ گئے



ایک پاکستانی بڑے میاں بھارتی ٹینک پر بیٹھے ہوئے پاکستانی فوجیوں سے گفتگو کر رہے ہیں

خونریز جنگ کے بعد چھمب پر قبضہ کرلیا۔ ایک کرنل، چار میجر اور ایک ہزار بھارتی فوج کے سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ مجاہدین نے مختلف علاقوں میں تین بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ ایک پولیس اسٹیشن اور ایک بھارتی فوجی قافلہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ راجوڑی اور بارہ مولا کے قریب دو خونریز جھڑپوں میں ایک سو بیس بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

شاستری نے پاکستان پر حملہ کرنیکی دھمکی دیدی

نئی دہلی۔ ۲۳ راگست۔ بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے دھمکی دی ہے کہ بھارت نے اگر مناسب سمجھا تو وہ پاکستان پر حملہ کر دے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج دونوں ممالک جنگ کے اور قریب آگئے ہیں۔ اور برصغیر کی تقسیم کے بعد سے اتنی سنگین صورت حال نہیں پیدا ہوئی تھی جتنی اب ہے۔ انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ دونوں ممالک میں کسی وقت جنگ چھڑ جائے گی۔ بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق مسٹر شاستری نے ہفتہ کے روز نئی دہلی میں امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کو ایک انٹرویو دیا جس میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے اپنی جارحیت کو قائم رکھا تو بھارت اپنی کارروائیوں کو دفاعی اقدامات تک محدود نہیں رکھے گا۔ بلکہ آگے بڑھ کر پاکستان پر حملہ کر دے گا۔ ہم ہمیشہ اپنے اصل رویے کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ کہ پاکستانیوں کو اپنے علاقے سے پیچھے دھکیلتے رہیں۔ اگر پاکستانیوں نے اپنی حرکتیں جاری رکھیں تو ہم جنگ کو اپنی سرحد تک محدود رکھیں گے بلکہ آگے بڑھ کر حملہ کریں گے اور جنگ کو اپنے حریف کے علاقے تک پھیلا دیں گے۔

پاکستان کی امداد بند کر دی جائے گی۔ امریکہ

لندن۔ ۲۴ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے برطانوی حکومت کو مطلع

کردیا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں بغاوت کا ذمہ دار صرف پاکستان ہے اور پاکستان کو اس بغاوت میں حصہ لینے سے روکنے کے لئے طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے اس کی فوجی اور مالی امداد بند کر دی جائے۔ اُدھر برطانوی حکومت نے امریکہ کو اطلاع دی ہے کہ وہ کشمیر کی صورت حال کے پیش نظر امریکی تجزیہ سے اتفاق نہیں کرتی۔ اور اگر امریکی امداد معطل کر دی گئی تو اس سے دونوں ممالک کے تعلقات پر بُرا اثر پڑے گا۔

روس نے پاکستان اور بھارت کے درمیان مصالحت کرانے کی پیش کش کر دی

ماسکو۔ ۲۴ اگست (اے پی اے۔ اف پی) روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان اخبار ''پراودا'' نے آج لکھا ہے کہ روسی حکومت پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔ اخبار کے سیاسی مبصر نے آج ایک مضمون میں لکھا ہے کہ پاک بھارت تعلقات کی مزید ابتری دونوں ممالک کے عوام کے لئے بڑے مصائب کا باعث ہوگی۔ اور ایشیا کا امن تباہ ہو جائے گا۔

بھارت نے پاکستان سے جنگ کی تیاریاں مکمل کر لیں

نئی دہلی۔ ۳۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے پاکستان سے کھل کر جنگ کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ تمام فوجی افسران اور سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس کا انکشاف کرتے ہوئے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی فوج کو اس کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ کشمیر میں جو چاہیے کرے اور ضرورت پڑے تو آزاد کشمیر کے علاقوں کے اندر گھس جائے۔ بھارتی کابینہ نے اس قسم کا اختیارات مسلح فوج کو دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر یہاں کے مبصرین نے سخت تشویش ظاہر کی ہے۔

پاکستانی فوج مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گئی۔

راولپنڈی۔ یکم ستمبر (اپ پ) کشمیر میں جنگ بندی لائن پر اور پاکستان کے سرحدی علاقوں میں بھارت کی مسلسل جارحانہ سرگرمیوں سے مجبور ہو کر پاکستان کو آج جوابی کارروائی کرنا پڑی۔ اور اس کی فوج مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گئی۔ پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ آج بھارتی فضائی فوج پسپا ہونے والی بھارتی فوج کی مدد کے لئے حرکت میں آ گئی۔ جب اس کے طیارے حملہ کرنے کے لئے آزاد کشمیر کے علاقے میں داخل ہوئے تو ان میں سے چار جیٹ لڑاکا بمبار طیاروں کو مار گرایا گیا۔ یہ طیارے تباہ ہو کر پاکستانی اور آزاد کشمیر کی فوج کے عقب میں جا گرے۔

۵۰ لاکھ انڈونیشی نوجوانوں نے جہاد کشمیر میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا

جکارتہ ۳ ستمبر (رائٹر۔ اپ پ) کشمیر میں بھارتی پالیسی کے خلاف آج یہاں



مسونا
ب اق
سکے
ناتتح

بھارتی سفارت خانے کے سامنے ایک ہزار سے زائد افراد نے مظاہرہ کیا۔ اور ''بھارت کو کچل دو'' کے نعرے لگائے۔ یہ مظاہرہ ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ مظاہرین ہاتھوں میں میگا فون لئے ہوئے تھے اور بھارت کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ اے ایف پی کی اطلاع کے مطابق اس مظاہرے میں پندرہ سو انڈونیشی مسلمانوں نے حصہ لیا ان میں زیادہ تر نوجوان اور طلباء تھے مظاہرین کے ایک ترجمان نے بتایا کہ انڈونیشیا کے پچاس لاکھ نوجوان کشمیر جانے کو تیار رہیں، تاکہ کشمیری عوام کی دلیرانہ جدوجہد آزادی میں مدد کر سکیں

چین نے جہاد آزادی کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا

کراچی۔ ۴ ستمبر، عوامی جمہوریہ چین کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مارشل چن ای نے آج رات یہاں اعلان کیا ہے کہ چینی عوام کو کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی سے نہ صرف گہری ہمدردی ہے بلکہ وہ کشمیری عوام کی مکمل حمایت کرتے ہیں، رات گئے یہاں چینی سفارت خانے میں ایک پریس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام بھارتی ظالمانہ اقتدار کے خلاف منصفانہ جدوجہد میں مصروف ہیں مارشل چن ای نے کہا ہم بھارتی اشتعال انگیزیوں اور جنگ بندی لائن کی مسلح خلاف ورزیوں کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور پاکستان کے منصفانہ اقدامات کی مکمل حمایت اور تائید کرتے ہیں۔

بھارت کا اہم فوجی مرکز جوڑیاں فتح کر لیا گیا۔

راولپنڈی ۵ ستمبر (اپ پ) پاک آزاد فوجوں نے آج کشمیر میں دشمن کے ایک اہم فوجی مرکز جوڑیاں پر قبضہ کر لیا۔ اور مزید پیش قدمی جاری ہے۔ اب اکھنور ان کی زد میں ہے اور جموں بارہ میل دور رہ گیا ہے۔ آزاد فوجیں جنگ بندی لائن سے تقریباً بیس میل تک آگے بڑھ چکی ہیں۔ بھارتی فوجیں زبردست

سرحدوں پر بہنے والا شہیدوں کا خون

تاشقند میں فروخت کر دیا گیا

نعیم آروی

"آخری فتح تک جنگ جاری رہے گی۔"

"ہم اپنے مادر وطن کے لئے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے۔ بھارت کے توسیع پسند حکمران ٹوٹے کے سامنے سر نہ جھکائیں گے۔"

۶ ستمبر ۱۹۶۵ کو بھارت نے بین الاقوامی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان کے عوام اپنے تمام اندرونی اختلافات بھلا کر ایک ہو چکے تھے ان کے سامنے صرف ایک مقصد تھا۔ عظیم الشان قربانیوں سے حاصل کئے ہوئے وطن کی حفاظت۔ آزمائش کی گھڑی میں عوام نے اپنا تاریخی کردار ادا کر کے ثابت کر دیا کہ طاقت کا اصلی سرچشمہ وہی ہیں۔ پاکستان پر بھارت کے بزدلانہ حملے سے عوام کے اندر جوش و خروش کا لاوا ابل رہا تھا۔ وطن کے چپے چپے پر ایک ہی نعرہ گونج رہا تھا۔ "آخری فتح تک جنگ جاری رہے گی۔"

پاک بھارت سرحدوں پر گھمسان کا رن پڑا تھا۔ توپ کے دہانے کھلے تھے۔ آگ اور خون کی بارش تھی۔ ٹینکوں کی یورش تھی۔ بارود کے لرزہ خیز دھماکے تھے۔ اور مشین گنوں سے تڑتڑاتی گولیاں جوانوں کو خاک و خون میں لتھڑا رہی تھیں۔ جنگ شباب پر تھی۔ بھارت کے حملے کا جواب اس کی سرحدوں پر دیا جا رہا تھا۔

بین الاقوامی صورتحال

پاک بھارت جنگ کے بارے میں عالمی طاقتوں کا رویہ جانبدارانہ رہا۔ چند روز وہ اس انتظار میں رہیں کہ شاید بھارت کا پلہ بھاری پڑ جائے۔ من مانی کارروائی کا موقع ہاتھ آئے گا اور پاکستان سے اس کی منہ زوری کی قیمت وصول کی جائے گی۔ مگر ان کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ چند دنوں کی جنگ نے بھارت پر پاکستان کی برتری ثابت کر دیا۔ امریکہ اور برطانیہ بھارت نوازی میں اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ وہ خود ایک فریق بن گئے۔ جنگ کے دوران وہ بھارت کو مسلسل فوجی امداد دیتے رہے حالانکہ سیٹو اور سنٹو کے فوجی معاہدے کے تحت انہیں پاکستان کی اخلاقی اور مادی امداد دینی چاہیئے تھی۔ دونوں بڑی طاقتوں نے پاکستان کو دی جانے والی فوجی امداد بند کر دی۔ اور سیٹو سنٹو کے تحت اقتصادی امداد پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ سوویٹ یونین کشمیر کے مسئلے پر شروع ہی سے بھارت کا ساتھ دیتا آیا تھا۔ جنگ کے دوران بھی وہ بھارت نواز ثابت ہوا۔ مگر اس بار وہ بہت محتاط رہا۔

چین

امریکہ، برطانیہ اور روس کے برعکس عوامی جمہوریہ چین نے کھل کر پاکستان کا ساتھ دیا۔ چین نے اعلان کیا کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے مؤقف کی حمایت کرتا ہے۔ بھارت نے پاکستان کی سرحدوں پر حملہ کر کے سنگین قدم اٹھایا ہے۔ چین کے بہتر کروڑ عوام اس جنگ میں پاکستان کے ساتھ ہیں۔ ۱۶ ستمبر کو چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا۔ چین کے الٹی میٹم سے بھارت کے علاوہ بڑی طاقتیں بوکھلا گئیں۔

۱ ستمبر کو سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی قرارداد پاس کی۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا "پاکستان سلامتی کونسل والی قرارداد کو غیر تسلی بخش سمجھتا ہے۔ لیکن امن اور مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے جو تنازعہ کی اصل وجہ ہے جنگ بندی قبول کرتا ہے۔"

۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو رات تین بجے جنگ بندی ہوگئی۔ سرحدوں پر عارضی خاموشی چھا گئی مگر آنکھیں جاگ رہی تھیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک بار پھر جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اقوام متحدہ کو الٹی میٹم دیا۔ "کشمیر کے مسئلے پر نتیجہ خیز بحث کی جائے۔ بصورت دیگر پاکستان اپنا مندوب واپس بلانے پر مجبور ہوگا۔" اقوام متحدہ پر اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ حسب سابق گھونگھے کی مانند رینگتا رہا۔ ملک میں امریکہ اور برطانیہ کی پاکستان دشمنی کے خلاف نفرت برابر بڑھ رہی تھی۔ کیونکہ امریکہ اور برطانیہ نے پاکستان کو فوجی امداد بند کر دی تھی۔ سلامتی کونسل کی اپیل پر پاک بھارت کے درمیان فوری جنگ بندی ہوگئی۔ مگر اس کے بعد اقوام متحدہ نے مسئلہ کے تصفیئے میں کوئی مؤثر کردار ادا نہ کیا۔ امریکہ اور برطانیہ کی جانبداری بھی کھل کر سامنے آچکی تھی۔ چنانچہ دونوں ملک بھی اس پوزیشن میں نہ تھے کہ وہ آگے آتے اور دونوں ملکوں کے درمیان کسی قابل عمل فارمولے پر سمجھوتہ کراتے۔ چین خاموش رہا۔ فیصلہ پاکستان کو کرنا تھا۔ اسے از سر نو اپنی خارجہ پالیسی ترتیب دینی تھی۔ اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان امتیاز کرنے کا سلیقہ سیکھنا تھا۔ وہ ایک ایسے موڑ پر پہنچ گیا تھا جہاں سے ایک آزاد خارجہ پالیسی کی راہ پر چل کر وہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتا تھا۔

میدان میں جیتی گئی جنگ ــــ میز پر ہار دی گئی

بڑی طاقتوں میں لے دے کر ایک روس رہ گیا تھا جو پاک بھارت تنازعہ کو حل کرانے میں اپنی خدمات پیش کر سکتا تھا۔ پاکستان کے عوام روس کے بارے میں بھی کچھ زیادہ خوش فہمی کے شکار نہ تھے۔ وہ جانتے تھے روس بھارت کا ہمنوا ہے۔ ۱۹۶۲ء میں سلامتی کونسل کی قرارداد پر ویٹو کر چکا ہے۔ جس میں کشمیر میں رائے شماری کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ روس کشمیری اور پاکستانی عوام کے جذبات کا خون کرنے میں بھارت کا برابر ساتھ دیتا آیا تھا۔ بھلا ایک ایسے ملک پر پاکستانی عوام کس طرح اعتماد کر سکتے تھے۔ بڑی طاقتوں نے پاکستان کے خلاف سازشوں کا جو جال بچھایا تھا اس میں وہ بالآخر کامیاب ہو گئے۔ وہ جنگ کے میدان میں پاکستان کو شکست نہ دے سکے۔ مگر سفارتی میدان میں پاکستان کو اپنے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو گئے۔ روس نے اپنے آپ کو ثالث کی حیثیت سے پیش کیا۔ کوسیگن کو اسلام آباد سے پیکنگ کا اثر توڑنا تھا۔ وہ اس سنہرے موقع کو کسی حالت میں ضائع کرنا نہیں چاہتے تھے۔

ستمبر سے قبل یعنی ۲۰ اگست کو کوسیگن نے صدر ایوب اور بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کو ایک مکتوب روانہ کیا تھا جس میں پاک بھارت سرحدوں پر بڑھتی ہوئی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور دونوں ملکوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ایسے اقدامات سے گریز کریں جس سے اختلافات مزید بڑھ جائیں۔ ۴ ستمبر کو روس نے پاکستان اور بھارت سے جنگ بندی کی اپیل کی جسے دونوں نے مسترد کر دیا۔ روس کو شاید اس کی توقع نہ تھی۔ پھر بھی کوسیگن نے ہمت نہ ہاری۔ ۱۷ ستمبر کو روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن نے دونوں ملکوں کو تازہ مکتوب روانہ کیا۔ جس میں دونوں ملکوں کے سربراہوں کو تاشقند یا روس کے کسی دوسرے شہر میں مذاکرات کی دعوت دی۔

۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے روسی تجویز قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ پاکستان نے اس معاملے میں پس و پیش کی۔ عوام کو خدشات لاحق تھے۔ مذاکرات نتیجہ خیز ثابت نہ ہوں گے۔ روس پاک بھارت تنازعہ میں کبھی بھی غیر جانبدار نہ رہا۔ آخر وہ اس مسئلے میں اپنے آپ کو کس طرح سے غیر جانبدار رکھے گا۔ وہاں کچھ نہ کچھ گھپلا ضرور ہو گا۔ پاکستان پر اپنا فیصلہ مسلط کیا جائے گا۔ تاشقند معاہدے نے آخر کار عوام کے یہ خدشات درست ثابت ہوئے۔ ایوب خاں کو روسی تجویز مسترد کر دینی چاہیئے تھی۔ مگر آمر وقت اپنی آمریت برقرار رکھنے کے چکر میں تھا۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان کی طرف سے بھی تاشقند میں سربراہوں کے مذاکرات میں شرکت کا اعلان کر دیا گیا۔ صدر پاکستان ایوب خاں کا یہ اعلان عوامی امنگوں کے خلاف تھا۔ وہ لہو جو سرحدوں پر بہہ چکا تھا اسے فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔

۳ جنوری کو تاشقند میں مسٹر ایوب خاں اور لال بہادر شاستری کے درمیان ملاقات ٹھہری۔ ۴ جنوری سے باقاعدہ مذاکرات شروع ہو گئے۔ ۹ جنوری تک محسوس ہوتا تھا کہ مذاکرات ناکام ہو جائیں گے۔ پاکستان کے مختلف شہروں کی دیواروں پر بڑے بڑے

عوام "آخری فتح تک جنگ" کا نعرہ بلند کر رہے تھے، ایوب خان معاہدہ "امن" پر دستخط کر رہے تھے

پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے۔ "ہم کوئی ایسا فیصلہ قبول نہیں کریں گے جو ہماری مرضی کے خلاف ہو گا" جگہ جگہ نعرے لکھے گئے۔ "آخری فتح تک جنگ رہے گی"۔ "عوام ہر امتحان میں پورا اتریں گے"۔ ادھر عوام کے جذبات کا یہ عالم تھا، اُدھر ایوب خاں مذاکرات کی میز پر عوام کے اعتماد اور ملک کے وقار کا سودا کر رہے تھے۔ ۱۰ جنوری کو اچانک اور بڑے ڈرامائی انداز میں اعلان کیا گیا کہ مذاکرات کامیاب ہو گئے۔ پاکستان اور بھارت میں پائیدار امن کے قیام کے لئے سمجھوتہ ہو گیا۔ پاکستانی عوام کا خیال تھا "ممکن ہے بھارت نے کشمیر میں استصواب رائے کے پاکستانی موقف کو تسلیم کر لیا۔ کشمیری عوام کو انکی مرضی کے مطابق فیصلہ دینے کا حق دے دیا گیا۔ اب بھارت پاکستان کی سرحدوں کا احترام کرے گا" مگر تاشقند معاہدے سے ایسی کوئی توقع پوری نہ ہوئی۔ کشمیر کے تصفیہ کی کھلی ہوئی راہیں بند ہو گئیں۔ اور یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے سرد خانے میں دفن کر دیا گیا۔ اس معاہدے میں کشمیر کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے عوام کو توقع بندھتی کہ آئندہ پرامن اور باوقار طریقہ سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ معاہدہ کے نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ وزیر اعظم بھارت اور صدر پاکستان نے "تاشقند کانفرنس میں پاکستان اور بھارت کے باہمی مسائل پر گفتگو کی تاکہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان پُرامن تعلقات قائم ہو جائیں۔ ان مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے ان کے مدِنظر ۶۰ کروڑ عوام کا مفاد تھا۔

۲۔ بھارتی وزیر اعظم اور صدر پاکستان نے اس پر اتفاق کیا کہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان اچھے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ دونوں نے اتفاق کیا کہ آپس کے مسائل پُرامن طریقوں سے حل ہو جائیں۔

۴۔ جموں اور کشمیر کا مسئلہ زیر بحث آیا اور دونوں نے اپنے نقطہ نظر کو پیش کیا۔

۵۔ ہندوستان کے وزیر اعظم اور پاکستان کے صدر نے اس پر اتفاق کیا کہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء تک دونوں ممالک کی افواج ۵ اگست ۱۹۶۵ء والی جگہ پر چلی جائیں۔

۶۔ دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کے تعلقات کا بنیادی اصول یہ ہو گا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔

۷۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا بند کر دیں گے اور دوستانہ تعلقات کے لئے پروپیگنڈا کریں گے۔

۸۔ دونوں ممالک سفارتی تعلقات بحال کر لیں گے۔

۹۔ دونوں ممالک معاشی، تجارتی، مواصلاتی اور دوستانہ تعلقات کو بحال کرنے کے لئے ضروری اقدام کریں گے۔

الفتح

"معاہدہ تاشقند" عوام نے اس وقت قبول کیا تھا نہ اب تسلیم کیا

۱۰- بھارت اور پاکستان ایک دوسرے کے قیدی واپس کر دیں گے۔

۱۱- وزیر اعظم ہند اور صدر پاکستان نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مہاجرین اور جائیداد کے مسئلہ طے کرنے میں دونوں ممالک تعاون برقرار رکھیں گے۔

۱۲- دونوں ممالک کے رہنما اور حکام آپس میں ملتے رہیں گے اور اس طرح باہمی مسائل کو طے کر لیا کریں گے۔ پاک بھارت مشترکہ جماعتیں بنائی جائیں گی جو دونوں حکومتوں کو آئندہ اقدام کے بارے میں مشورہ دیا کریں گی۔

۱۳ وزیر اعظم بھارت اور صدر پاکستان سوویت یونین کی حکومت اور خاص کر سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کے صدر کے پُر خلوص تعاون کو عقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ کانفرنس ہو سکی۔ وہ سوویت یونین کے وزیروں کی کونسل کے صدر سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بطور گواہ اس پر دستخط کریں۔

ایوب خاں معاہدہ تاشقند کر کے پاکستان کے ۱۲ کروڑ عوام کو فریب دیا۔ ان کے جذبات کا خون کیا۔ ان کے بڑھتے ہوئے حوصلے کو سرنگوں کیا۔

محترمہ فاطمہ جناح نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا "پاکستان نے جو کچھ میدان جنگ میں حاصل کیا، وہ تاشقند کی میز پر ہار دیا۔"

۷ مارچ ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں لندن ٹائمز نے معاہدہ تاشقند پر تبصرہ کیا "دو ملکوں کا یہ معاہدہ بالخصوص پاکستانی عوام کی توقعات کے برخلاف ثابت ہوا۔ مغربی پاکستان خصوصاً پنجاب اور سرحد کے عوام میں ایوب حکومت کے خلاف نفرت بڑھ گئی۔"

پاکستان کے عوام نے معاہدہ تاشقند کو ٹھکرا دیا۔ یہ نام نہاد معاہدہ دو ملک کے سربراہوں کے درمیان تھا۔ عوام کے درمیان نہ تھا۔ شہیدوں کا خون فروخت کر دیا گیا کشمیری عوام سے غداری کی گئی۔ عوامی سطح پر اس معاہدے کے بارے میں یہ تاثرات عام تھے۔ اصل قضیہ کشمیر کے بارے میں پر اسرار خاموشی اختیار کی گئی۔ اور معاہدے میں صرف اتنا کہا گیا کہ "جموں اور کشمیر کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ اور دونوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔" اس مسئلے کو حل کرنے کے سلسلے میں کوئی ٹھوس تجویز پیش نہ کی گئی۔ حالانکہ اس سے قبل اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے رائے شماری کی قرارداد منظور کی جا چکی تھی۔ گویا اس معاہدے کے ذریعہ اقوام متحدہ کی لولی لنگڑی کوشش پر بھی پانی پھیر دیا گیا۔

معاہدہ تاشقند اپنے بعض نکات کے سلسلے میں سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر والی قرارداد سے بھی گیا گذرا ثابت ہوا۔ معاہدے کی چوتھی شق میں کہا گیا کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کا بنیادی اصول یہ ہو گا کہ دونوں ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اس اصولی نکتہ پر بھارت نے کبھی دل سے عمل نہ کیا۔ اور اپنے طرز عمل سے بار بار اس کی دھجیاں اڑاتا رہا۔ مشرقی پاکستان کے حالیہ بحران کے دوران بھارت کی کھلم کھلا مداخلت

ایوب کا بڑی سرد مہری سے استقبال کیا گیا، نعرہ لگانے والوں کو دہاڑی پر پکڑ کر لایا گیا تھا

سے پہلے ہی یہ معاہدہ عملاً اور اصولاً اپنا اثر ختم کر چکا تھا۔ کیونکہ بھارت کی طرف سے ایک بار نہیں متعدد بار اس معاہدے کی خلاف ورزی کی گئی۔ یہ تو پاکستانی حکومت تھی جو بھارت کی ہٹ دھرمی اور روس کی جانبداری کے باوجود اس کاغذی معاہدے پر آنکھ بند کر کے عمل کرتی رہی۔

معاہدہ میں یہ بھی کہا گیا کہ "بھارت اور پاکستان دونوں اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق آپس میں اچھے اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔" دوستانہ تعلقات ہوا میں قائم نہیں ہوتے۔ جھگڑے اور تنازعہ کے اسباب ہوتے ہیں۔ انہیں جب تک تسلیم نہ کیا جائے اور انہیں سائنسی طریقہ سے حل نہ کیا جائے اس وقت تک دو پڑوسی ملکوں کے درمیان نہ تو پائیدار امن قائم ہوتا ہے اور نہ ہی دوستانہ جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ معاہدہ تاشقند کی سب سے بڑی خامی یہی تھی کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کی اصل وجہ پر ٹھوس طریقہ سے غور نہیں کیا گیا اور نہ ہی انہیں مستقل طور پر حل کرنے کی تجویزیں زیر بحث آئیں۔ نیک خواہشات کو الفاظ کی صورت دے کر فریقین اور ثالث کی طرف سے ٹھپا لگا دیا گیا۔

معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد مفتوح ایوب خاں بظاہر فاتح بن کر اپنے وطن واپس آئے۔ راولپنڈی میں ان کا بڑی سرد مہری سے استقبال کیا گیا۔ نعرہ لگانے والوں میں عوام شامل نہ تھے۔ بلکہ کرائے کے لوگ تھے۔ جنہیں کنونشن لیگی "دہاڑی" پر پکڑ لائے تھے۔ لطیفہ مشہور ہے۔ ایک دو جگہ ہجوم نے مخالفانہ نعرے لگائے۔ ایوب خان نے بند شیشے سے جھانک کر پوچھا "یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟" جواب دیا گیا "حضور! آپ کی جان و مال کی دعائیں دے رہے ہیں۔ آپ اتنا بڑا کارنامہ جو انجام دے کر آ رہے ہیں۔"

ایوب خاں مسکرا کر چپ ہو گئے۔

اس چٹکلے میں صداقت ہو یا نہ ہو۔ مگر اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تاشقند معاہدہ عوام کے جذبات کے خلاف تھا۔ عوام کے کسی طبقہ کی جانب سے اس معاہدہ کی پذیرائی نہ ہوئی۔ لوگوں کے دلوں میں اس معاہدے کے خلاف غم و غصے کا آلاؤ دھک رہا تھا۔ ابھی پھٹ پڑنے کی نوبت نہ پہنچی تھی۔ ایوب حکومت نے پورے خلوص سے اس معاہدے کی پابندی شروع کر دی۔ ریڈیو، اخبارات اور دوسرے ذرائع پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ قلم اور زبان پر تالہ لگا کر حکومت نے معاہدہ کے حق میں یک طرفہ پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ مگر لوگ نجی محفلوں میں دبی زبان سے اس کے خلاف باتیں کر رہے تھے۔ اسی زمانے میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ایوب حکومت سے یک لخت الگ کر دیئے گئے۔ عوام میں یہ بات پہلے سے تھی کہ بھٹو معاہدہ کے خلاف ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ سینوں میں دبی ہوئی آگ اُبل پڑی۔ دیکھتے دیکھتے پورا ملک سلگ اُٹھا۔ عوام بھی چیخ اُٹھے:-

لہو جو سرحدوں پہ بہہ چکا ہے،
لہو جو سرحدوں پہ بہہ رہا ہے،
ہم اس لہو کا خراج لیں گے۔

معاہدہ تاشقند کے سفید کاغذ ہوا میں بکھر گئے۔



حبیب جالب

ہوچی مِن

نہ مِٹ سکا نہ مِٹ سکے گا تیرا نام ہوچی مِن
ہر ایک لب پہ آج ہے پیام تیرا ہوچی مِن

تُو زندگی کی آس ہے تُو دھڑکنوں کے پاس ہے
دیارِ صُبحِ نَو ہے ویت نام تیرا ہوچی مِن

تیرا ہر ایک لفظ ہے چراغِ راہِ زندگی
لبوں پہ اہلِ دل کے ہے کلام تیرا ہوچی مِن

مِٹے گا اس جہاں سے نشاں سامراج کا
کرے گا عام روشنی نظام تیرا ہوچی مِن

تو منزلیں دکھا گیا تو راستے سُجھا گیا
کریں گے ہم جو رہ گیا ہے کام تیرا ہوچی مِن

مِلی ہے تجھ سے بیکسانِ دہر کو حیاتِ نَو
ابد تلک رہے گا احترام تیرا ہوچی مِن

تُو آپ اپنی ہے مثال اے عظیم رہنما
قصیدہ خواں ہے شاعرِ عوام تیرا ہوچی مِن

۳ ستمبر ۱۹۶۹ء کو اس صدی کا سب سے بہادر قائد، ویت نامیوں کا بطلِ جلیل۔ اس جہاں سے اُٹھ گیا۔ ہوچی مِن۔ ایک فانی انسان مر گیا۔ ہوچی مِن ایک جذبہ۔ ایک نظریہ زندہ ہے۔ مُلک مُلک، قریہ قریہ۔ خوشبو بن کر۔ ایک اصول بن کر ——— ویت نام اب بھی سامراج سے نبرد آزما ہے۔ فتح تک جنگ جاری ہے۔ پاکستان کے انقلابی شاعر جناب حبیب جالب نے ہوچی مِن کو جو خراج پیش کیا ہے وہ پاکستان کے عوام کی طرف سے اس عظیم بہادر کی خدمت میں ایک حقیر ساندرانہ ہے۔

قلعہ بندی کے باوجود ان کی پیش قدمی نہیں روک سکیں۔ میدان جنگ میں جگہ جگہ لاشیں اور ہتھیار بکھرے ہوئے ہیں۔ سب سے بھارتی فوجی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اور مفتوحہ علاقہ میں دشمن کے بچے کھچے فوجیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ بھارتی طیاروں نے آج سہ پہر کو دو مرتبہ جوڑیاں میں پاکستانی مورچوں پر حملے کرنے کی کوشش کی۔ لیکن پاک فضائیہ کے طیاروں نے انہیں بھگا دیا

پاکستان اور بھارت مقبوضہ کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں، سلامتی کونسل کی اپیل

اقوام متحدہ۔ ۵ ستمبر (اپ پ۔ رائٹر) سلامتی کونسل نے کل رات پاکستان اور بھارت سے کہا ہے کہ وہ کشمیر میں فوراً جنگ بند کر دیں اور دونوں ممالک جنگ بندی لائن کا احترام کرتے ہوئے تمام مسلح افواج کو جنگ بندی لائن کی اپنی اپنی جانب بلا لیں۔ سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی یہ اپیل ایک قرارداد کی شکل میں منظور کی۔

چینی عوام نے کشمیر میں پاکستان کی جوابی کارروائی کی حمایت کر دی

پیکنگ۔ ۵ ستمبر (اپ پ۔ ن چ ن) "چینی عوام جائز حق خود ارادی کے لئے کشمیری عوام کی جدوجہد سے گہری ہمدردی رکھتے ہیں اور بھارت کے مسلح حملہ کے خلاف پاکستان نے جو کارروائی کی ہے اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں" یہ الفاظ پیکنگ کے "پیپلز ڈیلی" نے کشمیر کی تازہ صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھے ہیں۔ بھارت کی ہوس ملک گیری پر تبصرہ کرتے ہوئے اس اخبار نے لکھا ہے کہ بھارتی حکومت کو اپنی اس توسیع پسندی کی پالیسی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ہم بھارتی حکومت کو اس کے اپنے مفاد میں یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ سامراجیوں کے اشارے پر اپنے ہمسایوں سے لڑنا چھوڑ دے اور کشمیر کے سوال پر کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق پاکستان سے باعزت تصفیہ کرے۔

پاکستان اور بھارت میں جنگ شروع ہو گئی

لاہور۔ ۶ ستمبر (اپ پ) بھارت نے اپنی روایتی بزدلی اور سامراجی عیاری کے ساتھ آج لاہور کی سرحد پر تین طرف سے زبردست حملہ کر دیا۔ لیکن پاکستان کی عظیم افواج نے جوابی کارروائی کر کے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے۔ اور آٹھ سو بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ صرف ایک علاقے میں دشمن کی دو سو لاشیں گنی گئیں۔ دشمن کی فوجیں جو جسڑ، بیدیاں اور واہگہ کے علاقوں سے سرزمین پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور پر حملہ کرنے کے ناپاک ارادے سے سرحد پار کر کے آئی تھیں۔ جوابی حملے کی تاب نہ لا سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی فضائی فوج نے جب دشمن پر حملے شروع کئے تو بھارت کے ۲۲ طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ ان میں سے تیرہ طیارے پٹھانکوٹ کے ہوائی اڈے پر" ۸ لاہور کے قریب اور ایک وزیر آباد کے قریب گرا دیا گیا۔ بھارت کے ۲۲ تباہ شدہ طیاروں میں روسی ساخت کے وہ ۹ طیارے بھی شامل ہیں جو آواز سے زیادہ تیز رفتار ہیں۔ اس کے علاوہ آج کی جنگ میں بھارت کے دس ٹینک اور پچاس فوجی گاڑیاں بھی تباہ کر دی گئیں۔ صدر محمد ایوب خاں نے پورے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کرتے ہوئے قوم سے خطاب کیا۔ اور کہا کہ بھارت نے اپنی روایتی بزدلی کا ثبوت دیتے ہوئے جنگ کا اعلان کئے بغیر پاکستان کی مقدس سرزمین پر جو حملہ کیا ہے اس کا جواب ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اس کے حملے کا ایسا منہ توڑ جواب دیں کہ بھارتی حکمرانوں کے ناپاک سامراجی عزائم کا خاتمہ ہو جائے۔ صدر ایوب نے بھارت کے جنگی جنونی لیڈروں کو انتباہ کیا کہ انہیں شاید اس کا احساس نہیں کہ انہوں نے کس قوم کو مقابلے کے لئے للکارا ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ بھارتیوں نے لاہور کے دلیر اور بہادر لوگوں کو سب سے پہلے للکارا ہے۔ تاریخ میں لاہور کے دلیروں کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا کہ انہیں کے ہاتھوں دشمن کا ہمیشہ خاتمہ ہوا۔ انہوں نے بھارت کے بزدل لیڈروں کو بتایا کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام جن کے دل کی دھڑکن میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی صدا گونج رہی ہے، اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ دشمن کی توپیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش نہ کر دی جائیں۔

چین نے جنگ میں پاکستان کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا

پیرس۔ ۷ ستمبر۔ (اف پ) آج چین نے پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کی سخت مذمت کی ہے۔ اور بھارتی حکومت کو انتباہ کیا ہے کہ اس کے مجرمانہ حملے کے جو بھی نتائج نکلیں گے۔ ان کی ذمہ داری اسی پر ہو گی چین نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستان کی منصفانہ جدوجہد کی حمایت کا بھی اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ چین بھارت کی جارحانہ کارروائیوں کے پیش نظر اپنی سرحدوں پر سخت حفاظتی تدابیر اختیار کر رہا ہے اور اپنے دفاع کو مضبوط بنا رہا ہے

روس تنازعہ کشمیر میں تصفیہ کی کوششوں میں تعاون کرنے کو تیار ہے

ماسکو۔ ۷ ستمبر۔ (رائٹر اپ پ) روس کے وزیر اعظم کوسیجن نے پاکستان اور بھارت پر زور دیا ہے کہ بغیر اعلان کی اس جنگ کو ختم کرنے کے لئے صبر و تحمل سے کام لیں۔ مسٹر کوسیجن نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ روس ان اقدامات میں اعانت کرنے کے لئے تیار ہے۔ جو کشمیر کے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے معاون ثابت ہوں۔

انڈونیشیا نے بھارتی حملہ آوروں کے خلاف پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا

جکارتا۔ ۷ ستمبر (اف پ۔ اپ پ) انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کشمیری عوام اور پاکستان کا حامی و طرفدار ہے صدر سوکارنو نے آج ایوان صدر میں اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے جکارتا میں بھارتی سفارت خانے کے سامنے طلبہ اور نوجوانوں کے احتجاجی مظاہرے پر اطمینان ظاہر کیا اور کہا کہ وہ ان مظاہروں کے حامی ہیں۔ کیونکہ انڈونیشی عوام نے ہمیشہ ان اقوام کی حمایت کی ہے جو اپنی آزادی اور حق خود اختیاری کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے پاکستانی

عوام سے ہمدردی ظاہر کی اور دعا کی کہ بھارت کے خلاف جنگ میں پاکستان کو کامیابی ہو۔ انہوں نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستانی عوام اپنی خود مختاری اور آزادی کے تحفظ کے لئے ایک خوفناک جنگ لڑ رہے ہیں۔

فوجی امداد بند

واشنگٹن۔ ۸ ستمبر۔ (اپ پ) معلوم ہوا ہے کہ آج امریکہ نے پاکستان اور بھارت کے لئے فوجی امداد بند کر دی۔ دونوں ملکوں کو فوجی امداد میں دیئے جانے والے جنگی سامان کی روانگی بھی بند کر دی گئی ہے۔

بمبئی کے قریب دشمن کا بحری اڈہ دوارکا تباہ کر دیا گیا۔

راولپنڈی۔ ۸ ستمبر (اپ پ)۔ آج دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے کراچی سے ۲۱۰ میل دور کاٹھیاواڑ کے ساحلی فوجی قلعے دوارکا پر زبردست حملہ کیا۔ اور توپ خانے اور فوجی ٹھکانوں اور راڈار کے مرکزوں کو قطعی طور پر تباہ کر دیا۔ یہ بھارت کا وہ بحری اڈہ تھا جہاں سے اس کے ہوائی طیارے اڑ کر کراچی پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ اس حملہ میں دشمن کے تین اور طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ اس طرح گذشتہ ۳۶ گھنٹوں میں بھارت کے ۵۶ طیارے اور یکم ستمبر سے اب تک ۶۳ طیارے تباہ کئے جا چکے ہیں دشمن کی فضائیہ کا پانچواں حصہ بالکل تباہ کیا جا چکا ہے۔

ہماری سرحد سے فوج ہٹا لو،

ورنہ سنگین نتائج بھگتنا پڑیں گے

پیکنگ۔ ۸ ستمبر (ن چ۔ ن) چین کی وزارت خارجہ نے آج بھارتی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں چینی علاقے پر بار بار بھارتی جارحانہ کارروائیوں پر شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ مراسلہ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ چین سکم سرحد پر بھارت نے اپنے جو فوجی ٹھکانے بنائے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں۔ مسلح فوجوں کو بلا لیا جائے اور چین کے علاقے میں اشتعال انگیز کارروائیاں بند کی جائیں۔ ورنہ سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور ان کی ذمہ داری بھارت پر ہوگی۔

انڈونیشیا امداد دے گا

جکارتا۔ ۸ ستمبر۔ (رائٹر) آج شب صدر سوکارنو کی صدارت میں انڈونیشیا کی سپریم کمان کا ہنگامی اجلاس ہوا اور اس سوال پر غور کیا گیا کہ پاکستان کو کس قسم کی امداد دی جائے۔ اس سے قبل انڈونیشیا کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر سترول ساکہ نے کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں شرکت کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پاکستان نے سرکاری طور پر انڈونیشیا سے امداد کے لئے کہا ہے۔

ایرانی عوام بھارت کے خلاف پاکستان کی مدد کریںگے

تہران۔ ۸ ستمبر۔ (اف پ) حکومت ایران نے اعلان کیا ہے کہ ایرانی عوام کو اپنے پاکستانی بھائیوں کے مقدس وطن کے خلاف بھارتی جارحیت پر گہری تشویش ہے۔ اور ایرانیوں کا عزم ہے کہ وہ اس سلسلہ میں محض زبانی جمع خرچ سے کام نہیں لیں گے بلکہ پاکستان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ حکومت ایران کا یہ اعلان آج ریڈیو تہران سے نشر کیا گیا۔

بھارت نے امریکہ کے اشارے پر حملہ کیا ہے۔ چو این لائی

پیکنگ۔ ۹ ستمبر۔ (اپ پ) رائٹر) چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے آج پاکستان پر بھارت کے حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ اور بھارتی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ اس کی بڑھتی ہوئی جارحیت کے نتائج کی پوری ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی جارحانہ کارروائیاں ایشیا میں امن کے لئے خطرہ ہیں اور چین بدلتی ہوئی صورت حال پر پوری طرح نظر رکھے گا چو این لائی نے اعلان کیا کہ ہم جارحیت کے خلاف پاکستان کے ساتھ ہیں۔ اور کشمیری عوام اپنی آزادی اور قومی حق خود ارادی کے لئے جو جد و جہد کر رہے ہیں۔ اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ چین کے وزیر اعظم نے سفارت خانہ شمالی کوریا کے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکومت کی فوجی مہم جوئی میں روس اور امریکہ نے بھی مدد کی ہے بھارتی رجعت پسند امریکی حمایت اور منظوری کے بغیر پاکستان کے خلاف ایک خطرناک جنگ کا آغاز نہیں کر سکتے تھے

جکارتا میں بھارتی سفارت خانہ تباہ کر دیا گیا

جکارتا ۹ ستمبر (رائٹر۔ اپ پ) ہزاروں انڈونیشی مظاہرین نے آج جکارتا میں بھارتی سفارت خانے پر حملہ کر کے راہ میں حائل ہونے والی ہر چیز کو تباہ کر دیا مظاہرین نے جو کشمیر اور پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت پر احتجاج کر رہے تھے۔ سفارت خانے کی ہر چیز تباہ کر دی۔ ایک کار جلا دی اور دو کاروں کو زبردست نقصان پہنچایا۔

۴۔ برطانوی جہاز جنگی سامان لے کر بھارت پہنچنے والے ہیں

لندن ۹ ستمبر۔ برطانیہ نے کل رات جب یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان اور بھارت کی فوجی امداد فوراً بند کر دی جائے تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ پاکستان تو برطانیہ سے کوئی فوجی امداد نہیں لیتا ہے۔ لیکن بھارت کے لئے جنگی ساز و سامان اور اسلحہ سے لدے ہوئے چار بحری جہاز جو حال ہی میں لندن سے روانہ ہوئے ہیں۔ اب بمبئی سے ۶۔ دن کی مسافت پر رہ گئے ہیں۔ ان میں سے تین جہاز تو بھارتی جہاز ران کمپنیوں کے ہیں۔ اور برطانیہ کا کہنا ہے کہ اب ان جہازوں پر ان کا کوئی اختیار نہیں رہا۔

الجزائر اور ترکی نے بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کر دیا

انقرہ۔ ۹ ستمبر (اپ پ) چین اور انڈونیشیا کے علاوہ ترکی، ایران، الجزائر اور تیونس نے بھی پاکستان کے مؤقف کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ ترکی کے دو سابق جرنیلوں کا مطالبہ ہے کہ اگر بھارت پاکستان پر حملہ بند نہ کرے تو ترک حکومت شاستری حکومت سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کرے۔ الجزائر نے کھلم کھلا پاکستان

الفتح
کراچی

۔ اس مطالبہ کی حمایت کی ہے کہ اہلِ کشمیر کو حق خود ارادی ملنا چاہیئے ۔

اب جنگ دشمن کے ملک میں ہوگی، صدر ایوب خاں

کراچی ۔ ۱۰ ستمبر (اپ پ) قائد اعظم کی برسی کے موقع پر صدر ایوب خان نے کہاہے کہ پاکستانی عوام قائد اعظم کو اس سے بہتر خراج عقیدت پیش نہیں کر سکتے کہ دشمن کا سر اور زیادہ سختی سے کچلا جائے۔ انہوں نے ریڈیو پاکستان سے قوم کو آج رات خطاب کرتے ہوئے کہاکہ پاکستانیوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ نہ صرف حملہ حملہ آوروں سے اپنی سرزمین کو پاک کریں گے ۔ بلکہ دشمن کے ملک میں بھی جنگ کریں گے ۔

امرتسر اور فیروزپور پاکستان کی فوجوں کی زد میں آگئے

راولپنڈی ۔ ۱۰ ستمبر (اپ پ) پاکستان کی جانباز افواج نے دشمن کو ہر محاذ پر عبرت ناک شکست دے کر جنگ کا پانسہ پلٹ دیا ہے۔ ہماری فوج کے شیر دل جوانوں نے واگہہ اور قصور کے علاقے میں حملہ آور فوج کو پاکستان کی سرحدوں سے بہت پیچھے دھکیل دیا ہے ۔ اور دور تک دشمن کے علاقے میں گھس گئی ہیں مشرقی پنجاب میں دشمن کی کئی اہم چوکیوں پر پاکستانی فوج کا قبضہ ہے ۔

چاون کا اعترافِ شکست

نئی دہلی ۱۰ ستمبر (اف پ) بھارت کے وزیر دفاع مسٹر چاون کو پاکستان کی فوج کے شاندار کارناموں اور اپنی بزدل فوج کی پے در پے پسپائیوں کا آخر کار اعتراف کرنا ہی پڑا ۔ انہوں نے آج لوک سبھا میں یہ اعلان کیا کہ ہماری فوجوں کو پاکستان کی فوجوں کے حملے کے بعد واگہہ کی سرحد سے پسپا ہونا پڑا ہے

کھیم کرن فتح کر لیا گیا ۔

راولپنڈی ۔ ۱۱ ستمبر (اپ پ) تازہ اطلاع کے مطابق ہماری بہادر اور جری مسلح فوجوں نے بھارت کو ہر محاذ پر شکست فاش دینے کے بعد فیروزپور کے علاقے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا ۔ یہ علاقہ پاکستانی سرحد سے صرف تین میل دور ہے ۔ ہماری فوج دشمن کے علاقوں میں برابر آگے بڑھ رہی ہے ۔ کئی محاذوں پر انہوں نے نہ صرف دشمن کی پیش قدمی روک دی ہے بلکہ اسے پاکستان کی سرحدوں سے باہر دھکیل کر اپنی پوزیشن اور مستحکم کر لی ہے ۔

ترکی نے پاکستان کو ۵۰ لاکھ ڈالر کا سامان جنگ دینے کا اعلان کر دیا

انقرہ ۔ ۱۲ ستمبر (اپ پ) ترکی کے وزیر اعظم مسٹر صواب حیاری ارغیلو نے کل کہاکہ ترکی پاکستان کو ۵۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان حرب دے گا ۔ مسٹر ارغیلو نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہاکہ پاکستان کو بھیجے جانے والے اسلحہ میں چھوٹی توپیں، ہلکی بندوقیں، بندوقیں اور توپوں کے گولے وغیرہ شامل ہوں گے۔

پاکستانی افواج نے دشمن کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا

راولپنڈی ۔ ۱۳ ستمبر (اپ پ) سیالکوٹ کے محاذ پر اپنے ۲۳۴ ٹینک، سینکڑوں بکتر بند گاڑیاں اور دوسرے جنگی ساز و سامان کی تباہی کے بعد دشمن اب اُلٹے پاؤں بھاگ رہا ہے ۔ غیر ملکی نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق دوسری جنگِ عظیم کے بعد ٹینکوں کی اتنی بڑی لڑائی آج تک نہیں لڑی گئی اس میں دشمن نے اپنی بکتر بند فوجی طاقت اور بے شمار ٹینک جھونک دیئے تھے ۔ مگر ہمارے جیالے نوجوانوں کے ہاتھوں اُسے مُنہ کی کھانی پڑی ۔ اب اس حقیقت کو ساری دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی کہ پاکستانی فوج کے شیر دل جوانوں نے اس محاذ پر اپنے خون سے شجاعت اور بے جگری کی نئی تاریخ رقم کی ۔ آج سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاکستانی فوج نے جودھ پور، میر پور خاص ریلوے لائن پر بھارتی علاقے کے اندر منا باؤ کے ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کر لیا ۔ اس کے علاوہ رام گڑھ جیسلمیر سیکٹر اور کھیم کرن قصور سیکٹر میں بھی پاکستانی فوج آگے بڑھ رہی ہے ۔

چین نے بھارت کو ۵۶ ہزار مربع میل علاقہ خالی کرنے کا الٹی میٹم دے دیا

پیکنگ ۔ ۱۷ ستمبر (رائٹر) حکومتِ چین نے ایک مراسلہ میں بھارت کو ۵۶ ہزار مربع میل کا علاقہ خالی کرنے کا جو الٹی میٹم دیا ہے اس کی میعاد ۱۹ ستمبر کو ایک بجے شب ختم ہو جائے گی ۔ آج پیکنگ کے تمام اخبارات نے الٹی میٹم کی خبر انتہائی نمایاں طور پر شائع کیں ۔ اور حملہ آور بھارت کے خلاف پاکستان کی کامیابیوں کی خبریں بھی نمایاں طور پر شائع کی گئیں ۔ چین کی وزارتِ خارجہ نے کل پیکنگ میں بھارتی ناظم الامور مسٹر جے ایس مہتا کو طلب کر کے ایک مراسلہ دیا ۔ جس میں ۲ ستمبر اور ۱۲ ستمبر کے بھارتی مراسلوں کا جواب دیتے ہوئے صاف طور پر کہا گیا ہے کہ بھارت تین دن کے اندر چین اور سکم کی سرحد پر اور اسی سرحد کے چینی علاقہ پر جارحانہ کارروائیوں کے لئے تعمیر کئے جانے والے تمام چھوٹے بڑے فوجی ٹھکانوں کو جن کی تعداد ۵۶ ہے توڑ دے ۔

صدر ایوب اور شاستری تاشقند میں ملاقات کریں

روسی وزیر اعظم کی پیش کش

لندن ۱۹ ستمبر (رائٹر) روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روسی وزیر اعظم کوسیجن نے صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کو علیحدہ علیحدہ خط لکھے ہیں ۔ جن میں انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ یہ دونوں لیڈر اپنے اختلافات کرنے کے لئے تاشقند میں ملاقات کریں اور اگر یہ دونوں لیڈر چاہیں تو وہ (روسی وزیر اعظم) بھی اس موقع پر موجود رہیں ۔

پاکستان کے احتجاج کے باوجود سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی قرار داد منظور کر لی

اقوام متحدہ ۲۰ ستمبر (رائٹر) آج صبح سلامتی کونسل نے پاکستان اور بھارت

الفتح

سے کہا ہے کہ وہ ۲۲ ستمبر کی دوپہر بارہ بجے تک جنگ بند کر دیں۔ کونسل نے پاکستان کے احتجاج کے باوجود ایک قرارداد منظور کی جس میں دونوں ملکوں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو ان مقامات پر واپس بلالیں جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء کو تھیں۔ قرارداد میں جنگ بندی کو کشمیر کے پرامن تصفیہ کے لئے پہلا قدم قرار دیا گیا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے کہا گیا ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل کروائیں۔ پاکستان کے نمائندے ایس ایم ظفر نے کہا کہ اس قرارداد میں رائے شماری کا ذکر نہیں ہے اس لئے مجھے اس پر سخت اعتراض ہے۔ اگر کشمیریوں کو حق خود ارادی نہ دیا گیا تو اقوام متحدہ پر سے اعتماد ختم ہو جائے گا۔ جنگ کے بنیادی وجوہات دور کرنی چاہئیں ورنہ دوسری بڑی جنگ ناگزیر ہو گی

صدر ایوب خان نے جنگ بندی کی قرارداد قبول کر لی

راولپنڈی (اپ پ) صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے ملک کے وسیع تر مفاد اور امن کی خاطر جنگ بندی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تاہم ہماری فوجیں ان مورچوں پر بدستور ڈٹی رہیں گی۔ جن پر وہ اس وقت قابض ہیں۔ پاکستانی مسلح افواج کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ۲۳ ستمبر کو صبح ۳ بجے سے جنگ بند کر دیں اور وہ اس وقت گولی نہ چلائیں جب تک ان پر فائرنگ نہ ہو۔

ہم تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے صرف تین ماہ انتظار کریں گے۔ بھٹو

نیویارک۔ ۲۵۔ ستمبر (رائٹر۔ اپ پ) پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل تنازعہ کشمیر کا تصفیہ نہ کرا سکی تو ممکن ہے کہ پاکستان جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر پیش کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ اگر مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے اقوام متحدہ نے اطمینان بخش کارروائی نہ کی تو وہ اس عالمی ادارے سے علیحدہ ہو جائے گا۔ مسٹر بھٹو کا انٹرویو آج الجزائری پریس سروس نے جاری کیا ہے جس میں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے تقریباً تین ماہ انتظار کر سکتے ہیں۔ اگر اس مدت میں یہ تنازعہ طے نہ ہوا تو ہم اقوام متحدہ سے الگ ہو جائیں گے۔

روس بھارت کو فوجی امداد دے گا

نئی دہلی۔ ۲۲۔ نومبر۔ بھارت کے وزیر جنگ مسٹر چاون نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت اور روس کے درمیان آج ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے تحت روس بھارت کو آبدوزیں اور کئی بحری جہاز دے گا۔ انہوں نے کہا کہ روس کے بحری بیڑے کے ماہرین عنقریب بھارت کا دورہ کریں گے اور بھارت کے بحری بیڑے کی ضروریات کا جائزہ لینے کے علاوہ وزیکاپٹم کے قریب ایک ڈاکیارڈ کی تعمیر کے متعلق بھی اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کریں گے

امریکہ، پاکستان کی آزادی اور سلامتی کو بہت اہم سمجھتا ہے

واشنگٹن۔ ۱۶ ستمبر (رائٹر) صدر ایوب خان امن مشن پر امریکہ آئے تھے۔ اس میں غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے کے بعد آج واشنگٹن سے لوٹ روانہ ہو گئے۔ ایک مشترکہ اعلامیہ جو پاکستان اور امریکہ کے سربراہوں کے دو روزہ اہم مذاکرات کے بعد جاری کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ دنیا کے امن کے لئے پاکستان کی سلامتی اور آزادی کو بہت اہم سمجھتا ہے۔ مشترکہ اعلامیہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے جھگڑے پرامن طریقہ سے طے ہونے چاہئیں۔ اور دونوں ممالک کو اپنی تمام تر توجہ سماجی اور اقتصادی مسائل پر مرکوز رکھنی چاہئے پاکستانی ترجمان نے کہا کہ دونوں سربراہوں نے مسئلہ کشمیر کے تمام پہلوؤں پر بات چیت کی ہے اور صدر جانسن کو امید ہے کہ تاشقند کانفرنس میں مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا۔

پشاور میں صدر ایوب سے ہیریمین امریکی سفیر کے اہم مذاکرات

پشاور۔ ۳۔ جنوری (اپ پ) صدر جانسن کے خصوصی ایلچی مسٹر ہیریمین نے جو آج صبح نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ پشاور پہنچے تھے صدر ایوب سے ان کی تاشقند روانگی سے قبل ملاقات جو تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہی جب مسٹر ہیریمین سے اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ صدر ایوب سے آپ کی اچانک ملاقات کا کیا سبب ہے تو انہوں نے جواب دیا صدر جانسن نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر صدر ایوب ملاقات کے خواہش مند ہوں تو آپ ان سے ضرور ملیں۔ مسٹر ہیریمین۔ امریکی سفیر کے ساتھ ایک خاص طیارے میں پشاور پہنچے تھے۔

کشمیر کے تصفیہ کے بغیر جنگ نہ کرنے کا معاہدہ بیکار ہو جائے گا۔

تاشقند۔ ۴۔ جنوری (اپ پ) صدر ایوب نے آج یہاں پاکستان اور بھارت کی تاریخی سربراہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں اعلان کیا کہ ہم ناکام امن نہیں بلکہ حقیقی امن چاہتے ہیں اور پاکستان و بھارت کے ان بنیادی مسائل کو حل کئے بغیر یہ امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا جب تک مسئلہ کشمیر حل نہ کر لیا جائے اس وقت جنگ نہ کرنے کے معاہدہ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ برصغیر کے ساٹھ کروڑ عوام کی مسرت و خوشحال کا دار و مدار امن پر ہے۔ اس لئے ہم مفاہمت اور تعاون کا جذبہ لے کر یہاں آئے ہیں۔

شاستری نے مسئلہ کشمیر پر غیر مشروط بات چیت کی تجویز مسترد کر دی۔

تاشقند۔ ۶ جنوری (اپ پ) پاکستان اور بھارت کے مذاکرات میں تاشقند کانفرنس کا ایجنڈا مرتب کرنے کے سوال پر جو تعطل پیدا ہوا

باقی صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفتح

۶۵ء کی جنگ

ایک ادبی واردات بھی تھی

راحت نسیم ملک

چھ ستمبر ۶۵ء کی جنگ ہماری ادبی تاریخ کا ایک بہت بڑا واقعہ تھی کہ اس کے حوالے سے ہم نے اپنے سماجی پیش منظر میں مستور تضادات کو کھلی آنکھوں متصادم دیکھا اور تاریخی عمل سے پھوٹنے والی فعال قوتوں کی اس کشمکش میں اپنے آپ کو شریک جانا۔ اس طور ہمارے ادیب نے ایک طویل گومگو سے نجات پا کر معاشرے کی شکست و ریخت کے ضمن میں اپنے منصب کو قبول کیا اور انتظار حسین نے اقرار کیا کہ ادب تو اصل میں وہ ہے جو ہمارا سپاہی سرحد پر تخلیق کر رہا ہے یعنی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا گیا کہ تخلیقی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے لازم ہے کہ تاریخی تضادات کے تصادم سے ابھرنے والی نئی سماجی ذات کی خاطر مخالف قوتوں سے نبرد آزما رہا جائے۔ لیکن یہ صورت حال اپنے جلو میں ایک اور الجھاؤ لئے ہوئے آئی ہم نے امن دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک بار پھر مفاہمت کا سفید جھنڈا قبول کر لیا اور ہمارے ادیب نے اعلان تاشقند کی مذمت سے انکار کرتے ہوئے اس انتشار کو پھر سے قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی جو گذشتہ چند عشروں سے ہماری تاریخی اور تخلیقی ادر ذات کا محاصرہ کئے ہوئے ہے اور جس کے بطن سے ہماری تخلیقی شہوت نئی اور پرانی نسل کے مباحث لایعنی ایسی کئی اولادیں پیدا کر چکی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ نئے ادب اور نئی شاعری کے جس بلونگڑے کی سرپرستی کی اجارہ داری کے لئے ہمارے ادیبوں کے بہتر فرقوں میں ایک عرصے تک سر پھٹول ہوتی رہی ہے، اب تو اس کی شکل دیکھنے پر بھی ادمی کو ترس آتی ہے۔

آپ ادب کے بارے میں کوئی بھی نظریہ رکھتے ہوں، اس ایک بات پر اختلاف رائے ممکن نہیں کہ ادیب سماجی اقدار کا مفسر ہوتا ہے اور اسی حوالے سے معاشرے کا ضمیر قرار پاتا ہے وہ اپنی جیتی جاگتی سوچ کی بدولت اپنی زندگی کو معنویت سے آشنا کرنے کی سعی کرتا ہے اور اسی طرح برے بھلے اور خوبصورتی اور بدصورتی کے معیار تراشنے کے عمل میں نظام اقدار کو ترتیب دیتا ہے بدلتی ہوئی صورت حال اور پہلے سے طے شدہ معیاروں کے مابین ہر لحظہ بڑھتی ہوئی تفاوت ہی کی کوکھ سے نئی قدریں پھوٹتی ہیں اور اس نئی سمت کی وضاحت کرتی ہیں، جو اپنے پہلو میں ممکنات کو لئے ہوئے ہوتی ہے اس طور حقیقت ہر گذرتے ہوئے لمحے ہم پر اپنے آپ کو آشکار کرتی ہے اور نئے نئے تقاضوں کو جنم دیتی ہے یوں ادیب پر لازم آتا ہے کہ اگر وہ اپنے منصب سے آشنا ہے تو ہر نئی صورتحال سے جنم لینے والی سفنکس کے سوالوں کا جواز پیش کرے ادیب میں نئے پن کا در نہ تو اپنے زمانے کے کسی سطحی سے کرانیکل میں باز ہوتا ہے اور نہ درساور سے درآمد کئے گئے مسائل میں۔ ادب کا اپنے زمانے سے رابطہ اسی کے پیدا کردہ ہر سوالوں کے اساس پر ترتیب پا سکتا ہے۔ محض راکٹ اور اپالو یا زدہم کے عہد میں رہنے سے بات نہیں بنتی کہنے والے تو آپ کے ساتھ بیسویں صدی کے تیسرے ربع میں رہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو میر کا ہم عصر کہتے ہیں اور اپنے آشوب کو اس زمانے کے حوالے سے سمجھنے کا دعوٰے رکھتے ہیں۔ لیکن تخلیقی ادب کو اپنے عہد کے پس منظر سے علیحدہ کر کے پرکھتے ہیں۔ جوتے شیر صرف ہمارے یہی بزرگ لا سکتے ہیں کیونکہ یہ سرگشتہ خمار رسوم و قیود قسم کے فرہاد اس حقیقت سے آنکھ لڑانا نہیں چاہتے کہ شیریں اب چاہ کے نئے پیمانے لئے پھرتی ہے فکری بانجھ پن کی دیوی کے یہ پروہت بے شک کھلے بندوں کہتے پھریں کہ یہ دعوٰی کہ ہمیں اپنے پیش رووں سے ایک قطعاً مختلف صورت حال کا سامنا ہے حقائق کے بالکل منافی ہے اور یہ کہ واقعات اور حادثات کی تبدیلی کو مزاج کی تبدیلی نہیں کہا جا سکتا۔ آخر سیکولر سیاسیات کے اس دور میں جب ہر کسی کو حق حاصل ہے کہ اپنی پسند کے دیوی دیوتاؤں کو پوجے، تو آپ انہیں روکنے والے کون ہوتے ہیں؟ لیکن آیئے ذرا انہیں ان کی اپنی ادبی تاریخ سے آشنا کرنے کی سعی تو کریں۔

ہماری تاریخ میں وہ مرحلہ نہایت اہم ہے، جب دہلی کی مسند شاہی پر مغل بادشاہوں کی جگہ وائسرائے بہادر بحق ملکہ معظمہ تخت انگلشیہ براجمان ہوئے اور تاریخی عمل نے ہمارے معاشرے کو ایک بالکل نئی صورت حال سے دوچار کر کے ان تضادات کو واضح کر دیا جو صدیوں سے سیاسی طاقت کے بوجھ تلے مستور چلے آتے تھے، سیاسی اور اقتصادی ڈھانچے کی اس تبدیلی نے نئے رشتوں اور روابط کو جنم دیا اور اس بدلتی ہوئی صورتحال کے نظام اور اقدار کی طنابیں کاٹ دیں، جس نے تصوف برائے شعر گفتن خوب است والا فارمولا اور ایک خاص مزاج کا ادب پیدا کیا تھا ان نئے حالات سے آنکھ لڑانے کی جرأت صرف سرسید کو ہوئی جنہوں نے تاریخی عمل کا ساتھ دیتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کو دو متضاد فعال قوتوں کے طور پر دیکھا اور جن کے زیر اثر اردو ادب ایک نئی تحریک سے آشنا ہوا۔ اس تحریک نے ایک جانب مقدمۂ شعر و شاعری اور دوسری طرف مسدس حالی کو جنم دیا۔ سرسید کا کمال خوبی یہی ہے کہ ان کی دوربین نظروں نے دیکھ لیا کہ ان سے پہلے کی احیاء اسلام کی سیاسی تحریکیں اور اردو غزل اور داستانیں بدلے ہوئے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ سرسید کے بعد اقبال نے ہندوستان کی سیاست کی دو فعال طاقتوں کے تضادات کو واضح صورت میں دیکھا اور سرسید کے دو قومی نظریئے کو اپنے منطقی انجام تک پہنچانے

انتظار حسین کے ہاں اس جذباتی تجربے کو مُردہ چُوہے سے زیادہ اہمیت نہ مل سکی

کے لئے پاکستان کا خواب دیکھا۔ ان کی شاعری کا سارا تار و پود اسی سیاق و سباق سے ترتیب پاتا ہے۔ اور اپنے عہد کی حقیقت سے آنکھیں چار کر کے اس مضمر فعال قوتوں کے تصادم کا عرفان حاصل کرنے میں اقبال کی کامیابی ہی انہیں ہماری صدی کا ممتاز ترین اردو شاعر بناتی ہے۔

اقبال کے بعد ہمیں اپنا ادیب فکری انتشار کا شکار نظر آتا ہے اور اپنے نئے پن کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود وہ ہمیں اپنے زمانے کے فکری مسائل اور تقاضوں سے آنکھیں چراتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ حلقہ ارباب ذوق کے زیر اثر اس زمانے میں جو ادب تخلیق ہوا، اس کے سرکردہ علمبردار ہمیں زیادہ تر ظاہر اور ہیئت کے گورکھ دھندوں میں الجھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں ان کے عہد کے بنیادی مسائل کا پرتو آپ کو صرف ڈھونڈے سے ہی مل سکتا ہے کہ اس مکتبۂ فکر کے ادیب انسانی مسائل کا تذکرہ معاشرے سے منقطع فرد کے حوالے سے کرتے ہیں ہمارے بزرگ ترقی پسند مصنفین کی تحریک کے ادبی پیمانے گو تاریخی شعور سے ترکیب پائے لیکن یہ تاریخی شعور کتابوں کا کرم خوردہ شعور تھا جسے اس تحریک کے علمبردار ادیب اپنی صورتحال میں ٹرانسپلانٹ کرنے کی سعی کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد اس تحریک کا انتشار واضح طور پر اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے۔ کہ ہمارے یہ دانشور اپنے ارد گرد کام کرتے ہوئے تاریخی عوامل کا احاطہ کرتے میں قطعی طور پر ناکام رہے ان کی تحریریں ظاہری طور پر، تاریخی عمل میں مضمر تضادات کی کش مکش میں آنے والے دنوں کا ساتھ دیتی ہیں

لیکن وہ ان تضادات کو جیتے جاگتے سماجی تجربے کے حوالے سے نہیں دیکھ پاتے اور اسے باہر سے درآمد کئے ہوئے گزوں سے ماپتے ہوئے تحریک پاکستان کے مضمرات کا صحیح طور پر احاطہ نہیں کر پاتے اور اقبال کی اس تنبیہہ کو بھول جاتے ہیں کہ "غربت اور بھوک کا نام لے کر غلط مبحث کرنے اور محض ماسکو سے مستعار زبان میں باتیں کرنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا ضرورت اس امر کی ہے کہ حقائق کو بہ نظر غائر پرکھا جائے۔" ہمارے ان بزرگوں کی ناکامی ہماری ادبی تاریخ کا بے حد المناک باب ہے کہ وہ تاریک راہوں کو اسی طور پر تاریک چھوڑ گئے لیکن اس تحریک کے کمزور پڑنے پر نئی نسل کے نام سے جو علم بلند ہوا، وہ ہمارے ادیبوں کے ذہنی دیوالیہ پن کی سب سے زیادہ تاریک مثال ہے۔ انتظار حسین اور ناصر کاظمی وغیرہ کی یہ تحریک دراصل تاریخی عمل کی نفی میں اس عہد سے رشتہ جوڑنے کی ایک سعی تھی، ۱۸۵۷ء سے پہلے کی احیاء اسلام کی تحریک اور اس دور کی غزل اور داستانیں جس کے ممتاز اجزائے ترکیبی تھے اور سرسید کا ذہن رسا اپنے عہد کے اصلی تضادات کے عرفان کے بعد جس کی تردید کر چکا تھا۔ ستمبر ۶۵ء کی جنگ نے سرسید کے تاریخی شعور پر صادر کرتے ہوئے انتظار حسین کو بھی اس کی سچائی کے اقرار پر مجبور کر دیا لیکن تاریخی عرفان کی روشنی اپنے فکری مفروضوں کا اس طرح مردود قرار دیا جانا یقینی طور پر روایت کے اسیران خشک زاہدوں کو خوش نہ آیا کہ ایک جاں بلب صورت حال کی بخشی ہوئی قدروں کو تقدس کے طاق پر رکھ کر پوجنا اُن کے لئے جزوِ ایمان ٹھہرا۔ وہ تو ان ٹھکرائے ہوئے بتوں کی جانب پیٹھ موڑ کر چلنے کی نسبت اُلٹے مُنہ چلنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ چنانچہ جنگِ ستمبر کی بخشی ہوئی آگہی ان کے ہاں محض ایک وقتی ابال ثابت ہوئی اور انتظار حسین کے ہاں اس جذباتی تجربہ کو دفاعی "خندق" میں مُردہ چُوہے سے زیادہ اہمیت نہ مل سکی۔ (خندق مطبوعہ فنون)۔ سوال یہ ہے کہ اس عظیم قومی واردات کی تخلیقی صُورت اس قبیل کے ادیبوں کے ہاں جنگی ترانوں اور اخباری کالموں سے آگے کیوں

نہ بڑھ سکی۔ جب کہ اسی صورتِ حال نے محمد صفدر کے اندر سوئے ہوئے شاعر کو اک نئی تابندگی دی اور افتخار جالب کو اپنی لسانیات کی بھول بھلیوں سے باہر آ کر حبیب جالب کی ادبی جرأت کے اقرار پر مجبور کر دیا۔ جنگی ترانے اور اخباری کالم تو ہندوستان کے ادیبوں نے دوسری جنگِ عظیم کے دوران بھی لکھے تھے۔ جب کہ ہم محض ایک نوآبادی ہونے کی حیثیت سے لڑنے پر مجبور رہے۔ وہ جنگ تو ہمارے لئے تخلیقی واردات اس لئے نہ بن سکی تھی کہ اس وقت ہم محض اپنے غیر ملکی حکمران کے سامراجی مفادات کے تحفظ کے لئے خریدے گئے کرائے کے سپاہی تھے۔ لیکن ستمبر ۶۵ء کی جنگ جو ہمارے لئے قومی وجود کی آگہی لئے ہوئے آئی تھی، ان لکھنے والوں کے ہاں بے ثمر کیوں ٹھہری۔ کہیں اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ اس قبیل کے ادیب طبقاتی مفادات کی خاطر اپنے عہد کی حقیقت سے آنکھیں چار کرنے کی بجائے اپنے ہوا بند فکری مفروضوں ہی میں اپنی عافیت جانتے ہیں۔

جنگِ ستمبر کی چھٹی یاد کے موقع پر مجھے اپنے قومی ضمیر کے ان اجارہ داروں سے محض اتنا استفسار کرنا ہے کہ کیا ان کے خیال میں ہماری قومی صورتحال اس امر کی متقاضی نہیں کہ ہم مصلحت پسندی کے ادبی اعلانِ تاشقند کی مذمت کرتے ہوئے اپنے چاروں طرف متصادم سماجی عوامل میں فعال قوتوں کا ساتھ دینے کی ذمہ داری قبول کریں۔ آخر ہم اپنے ارد گرد رونما ہونے والے سماجی عمل کو انسانی قسمت کی تفسیر کا پیمانہ بنانے سے کب تک کترائیں گے۔ یہ سوال میں اپنے "ترقی پسند تحریک" والے بزرگوں سے اس لئے نہیں پوچھنا چاہتا کہ وہ بیچارے بنے بنائے فارمولوں کی مدد سے بار بار مصنوعی حمل کی مشقت سے گزر کر بانجھ ہو چکے ہیں۔ ورنہ ستمبر ۶۵ء کی عظیم واردات انہیں اس تخلیقی مرحلے کی خبر ضرور دے جاتی جس کے بطن سے بالآخر نیا دن پھوٹے گا اور انہیں کم از کم اتنا سجھائی دے جاتا کہ ہماری نئی صورت حال انقلاب کے خالی خولی نعروں اور کچھ حقیقتوں کو اپنی جگہ PRE-SUPPOSE کر لینے کی سہل پسندی کے بجائے ہم سے اپنے تضادات کا احتساب چاہتی ہے۔

ان شہیدوں اور غازیوں کو سلام
جن کے قدموں کی خاک ہم سے بہتر ہے
برادرِ عزیز کیپٹن نثار احمد قریشی ستارۂ جرأت شہید جو ستمبر ۱۹۶۵ء میں وطنِ عزیز پہ جانِ عزیز نثار کر کے ہماری بقا کا سامان کر گیا
صلہ شہید کیا تب و تاب جاودانہ
ف کامران احمد مفتی۔ آرٹ اینڈ ڈیزائنرز۔
سب رنگ پبلی کیشنز ۷۔بی مولوی تمیز الدین خان روڈ کراچی
فون نمبر ——— ۵۱۳۳۴





راجشاہی سلک...

...کس قدر ملائم اور دلکش ہے یہ ریشم۔ بس طبیعت چاہتی ہے اسے دیکھتے ہی رہیئے۔ مشرقی پاکستان کا شہر راجشاہی جو اپنے ریشم کیلئے خاصا مشہور ہے آپکے لئے دلکش اور نفیس ساڑیاں تیار کرتا ہے لیکن آپ صرف ان ساڑیوں کیلئے مشرقی پاکستان کیوں جائیں جب وہ ساڑیاں آپکے شہر میں بھی مل سکتی ہیں۔ مل سے لیکر دور دراز شہروں اور دوکانوں تک ان ساڑیوں کو اس قدر حفاظت سے پہنچانا یقیناً کسی تجربہ کار اور باکمال فضائی سروس کی کارگزاری ہے کیونکہ نہ تو اس میں شکن پڑتی ہے اور نہ کسی قسم کا داغ دھبا لگنے پاتا ہے اور اسکی دلکشی اور نفاست اسی طرح برقرار رہتی ہے۔ کپڑا بننے والوں اور پہننے والوں کے درمیان واحد کڑی پی آئی اے کارگو سروس ہی ہو سکتی ہے۔ آپ ایسی کسی خدمت کیلئے جب کبھی پی آئی اے کارگو سے رابطہ قائم کریں گے انہیں ہمیشہ مستعد پائینگے۔ پی آئی اے کی کارکردگی کو صرف ایک بار آزمانے کے بعد آپ بھی کہیں گے...

PIA شکریہ

IAL-IPP-4/71

۱۳ر جولائی ۶۵ء سے ۱۰ر جنوری ۶۶ء تک کی خبروں کا انتخاب : صفحہ ۴۶ سے آگے

تھا وہ آج بھی دور نہیں ہو سکا۔ روسی وزیر اعظم کوسیجن نے مسٹر شاستری کو تنازعہ کشمیر پر غیر مشروط مذاکرات کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر بھارتی وزیر اعظم نے ان کی تجویز مسترد کر دی۔ پاکستان اور بھارت کے وفود کے درمیان آج کسی بھی سطح پر مذاکرات نہیں ہوئے صدر ایوب نے آج صبح مسٹر کوسیجن سے تین گھنٹے تک ملاقات کی اس کے بعد شاستری روسی وزیر اعظم سے ملنے گئے ان کی ملاقات ڈھائی گھنٹے جاری رہی۔ شام کو پھر صدر ایوب نے مسٹر کوسیجن سے ملاقات کی، معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کوسیجن نے مذاکرات میں تعطل دور کرنے کے لئے آج بڑی دوڑ دھوپ کی لیکن کوئی خاص نتیجہ نہیں نکل سکا۔

تاشقند کانفرنس کی ناکامی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

تاشقند ۷۔ جنوری (اپ پ) صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری کے درمیان آج ۴۸ گھنٹے کے تعطل کے بعد دو ملاقاتیں ہوئیں۔ لیکن تاشقند کانفرنس کے ایجنڈے میں تنازعہ کشمیر شامل کرنے پر جو سنگین اختلاف ہے وہ دور نہیں ہو سکا۔ روس کے وزیر اعظم کوسیجن نے کل صدر ایوب خان سے سوا پانچ گھنٹے تک اور مسٹر شاستری سے پونے سات گھنٹے تک جو طویل مذاکرات کئے تھے۔ وہ بھی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئے آج پاکستان اور بھارت کا وزارتی اجلاس ہونے والا تھا۔ لیکن اسے اچانک ملتوی کر دیا گیا۔

تاشقند کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کر دیا گیا۔

تاشقند ۹۔ جنوری (اپ پ) پاکستان اور بھارت کے وفود کے سرکاری ترجمانوں نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ "تاشقند کانفرنس کوئی مشترکہ اعلامیہ جاری کئے بغیر کل ختم ہو جائیگی اور دونوں ملکوں کے سربراہ منگل کو اپنے اپنے وطن واپس چلے جائیں گے۔ دونوں سرکاری ترجمانوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ سربراہ کانفرنس ناکام ہو گئی ہے۔

ایوبؔ اور شاستری نے اعلان تاشقند پر دستخط کر دیئے

تاشقند ۱۰ر جنوری (اپ پ) آج تاشقند کانفرنس ختم ہونے سے صرف دو گھنٹے قبل روس کے وزیر اعظم کوسیجن کی انتھک کوششوں کے باعث ڈرامائی طور پر صدر پاکستان اور بھارتی وزیر اعظم کے درمیان ایک عہد نامہ تاشقند جاری کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا۔ اور سہ پہر کو دونوں سربراہوں نے ایک یادگار تقریب میں اس نونکاتی عہد نامہ پر دستخط کر دیئے جس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک اپنے تمام معاہدوں کی پابندی کریں گے۔ ۲۵ فروری تک اپنی فوجوں کو ۵۔ اگست سے پہلے کے مورچوں پر واپس بلا لیں گے۔ تنازعات کے تصفیہ کے لئے طاقت استعمال نہیں کریں گے۔ جنگی قیدیوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ اور پاکستان و بھارت کی مشترکہ کمیٹیاں قائم کی جائیں گی جو دونوں ملکوں کے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے مزید اقدامات کی سفارشات پیش کریں گی۔ صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ دونوں ممالک سربراہوں کی سطح اور دوسری سطحوں پر بھی باہمی مذاکرات جاری رکھیں گے یاد رہے کہ کل رات پاکستان اور بھارت کے سرکاری ترجمانوں نے تاشقند کانفرنس کے نتائج پر مایوسی کا اظہار کر دیا تھا۔ لیکن روسی وزیر اعظم نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں صدر ایوب اور وزیر اعظم شاستری سے بار بار ملاقاتیں کر کے انہیں ایک مشترکہ عہد نامہ لکھنے پر آمادہ کر لیا۔

بقیہ

چین اور ۶۵ء کی جنگ

کیا تھا وہ تاشقند کانفرنس کی میز پر ضائع کر دیا تو عوامی جمہوریہ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان نے اعلان تاشقند کو روسی امریکی ساز باز قرار دیتے ہوئے لکھا

"تاشقند کے مذاکرات سوویت حکمرانوں کی دعوت پر کئے گئے یہ مذاکرات امریکی اور روسی گٹھ جوڑ کا نتیجہ تھے۔ کیونکہ جب ماسکو نے اس کانفرنس کی پیش کش کی تو واشنگٹن نے فوراً اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اسی طرح جیسے ہی اعلان تاشقند پر دستخط ہوئے۔ جانسن ٹولے نے اس اعلان کا خیر مقدم اور تائید کرنے میں دیر نہیں لگائی اور ہمفرے نے ٹی۔ وی پر کہا کہ "ان مذاکرات کی کامیابی پر ہماری حکومت کوسیجن کو مبارکباد پیش کرتی ہے۔" (پیکنگ ریویو۔ ۴ فروری ۱۹۶۶ء)

یہ تو تھا ان اقدامات کا ذکر جو پاکستان کی حمایت میں چینی حکومت کی سطح پر ہوئے۔ چین کی مختلف ٹریڈ یونینوں نے بھی پاکستان کی حمایت کی ۲۱۔ جولائی کو کول مائنرز ٹریڈ یونین آف چائنا کی نیشنل کمیٹی کے صدر مسٹر لی چنگ نے کراچی کمیٹی آف ویسٹ پاکستان فیڈریشن آف لیبر کے صدر مسٹر ایف اے خان کے نام ایک خط میں بھارتی استعماریت اور توسیع پسندی کی سخت مذمت کی اور اس بات کا یقین دلایا کہ چینی مزدور پاکستانی مزدوروں کے ساتھ ملکر بھارتی جارحیت اور توسیع پسندوں کا مقابلہ کریں گے۔ اسی طرح ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو وارسا میں ٹریڈ یونینوں کی عالمی کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے چینی ٹریڈ یونین کے وائس چیئرمین مسٹر لی چاؤ نیگ نے کہا کہ "بھارت نے پاکستان پر حملہ کر کے جنگ شروع کی تھی اور پاکستان اس بھارتی جارحانہ حملے کا شکار ہوا۔ امریکہ نے بھارت کو اسلحہ اور روپیہ دیا اور سوویت یونین نے بھی بھارت کو امداد دے کر امریکیوں کی کمی پوری کر دی"۔ اس کے علاوہ صحافیوں کی افرایشیائی تنظیم آجانے بھی بھارتی جارحیت کی مذمت اور پاکستان کی پرزور حمایت کا اعلان کیا۔







آپ کے اندھیرے دور کر کے

روشنی

پھیلاتے ہیں

حئی سنز کے بلب اور ٹیوب

روشنی کے سرچشمے

حئی سنز گروپ آف انڈسٹریز

عبدالحئی چیمبرز۔ ویسٹ وہارف، کراچی

فون نمبر ۲۲۰۸۸۱ — ۲۲۰۴۶۵

